حصۂ دوم

دوسرا حصہ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ الخ سے آخر سورت تک ہے۔ اس حصے میں بھی وہ دونوں مضمون مذکور ہیں جو حصۂ اول میں مذکور ہوئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس حصہ میں اَلْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ کی تفصیل کی گئی ہے اور اسکی جو علل بیان کی گئی ہیں انکی تعداد پانچ ہے اور قوانین جہاد سات ہیں دو تمام مؤمنین کے لئے اور پانچ خاص حضور علیہ السلام کے لئے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَهٗ

اور جان رکھو کہ جو کچھ ۴۲ تم کو غنیمت ملے کسی چیز سے سو اللہ کے واسطے ہے اس میں سے پانچواں حصہ

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

اور رسول کے واسطے اور اس کے قرابت والوں کے واسطے اور یتیموں ۱ اور محتاجوں

وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ وَمَآ اَنْزَلْنَا

اور مسافروں کے واسطے اگر تم کو یقین ہے اللہ پر اور اس چیز پر جو ہم نے اتاری

عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ

اپنے بندے پر فیصلہ کے دن ۴۳ جس دن بھڑ گئیں دونوں فوجیں ۲

وَاللّٰہُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۳ ۴ جس وقت تم تھے ۴۴ ورلے

الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ

کنارہ پر اور وہ پرلے کنارہ پر اور قافلہ

اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي

نیچے اتر گیا تھا تم سے اور اگر تم آپس میں وعدہ ۴۵ کرتے تو نہ پہنچتے

الْمِيْعٰدِ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰہُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا

وعدہ پر ایک ساتھ لیکن اللہ کو کر ڈالنا تھا ایک کام کو جو مقرر ہو چکا تھا

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ

تاکہ مرے جس کو مرنا ہے ۴۶ قیام حجت کے بعد اور جیوے جس کو جینا ہے قیام

بَيِّنَةٍ وَاِنَّ اللّٰہَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ اِذْ يُرِيْكَهُمُ

حجت کے بعد اور بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۵ ۶ جب اللہ نے وہ کافر ۴۷

اللّٰہُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَّلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا

دکھلائے تجھ کو تیری خواب میں تھوڑے اور اگر تجھ کو بہت دکھلا دیتا

۴۲ سورت کا دوسرا حصہ اور مضمون اول یعنی الانفال للہ و الرسول کا بیان علی سبیل التفصیل ۴۳ معطوف ہے لفظ اللہ پر ۴۴ مبدل منہ ہے یوم الفرقان سے ۴۵ بدل ہے اذ ہے ای فی وقت علم اللہ باجتماع کے لائق تھا ۴۶ یہ علت ثانیہ ہے برائے فان للہ خمسہ الخ

۴۷ مرا کیونکہ ان میں اکثر کا مسلمان ہونا اللہ کے علم میں تھا اگرچہ واقع میں بہت زیادہ تھے ۱۲

علیہ السلام کے لئے۔

مضمون اول

(تفصیل مصارف انفال مع علل)

۴۲ یہاں الانفال للہ والرسول کا مضمون تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے چنانچہ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَهٗ الخ میں مال غنیمت کے خمس یعنی پانچویں حصے کے مصارف کا ذکر ہے یہاں خمس کے پانچ مصارف مذکور ہیں۔ (۱) لِلرَّسُوْلِ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے آپ کا حصہ ساقط ہو چکا ہے۔ (۲) وَلِذِي الْقُرْبٰى اہل قرابت اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل قرابت یعنی بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب میں سے جو اسلام لا چکے تھے وہ مراد ہیں۔ کیونکہ انہوں نے شروع ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا تھا اسلام کی وجہ سے یا قرابت کی وجہ سے۔ یہ حصہ ذوی القربی کو دیا جاتا تھا خواہ اغنیاء ہوں یا فقراء لیکن اب یہ حصہ بھی ساقط ہو چکا ہے البتہ بنو ہاشم اور بنو المطلب میں جو فقراء ہیں انکو فقراء (مساکین) کے حصے میں سے دیا جائے گا اور دوسرے فقراء پر انکو مقدم کیا جائے گا (۳) وَالْيَتٰمٰى۔ یتیم کی جمع ہے۔ یتیم اسے کہتے ہیں جو نابالغ ہو اور اس کا باپ فوت ہو چکا ہو۔ الیتیم انقطاع الصبی عن ابیہ قبل بلوغہ (مفردات ص ۵۵۰) یتیم اگر محتاج ہو تو اسکو حصہ ملیگا اگر محتاج نہیں غنی ہے تو اسکو نہیں ملیگا (۴) وَالْمَسٰكِيْنِ فقراء اور اہل حاجت مسلمان اور (۵) وَابْنِ السَّبِيْلِ جو مسافر اپنے گھر سے دور ہو اور صاحب حاجت ہو سفر میں اس کا خرچ ختم ہو چکا ہو۔ خمس کے بعد باقی چار حصے مجاہدین اور غانمین کے درمیان تقسیم کئے جائیں گے

موضح قرآن ف ۱ یعنی اللہ نے اپنے رسول پر فتح و نصرت اتاری جس سے تم غالب ہوئے اور اللہ قادر ہے کہ آگے اور فتحیں دیوے جو مال کافروں سے لڑ کر لیویں وہ غنیمت ہے اسمیں پانچواں حصہ نیاز اللہ کی ہے واسطے خرچ رسول کے کہ رسول کو خرچ ہے اپنی ذات کا اور قرابت والوں کا اور حاجت مند مسلمانوں کا اور بعد حضرت کے بھی خرچ ہوتے ہیں سردار کو اور جو مال صلح سے لیا وہ سارا خرچ مسلمانوں کا پھر غنیمت میں چار حصے رہے سو لشکر کو تقسیم کرنا سوار کو دو حصے پیادہ کو ایک ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی قریش اپنے قافلہ کی مدد کو آئے تھے اور تم قافلہ کے غارت کو قافلہ بچ گیا اور دونوں فوجیں ایک میدان کے دو کناروں پر آپڑیں ایک کو دوسرے کی خبر نہیں یہ تدبیر اللہ کی تھی اگر تم قصداً جاتے تو ایسا بروقت نہ پہنچتے اور اس فتح کے بعد کافروں پر صدق پیغمبر کا کھل گیا جو مرا وہ بھی یقین جان کر مرا اور جیتا رہا وہ بھی حق پہچان کر تا اللہ کا الزام پورا ہو ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

فتح الرحمن ف ۱ یعنی خویشاوندان پیغامبر را کہ بنی ہاشم و بنی مطلب اند ۱۲ ف ۲ یعنی ایمان آورد دید بآنکہ بروز بدر نصرت نازل فرمود ۱۲ ف ۳ چہار خمس غانمان را باید داد و یک خمس در بیت المال نہادہ بر پنج حصہ قسمت باید کرد علی اختلاف المذاہب ۱۲ ف ۴ مراد از ہلاک اصرار بر کفر است و از حیات مسلمان شدن ۱۲ ۔

سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ۔ ۴۳ یَوْمَ الْفُرْقَانِ (فیصلے کا دن) سے یوم بدر مراد ہے کیونکہ اس دن کی جنگ حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن تھی اور یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ یہ یَوْمَ الْفُرْقَانِ سے بدل ہے اور الْجَمْعٰنِ (دو فریق) سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں مراد ہیں اور مَآ اَنْزَلْنَا سے جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا کرنا اور فرشتوں کا اتارنا مراد ہے۔ یعنی اگر تمہارا اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان ہے اور اس بات پر ایمان ہے کہ جنگ بدر میں فتح و نصرت کا سامان اللہ ہی نے بہم پہنچایا اور اسی کی مہربانی سے اور اسی کی امداد و اعانت سے مسلمانوں کو غلبہ نصیب ہوا اور مشرکین ذلیل اور مقہور ہوئے۔ تو اس جنگ میں جو مال غنیمت حاصل ہوا اس کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرو اور اپنی رائے

لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ
تو تم لوگ نامردی کرتے اور جھگڑا ڈالتے کام میں لیکن اللہ نے بچا لیا
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ
اس کو خوب معلوم ہے جو بات ہے دلوں میں اور جب تم کو دکھلائی وہ فوج ۴۴
اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ
مقابلہ کے وقت تمہاری آنکھوں میں تھوڑی اور تم کو تھوڑا دکھلایا انکی
اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ
آنکھوں میں تاکہ کر ڈالے اللہ ایک کام جو مقرر ہو چکا تھا اور
اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اللہ تک پہنچتا ہے ہر کام ف اے ایمان والو ۴۵
اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
جب بھڑو کسی فوج سے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت
كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
یاد کرو تاکہ تم مراد پاؤ ف۲ اور حکم مانو اللہ کا
وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ
اور اس کے رسول کا اور آپس میں نہ جھگڑو پس نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہیگی
رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾
تمہاری ہوا اور صبر کرو بیشک اللہ ساتھ ہے صبر والوں کے ف۳
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا
اور نہ ہو جاؤ اُن جیسے جو کہ نکلے اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے
وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
اور لوگوں کے دکھانے کو اور روکتے تھے اللہ کی راہ سے

ع ۵/۷ ۱

۷ علت ثالثہ ۱۲ ۳۲ قانون اول ۱۲ یہ مومنین یعنی ۴ مشرکین کی طرح ریا کاری و تکبر فی سبیل اللہ و قتال ۱۲

کا اس میں دخل نہ دو۔ ان الملائکۃ والنصر لما کانا منہ تعالیٰ وجب ان یکون ما حصل بسببہما من الغنیمۃ مصروفًا الی الجہات التی عینہا اللہ سبحانہ (روح ج ۱۰ ص ۶) ۴۴ یہ حکم سابق کی پہلی علت ہے۔ یہاں تینوں جماعتوں کے مراکزِ قیام کا ذکر کیا گیا۔ الْعُدْوَةِ الدُّنْيَا یعنی وادی کا وہ کنارہ جو مدینہ سے قریب تھا یہاں مسلمانوں کا پڑاؤ تھا الْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وادی کا دوسرا کنارہ جو مدینہ سے دور تھا اس پر مشرکین کی فوجیں خیمہ زن تھیں وَالرَّكْبُ یہ راکب کی اسم جمع ہے۔ مراد مشرکین کا تجارتی قافلہ ہے یعنی قافلہ دونوں لشکروں سے نچلی جانب ساحل سمندر پر تھا۔ حاصل یہ کہ مشرکین کا تجارتی قافلہ مشرک فوج کی پشت پر تھا اس طرح مسلمانوں کے مقابلے میں مشرکین کی قوت و شوکت کئی گنا تھی مگر اس کے باوجود اللہ نے انکو مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب کیا۔ ۴۵ میدان بدر میں اچانک دونوں فوجوں کے درمیان مڈبھیڑ ہو گئی۔ اگر دونوں فریق پہلے سے لڑائی کا وقت مقرر کر لیتے تو ممکن تھا کہ ان میں سے کوئی وعدے کے مطابق نہ پہنچ پاتا یا پہنچنے میں پس و پیش کرتا لیکن اللہ تعالیٰ ایک ایسے کام کا فیصلہ کرنا چاہتا تھا جو کرنے کے لائق تھا یا اسکے علم قدیم میں مقدر تھا۔ کان ینبغی ان یفعل .... ای لیحکم ما قد علم انہ یکون کائنا (مدارک ج ۲ ص ۸۳) اور اس سے اعزاز دین اعلاء کلمۃ اللہ، امداد مؤمنین اور قہر اعداء مراد ہے۔ (مدارک) مسلمان قافلہ پر حملہ کرنے کو نکلے تھے اور مشرکین کی فوج قافلہ کی حفاظت کو آئی تھی دونوں کو ایک دوسرے کا علم نہیں تھا قافلہ بچ گیا اور یہ دونوں فوجیں آمنے سامنے ہو گئیں۔ اس طرح اللہ نے تدبیر سے دونوں فوجوں کو بھڑا دیا۔ ۴۶ جنگ بدر کی عظیم الشان فتح کے معجزے سے کافروں پر اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کی صداقت واضح ہو گئی اور انہیں آپکی سچائی کا یقین ہو گیا اسلئے جو مشرکین جنگ بدر میں مرے وہ بھی اس یقین کے ساتھ مرے اور جو زندہ رہے وہ بھی حق پہچان کر زندہ رہے اس طرح اللہ کی حجت قائم ہو گئی۔ اس صورت میں مَنْ هَلَكَ اور مَنْ حَيَّ سے مشرکین ہی مراد ہوں گے یا مَنْ هَلَكَ سے مشرکین اور مَنْ حَيَّ سے مسلمان مراد ہیں۔ ان الذین ہلکوا انما ہلکوا بعد مشاہدۃ ہذہ المعجزۃ و المؤمنون الذین بقوا فی الحیٰوۃ شاہدوا ہذہ المعجزۃ القاہرۃ۔ (کبیر ج ۴ ص ۴۷۵) ۴۷ یہ دوسری علت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں

موضح قرآن ف ۱ پیغمبر کو خواب میں کافر تھوڑے نظر آئے اور مسلمانوں کو مقابلہ کے وقت تا جرأت سے لڑیں پیغمبر کا خواب غلط نہیں ان میں کافر رہنے والے تھوڑے تھے اکثر وہ تھے جو پیچھے مسلمان ہوئے ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی مدد اللہ کی چاہو تو اسباب ظاہر سے نہیں دل کی استقامت اور یاد اللہ کی اور حکم برداری سردار کی اور ایک مصلحت رہنا چاہیئے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف ۳ باؤ جاتی رہے گی یعنی اقبال سے ادبار آوے گا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مشرکین کی تعداد کو کم دکھائی آپ نے بیدار ہو کر صحابہ سے اس کا ذکر فرمایا جس سے ان کے دلوں میں ہمت و جرأت کے جذبات ابل پڑے۔ فرمایا اگر مشرکین کی تعداد زیادہ دکھائی جاتی تو تم سُست پڑ جاتے
اور جنگ کے معاملے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو بزدلی اور اختلاف سے بچا لیا کیونکہ وہ دلوں کے چھپے بھید جانتا ہے۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ ان مشرکین میں سے اکثر
کا علمِ الٰہی میں ایمان لانا مقدر تھا اس لئے حضور علیہ السلام کو خواب میں ان کی تعداد کم دکھائی۔ ۴۵ یہ تیسری علت ہے۔ جب دونوں فوجیں بالمقابل ہوئیں اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے تصرف سے
مسلمانوں کو مشرکین بہت کم نظر آئے تاکہ وہ جرأت سے لڑیں نیز تاکہ پیغمبر علیہ السلام کے خواب کی تصدیق ہو جائے اور کافروں کو مسلمان کم نظر آ رہے تھے اور وہ واقعہ میں بھی کم ہی تھے۔ یہ تو مسلمانوں
کی فتح اور کامیابی کے ظاہری اسباب تھے۔ وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۔ اور حقیقت میں تمام معاملات اللہ تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں ہیں اور وہی متصرف و مختار ہے۔ اور فتح و شکست اسکے ہاتھ میں ہے

وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ
اور اللہ کے قابو میں ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ف۱ اور جس وقت خوشنما کر دیا ۵۱
الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ
شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے عملوں کو اور بولا کہ کوئی بھی غالب نہ ہو گا تم پر آج
مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ
کے دن لوگوں میں سے اور میں تمہارا حمایتی ہوں پھر جب سامنے ہوئیں دونوں فوجیں
نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ
تو وہ الٹا پھرا اپنی ایڑیوں پر اور بولا میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں
اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ
میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور اللہ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ع اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ
کا عذاب سخت ہے ف۲ جب کہنے لگے منافق ۵۲ اور
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ
جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ لوگ مغرور ہیں اپنے دین پر
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾
اور جو کوئی بھروسہ کرے اللہ پر تو اللہ زبردست ہے حکمت والا ف۳
وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ
اور اگر تو دیکھے ۵۳ جس وقت جان قبض کرتے ہیں کافروں کی فرشتے
يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ
مارتے ہیں ان کے منہ پر اور ان کے پیچھے اور کہتے ہیں چکھو عذاب
الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
جلنے کا یہ بدلا ہے اسی کا جو تم نے آگے بھیجا اپنے ہاتھوں اور اس واسطے کہ اللہ

رکوع ۶ / ۲

مضمونِ ثانی (قوانین جہاد)

۴۹ پہلا قانونِ جہاد برائے مومنین۔ اے ایمان والو! جب کسی کافر فوج سے مقابلہ ہو جائے۔ تو مقابلے میں ثابت قدم رہو اور فتح و نصرت کے لئے اللہ کو یاد کرو اور اسی کو پکارو۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ الخ اور اللہ و رسول کے احکام کی پیروی کرو اور آپس میں نزاع و جدال سے پرہیز کرو۔ ورنہ تم کمزور و بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری قوت اور شان و شوکت جاتی رہے گی۔ ۵۰ یہ زجر ہے۔ بَطَرًا۔ فخر اور غرور۔ موصول سے ابوجہل اور اس کا لشکر مراد ہے جو کہ قافلہ کی حمایت کے لئے اپنی تعداد اور بہادری اور سامانِ جنگ پر فخر و ناز کرتے ہوئے اور لوگوں سے دادِ شجاعت وصول کرنے کی غرض سے مکہ مکرمہ سے نکلے تھے۔ والمراد بھم اھل مکۃ ابوجھل واصحابہ حین خرجوا لحمایۃ العیر (روح ج ۱۰ ص ۱۲) وَيَصُدُّوْنَ یہ بَطَرًا پر معطوف ہے اور بتاویل اسم فاعل خَرَجُوْا کے فاعل سے حال ہے سَبِيْلِ اللّٰهِ سے اللہ کا دین مراد ہے۔ ۵۱ یہ چوتھی علت ہے۔ جنگ بدر کی اہمیت کو ابلیس نے بھی محسوس کر لیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر فتح مسلمانوں کی ہوئی تو عرب سے کفر و شرک کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس لئے مشرکین کی تائید و حمایت کے لئے وہ بھی ایک عرب سردار سراقہ بن مالک کنانی کی صورت میں شیاطین کی فوج لیکر میدان جنگ میں آ نمودار ہوا۔ اور آتے ہی کہا اب میں کمک لیکر تمہاری پشت پناہی کیلئے آ گیا ہوں۔ آج کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔ مشرکین یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے لیکن جب اس نے فرشتوں کے جتھے دیکھے اور حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو مع شیاطین میدان سے بھاگ نکلا۔ اس وقت وہ حارث بن ہشام کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔ جب بھاگا تو حارث نے کہا کیا اس حالت میں ہمیں چھوڑے جا رہا ہے تو اس نے جواب دیا میں تمہاری امداد سے دستبردار ہوتا ہوں کیونکہ مجھے وہ کچھ نظر آ رہا ہے جسے تم نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ کا عذاب جو تم پر فرشتوں کے ہاتھوں نازل ہونے والا ہے جس سے تم بے خبر ہو میں اس سے ڈر رہا ہوں۔ ابلیس کے بشکل سراقہ میدان چھوڑنے سے مشرکین کی ہمتیں پست ہو گئیں اور وہ مات کھا گئے (روح، خازن وغیرہ) ۵۲ یہ پانچویں علت ہے۔ یہ بات منافقین نے مدینہ میں کہی تھی کیونکہ جنگ بدر میں کوئی منافق شریک نہیں ہوا۔ منافقین نے مدینہ میں مسلمانوں کے بارے میں کہا تھا کہ یہ لوگ تو اپنے مذہب کے پیچھے دیوانے ہو گئے ہیں۔ یہ اتنی قلیل تعداد (تین سو تیرہ) سے مشرکین کی اتنی بڑی فوج کا کس طرح مقابلہ کر سکیں گے۔ اغتروا بدینھو فخرجوا وھو ثلثمائۃ وبضعۃ عشر الی زھاء الف (مدارک ج ۲ ص ۸۳) اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ الخ جو لوگ قلت عدد اور ضعفِ اسباب کے باوجود اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں وہ اپنی حکمت اور تدبیر سے ان کو غلبہ عطا کر دیتا ہے۔ ۵۳ یہ تخویف اخروی ہے۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے وہ کفار مراد ہیں جو بدر میں قتل ہوئے۔

۱ علت رابعہ
۲ علت خامسہ
۳ منافقین نے یہ بات اپنے گھروں میں کہی تھی کیونکہ وہ بدر میں نہیں گئے ۱۲
۴ تخویف اخروی ۱۲

موضح قرآن ف۱ جہاد عبادت ہے پر اتراوے یا دکھاوے کو کرے تو قبول نہیں ۱۲ ف۲ جب کافر جمع ہو کر نکلے لڑائی پر راہ میں ایک شخص ملا بوڑھا۔ کہا میں بھی مسلمانوں کا دشمن ہوں تمہاری رفاقت کو آیا ہوں اور جنگ کا بڑا ماہر ہوں۔ پھر جب لڑائی ہونے لگی ابوجہل سے ہاتھ چھوڑ کر بھاگا۔ اس شخص کو نہ پہلے کسی نے دیکھا تھا نہ پیچھے دیکھا وہ شیطان تھا جب اس نے جبرئیل اور میکائیل کو دیکھا مسلمانوں کی طرف تب بھاگا۔ ۱۲ ف۳ مسلمانوں کی دلیری دیکھ کر منافق اس طرح طعن کرنے لگے تھے۔ سو اللہ نے فرمایا کہ یہ غرور نہیں توکل ہے۔ ۱۲

فتح الرحمٰن ف۱ وایں حال ابوجہل و تابعانِ او است ۱۲

۵۴ تخویف دنیوی ہے اور یہ مبتدا ر محذوف کی خبر ہے ای دأبھو کدأبِ اٰل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد، قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ الخ یہ ان کے حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و عناد ہی کی سزا دی گئی۔ عادۃ ھٰؤلاء الکفار فی کفرھم کعادۃ کفار اٰل فرعون فی کفرھم فجوزی ھٰؤلاء بالقتل والاسر یوم بدر کما جوزی اٰل فرعون بالاغراق (خازن ج ۳ ص۳۵) ۵۵ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بان کا متعلق محذوف ہے ای لِتَسْتَیْقِنُوْا یعنی یہ مذکورہ امور اس لئے بیان کئے

لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۵۱﴾ کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ
ظلم نہیں کرتا بندوں پر جیسے دستور فرعون والوں ۵۴ کا اور جو
مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
ان سے پہلے تھے کہ منکر ہوئے اللہ کی باتوں سے سو پکڑا ان کو اللہ نے
بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾
ان کے گناہوں پر۔ بیشک اللہ زور آور ہے سخت عذاب کرنے والا
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى
اس کا سبب یہ ہے ۵۵ کہ اللہ ہرگز بدلنے والا نہیں اس نعمت کو جو دی تھی اس نے
قَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ
کسی قوم کو جب تک وہی نہ بدل ڈالیں اپنے جیوں کی بات ف۱ اور یہ کہ اللہ سننے والا
عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
جاننے والا ہے ف۱۔ جیسے دستور فرعون والوں کا ۵۶ اور جو ان سے پہلے تھے
كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ
کہ انہوں نے جھٹلائیں باتیں اپنے رب کی پھر ہلاک کر دیا ہم نے ان کو ان کے گناہوں پر اور ڈبو دیا ہم نے
اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ
فرعون والوں کو اور سارے ظالم تھے بدتر سب ۵۷
الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾
جانداروں میں اللہ کے ہاں وہ ہیں جو منکر ہوئے پھر وہ نہیں ایمان لائے
اَلَّذِیْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ
جن سے تو نے معاہدہ کیا ہے ان میں سے پھر وہ توڑتے ہیں اپنا عہد
فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ
ہر بار اور وہ ڈر نہیں رکھتے ف۲ سو اگر کبھی تو پالے ان کو ۵۸

۵۴ ای دأبھو کدأب اٰل فرعون۔ تخویف دنیوی ہے ۱۲ ای ذٰلک البیان لتستیقنوا ۱۲ ۵۶ تخویف دنیوی ۱۲ ۵۷ زجر ہے ۱۲ ۵۸ ان جیسا دراصلی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اپنی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتیں ملتے وقت متصف تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی فطری صلاحیتوں اور خوبیوں کو غلط استعمال کرنے لگتے ہیں اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں بروئے کار لانے میں مصروف ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ۵۶ تخویف دنیوی ہے۔ یہ مضمون ماقبل کی تمثیل ہے۔ قوم فرعون اور ان سے پہلے کی سرکش اقوام کا حال دیکھو۔ ہم نے ان کو تمام دنیوی نعمتیں اور آسائشیں دیکر سرفراز کیا مگر جب ہمارے پیغمبر ہماری آیتیں لیکر ان کے پاس گئے تو انہوں نے ان کی تکذیب کی اور گناہوں میں منہمک ہو گئے اور ہماری نعمتوں کی ناشکری کی تو ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ۔ یہ تمام اقوام ظالم تھیں۔ انہوں نے ہماری دی ہوئی نعمتوں کا غلط اور بے موقع استعمال کیا۔ میری نافرمانی کی۔ میرے پیغمبروں اور میری کتابوں کو جھٹلایا اور اسی کی پاداش میں مبتلائے عذاب کئے گئے۔ بالکل یہی حال ان مشرکین مکہ کا تھا۔ ان کو ہم نے عقل و فہم کی دولت سے نوازا، مال و زر سے ان کے خزانے بھر دیئے۔ پورے عرب میں ان کی سرداری اور برتری قائم کر دی۔ لیکن جب ہمارا آخری پیغمبر ہمارا آخری پیغام لے کر ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے ہماری دی ہوئی تمام نعمتوں اور صلاحیتوں کو اس کی عداوت اور مخالفت میں صرف کر ڈالا۔ جنگ بدر میں قتل اور قید و بند سے اسی جرم کی ان کو سزا دی گئی۔ ۵۷ یہ زجر ہے جو کفار معاندین کفر میں راسخ اور عناد پر مصر ہیں وہ خدا کے نزدیک اس کی ساری مخلوق سے بدتر ہیں وہ ایمان کبھی نہیں لائیں گے۔ ان کی شرارت اور خبث باطن کا یہ حال ہے کہ جب بھی آپ ان سے کوئی عہد لیتے ہیں وہ ہر بار عہد شکنی کرتے ہیں اور عہد توڑنے میں ذرا نہیں ہچکچاتے۔ اس سے بنی قریظہ کے یہود مراد ہیں جنہوں نے حضور علیہ السلام سے عہد کیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف مشرکین کی نہ امداد کریں گے اور نہ ان کو مسلمانوں کے خلاف اکسائیں گے۔ مگر وہ اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور انہوں نے جنگ بدر میں اسلحہ سے مشرکین کی امداد کی۔ جب مشرکین شکست کھا گئے تو یہود حضور علیہ السلام سے معذرت کرنے لگے کہ ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے دوبارہ ان سے عہد لیا۔ مگر اسکے بعد غزوۂ خندق میں انہوں نے پھر عہد توڑ دیا اور اور مشرکین کا ساتھ دیا۔ قال ابن عباس

موضح قرآن ف۱ اپنے جی کی بات بدلنی یعنی اعتقاد اور نیت جب تک نہ بدلئے تو اللہ کی بخشی نعمت چھینی نہیں جاتی ۱۲

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی شکر را بکفران نعمت و طاعت را بمعصیت ۱۲ ف۲ یعنی تعریض است بقبائل یہود کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بایشاں صلح کردہ بودند وایشاں وقت بعد وقت غدر می نمودند

هم قريظة فانهم نقضوا عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم واعانوا عليه المشركين بالسلاح يوم بدر ثم قالوا اخطأنا فعاهدهم مرة اخرٰى فنقضوه ايضاً يوم الخندق (كبير ج ۴ ص ۵۵۵) **ت۵۸** یہ دوسرا قانون جنگ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہے۔ یعنی جو لوگ آپ کے ساتھ اس طرح بار بار عہد شکنی کر رہے ہیں اگر کبھی جنگ میں آپ کے بالمقابل آ جائیں تو آپ انہیں ایسی سزائے سخت دیں کہ جو پیچھے رہ گئے ہیں وہ بھی خوفزدہ ہو جائیں یا ان کی آنے والی نسلیں بھی اس سے عبرت حاصل کریں اور آئندہ کبھی نقضِ عہد (عہد توڑنے) کی جرأت نہ کر سکیں۔ **ف۵۹** لیکن اگر کسی قوم نے ابھی تک صریح عہد شکنی نہیں کی لیکن آثار و قرائن سے آپ کو اندازہ ہو جائے کہ وہ عہد توڑنے والے ہیں تو آپ کو اجازت ہے کہ اگر مناسب سمجھیں تو ان کا عہد واپس کر دیں اور معاہدہ سے دست برداری کی ان کو اطلاع دے کر مناسب کارروائی کریں تاکہ معاہدہ کے بارے میں دونوں فریق علم و آگاہی میں برابر ہو جائیں اور کوئی فریق اندھیرے میں نہ رہے۔ **ت۶۰** تیسرا قانون جنگ برائے مومنین۔ یہاں مسلمانوں کو جنگی سامان کی تیاری کا حکم دیا گیا۔ یعنی مسلمان ہر زمانہ کے مطابق دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے سامانِ جنگ تیار رکھیں جب تیر و تفنگ اور نیزہ و تلوار کا زمانہ تھا اس وقت ان ہتھیاروں کی تیاری اور ان کی استعمال کی ٹریننگ ضروری تھی۔ اب جبکہ مشین گن، توپ، ٹینک اور بمبار طیاروں کا زمانہ ہے اس وقت ان ہتھیاروں کا استحصال اور ان کے استعمال کی تربیت لازمی ہے۔ تاکہ اللہ کے دین اور مسلمانوں کے دشمن مرعوب رہیں یعنی سامان جنگ کی اس لئے ضرورت ہے کہ ظاہری اسباب کے لحاظ سے کافروں پر تمہاری طاقت کا رعب بیٹھ جائے باقی فتح و شکست کا مدار سامان کی کثرت و قلت پر نہیں وہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ مِنْ قُوَّةٍ۔ قوت سے ہر وہ ہتھیار اور جنگی تدبیر مراد ہے جو جنگ میں ممد و معاون ہو سکے۔ اي من كل ما يتقوى به في الحرب كائنا ما كان (روح ج ۱۰ ص ۲۴) **ت۶۲** مشرکینِ عرب تو مسلمانوں سے علانیہ برسرِ پیکار تھے اور ان کی دشمنی کوئی چھپی ہوئی چیز نہ تھی ان کے علاوہ منافقین اور یہود بنی قریظہ تھے جو در پردہ مسلمانوں کے دشمن تھے یا اس سے اہل فارس اور دیگر اقوام مراد ہیں جن سے بعد میں مسلمانوں کا مقابلہ ہونے والا تھا۔ د هم اليهود او المنافقون او اهل فارس (مدارک ج ۲ ص ۷۶)

فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ
لڑائی میں تو ان کو ایسی سزا دے کہ دیکھ کر بھاگ جائیں ان کے پیچھے تاکہ ان
يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً
کو عبرت ہو اور اگر تجھ کو ڈر ہو ف۵۹ کسی قوم سے دغا کا
فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
تو پھینک دے ان کا عہد ان کی طرف ایسی طرح پر کہ ہو جاؤ تم ف۱ اور وہ برابر بیشک اللہ کو خوش نہیں آتے
الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
دغا باز ف اور یہ نہ سمجھیں ت۶۰ کافر لوگ
سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ
کہ وہ بھاگ نکلے وہ ہرگز تھکا نہ سکیں گے ہم کو اور تیار کرو ان کی لڑائی کے واسطے ت۶۱
مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ
جو کچھ جمع کر سکو ف قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے
تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ
کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور دوسروں پر
دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا
ان کے سوا ت۶۲ جن کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے ف۳ اور جو کچھ تم خرچ
مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ
کرو گے اللہ کی راہ میں ت۶۳ وہ پورا ملے گا تم کو ف۴ اور تمہارا حق
لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ
نہ رہ جائے گا ف اور اگر وہ جھکیں ت۶۴ صلح کی طرف تو تو بھی جھک اسی طرف ف۵ اور
تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَ
بھروسہ کر اللہ پر بیشک وہی ہے سننے والا جاننے والا ف۶ اور

ع ۷ / ۳

لما كانت هو سواء في العلم ۱۲ ۲ زجر ۱۲ ۳ قانون ثالث جہاد برائے مومنین ۱۲ ۴ قانون رابع جہاد برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ۵ جزائیلیم ۱۲

موضح قرآن ف۱ اگر ایک قوم نے کافروں سے صلح کی ہو پھر ان کی طرف سے دغا ہو چکی اب ان کو بے خبر مارئیے اور جو دغا نہیں ہوئی لیکن اندیشہ ہے تو خبردار کر کر جواب دیجیے برابر کے برابر یعنی سرانجام لڑائی کا صلح سے پہلے کر سکتے سو اب بھی کر سکتے ہو اس میں کچھ بزدلی نہیں ۱۲۔ ف۲ حکم فرمایا کہ جہاد کا سرانجام جو ہو سکے زور فرمایا تیر اندازی کو اور ہتھیار کا کسب سیکھنی بھی داخل ہے اور گھوڑے پالنے میں جو خرچ ہو اس کی خوراک میں بلکہ اس کا فضلہ سب ترازو میں چڑھے گا قیامت کو فرمایا کہ یہ واسطے رعب کے ہے تاکہ نہ جانیں کہ فتح ہو گی اسباب سے فتح تو اللہ کی مدد سے اور وہ لوگ جن کو تم نہیں جانتے وہ منافق ہیں کہ ہر مسلمان کے پردے میں ہیں۔ ۱۲۔ ف۳ یعنی اگر دل میں دغا رکھیں گے اللہ کو معلوم ہے اس کی سزا دے گا۔ ۱۲

فتح الرحمن ف۱ یعنی ملامت نقض عہد بر شما لازم نیاید ۱۲ ف۲ یعنی استعمال آلات جنگ مثل تیر انداختن ۱۲ ف۳ یعنی اہل نفاق ۱۲ ف۴ یعنی ثواب او ۱۲ ف۵ این امر برائے اباحت است ۱۲

۶۳ یہ جہاد میں مال خرچ کرنے کی ترغیب ہے ۱۲ ۶۴ یہ چوتھا قانون جہاد مخصوص بآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اگر مشرکین آپ کے ساتھ صلح کرنے کا ارادہ ظاہر کریں تو آپ بھی اگر اس میں مصلحت سمجھیں تو صلح کا ہاتھ آگے بڑھا دیں ۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھیں وہ آپ کا حامی و ناصر ہے ۔ جَنَحُوْا ای مالوا اور سلم کے معنی صلح کے ہیں اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ جملہ ماقبل کے لئے علت ہے ۔ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا الخ صلح کی صورت میں مشرکین کی طرف سے دھوکے اور فریب کا اندیشہ ہو سکتا تھا کہ بظاہر وہ صلح کا ارادہ ظاہر کریں اور اس سے ان کا مقصد آپ کو جنگی تیاریوں سے غافل اور ان کے خطرے سے مطمئن کرنا ہو تو اس کا جواب بھی ارشاد فرمایا کہ آپ اس کی فکر نہ کریں آپ کو اللہ کافی ہے ۔ اگر ان کا ارادہ فریب دینے کا ہوگا تو اللہ آپ کو ان کے فریب سے محفوظ رکھے گا ۔ جس اللہ نے اپنی مدد اور مہاجرین و انصار کے ذریعے آپ کی تائید فرمائی جب کہ سارا عرب آپ کا دشمن تھا وہ اب بھی آپ کی مدد کرے گا ۔ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ الخ عرب قوم کی عصبیت اور خاندانی رقابت ضرب المثل ہے لیکن اللہ نے اسلام کی برکت سے ان کے دلوں کو عصبیت و عداوت سے پاک و صاف کر کے ان کے دلوں میں باہمی محبت والفت ڈال دی ۔ اگر آپ ساری دنیا کی دولت خرچ کر ڈالتے تو بھی آپ ان کے دلوں میں یہ انقلاب بپا نہ کر سکتے لیکن اللہ نے ان کے دل بدل دیئے اور ان کی عداوت محبت میں تبدیل کر دی ۔ جو اللہ ایسا قادر و حکیم ہے وہ اس موقع پر بھی کوئی ایسی تدبیر کرے گا کہ آپ دشمن کے مکر و فریب سے محفوظ رہیں گے

۶۵ یہ پانچواں قانون جہاد ہے برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔ حاصل یہ ہے کہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اللہ کافی ہے ۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر اور کارساز ہے آپ ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب دیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں ۔ اگر تم تعداد میں کم ہو گے تو بھی تمہیں دشمن پر فتح اور غلبہ عطا کروں گا ۔ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ یہ حَسْبُكَ میں کاف ضمیر پر معطوف ہے یا بقول امام زجاج یہ مفعول معہ ہے یا یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر محذوف ہے ای من اتبعک من المؤمنین کذلک ای حسبھم اللہ تعالیٰ ۔ حاصل یہ ہے کہ آپ کو اور ایمان والوں کو تمام مہمات میں اللہ کافی ہے (روح، بحر، کبیر، مدارک) لفظ اللہ پر اس کو معطوف ماننا غلط ہے ۔ کیونکہ کفایت کرنے والا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے ۔ اور کوئی نہیں ۔ علامہ ابن القیم نے زاد المعاد جلد اول میں اس پر تفصیلی گفتگو کی ہے اور اس کا عطف لفظ اللہ پر بالکل غلط ثابت کیا ہے ۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ
اگر وہ چاہیں کہ تجھ کو دغا دیں تو تجھ کو کافی ہے اللہ
هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ ﴿٦٢﴾
اسی نے تجھ کو زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا
وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا
اور الفت ڈالی ان کے دلوں میں اگر تو خرچ کر دیتا جو کچھ
فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
زمین میں ہے سارا نہ الفت ڈال سکتا ان کے دلوں میں
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾
لیکن اللہ نے الفت ڈالی ان میں بیشک وہ زور آور ہے حکمت والا
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ
اے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ ۶۳ اور جتنے تیرے ساتھ ہیں
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ
مسلمان ف۱ اے نبی شوق دلا
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
مسلمانوں کو ۶۶ لڑائی کا اگر ہوں تم میں
عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ
بیس شخص ثابت قدم رہنے والے تو غالب ہوں دو سو پر اور اگر
يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
ہوں تم میں سو شخص تو غالب ہوں ہزار کافروں
كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْـٰٔنَ
کے اوپر اس واسطے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے ف۲ ف۳ اب

ع ۴

سر۔ قانون خامس جہاد برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ۔ سہ حَسْبُكَ کے کاف پر معطوف ہے ۔ لفظ حسب اور کافی اللہ پر ہی بولا جاتا ہے اور تائید کی نسبت مومنین کی طرف بھی جا سکتی ہے ۔ ۱۲ ۔ سہ منسوخ نہیں کیونکہ ترغیب الی القتال کا حکم اب بھی باقی ہے ۔ اور ان یکن منکم عشرون الخ خبر ہے اور خبر میں نسخ نہیں ہوتا ۔ ۱۲

منزل ۲

۶۶ عام مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت اس سے بعد کی آیت یعنی اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ الخ سے منسوخ ہو چکی ہے ۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ اگر حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ کو منسوخ مانا جائے تو یہ غلط ہے کیونکہ اس میں ترغیب الی الجہاد ہے جو بالاتفاق منسوخ نہیں اور اگر اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

موضح قرآن ف۱ عرب کی قوم میں آگے ہمیشہ بیر رکھتے تھے اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا پھر حضرت کے سبب سب متفق اور دوست بن گئے ۔ ف۲ حضرت نے مدینہ میں آکر مسلمان شمار کروائے مرد قابل جنگ چھ سو ہوئے سب خوش ہوئے کہ اب ہم کو کس کافر کا ڈر ہے بعد اس کے یہ آیت اتری ۔ ف۳ یعنی یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور ثواب پر اور جس کو یقین ہے وہ موت پر دلیر ہے ۔

فتح الرحمٰن ف۵ چوں ایں آیت نازل شد واجب گشت ثبات بادہ چنداں از کفار بعد ازاں منسوخ شد بوجوب ثبات در مقابلہ دو چنداں ۱۲

عِشۡرُوۡنَ الخ کو منسوخ مانا جائے تو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ یہ خبر ہے اور خبر میں نسخ نہیں ہوتا بلکہ احکام میں ہوتا ہے البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پہلے بیس مسلمانوں پر دو سو کافروں سے جنگ کرنا فرض تھا اب اس آیت سے فرضیت منسوخ ہو گئی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں ۔شق ذٰلك علی المسلمین اذ فرض علیھم ان لا یفر واحد من عشرۃ فجاء التخفیف (روح ج ۱۰ ص ۳۲) ٦٦ چھٹا قانون جنگ برائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ جنگ بدر میں مشرکین کے ستر آدمی مسلمانوں نے قید کر لئے تھے ۔ان قیدیوں کے بارے میں چونکہ اللہ کی طرف سے کوئی فیصلہ نازل نہیں ہوا تھا اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے متعلق صحابہ سے مشورہ لیا ۔حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے عرض کیا یا

خَفَّفَ اللّٰهُ عَنۡكُمۡ وَعَلِمَ اَنَّ فِيۡكُمۡ ضَعۡفًا ‌ؕ

بوجھ ہلکا کر دیا اللہ نے تم پر سے اور جانا کہ تم میں سستی ہے

فَاِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغۡلِبُوۡا

سو اگر ہوں تم میں سو شخص ثابت قدم رہنے والے تو غالب ہوں

مِائَتَيۡنِ‌ ۚ وَاِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ اَلۡفٌ يَّغۡلِبُوۡۤا

دو سو پر اور اگر ہوں تم میں ہزار تو غالب ہوں

اَلۡفَيۡنِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۶۶﴾

دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے ثابت قدم رہنے والوں کے ف۱ ۶۵

مَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗۤ اَسۡرٰى حَتّٰى

نبی کو نہیں چاہیے ۶۷ کہ اپنے ہاں رکھے قیدیوں کو جب تک

يُثۡخِنَ فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ تُرِيۡدُوۡنَ عَرَضَ

خوب خونریزی نہ کر لے ملک میں تم چاہتے ہو ۶۸ اسباب

الدُّنۡيَا ‌ۖ وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ

دنیا کا اور اللہ کے ہاں چاہیے آخرت اور اللہ زور آور ہے

حَكِيۡمٌ ﴿۶۷﴾ لَوۡلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمۡ

حکمت والا ف۲ اگر نہ ہوتی ایک بات جو لکھ چکا اللہ پہلے سے ۶۹ ف۱ تو تم کو پہنچتا

فِيۡمَاۤ اَخَذۡتُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوۡا مِمَّا

اس لینے میں بڑا عذاب ف۲ سو کھاؤ جو تم کو

غَنِمۡتُمۡ حَلٰلًا طَيِّبًا ‌ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

غنیمت میں ملا حلال ستھرا ف۳ ۲ اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ ہے

غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۶۹﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلۡ لِّمَنۡ

بخشنے والا مہربان ف۳ ف۳ اے نبی کہہ دے ان سے جو

ع ۹ ۵

رسول اللہ یہ آپ کی اپنی قوم کے آدمی اور آپ کے رشتہ دار ہیں آپ ان کی جان بخشی فرما دیں ۔ممکن ہے یہی اسلام قبول کر کے اسلام کے مددگار بن جائیں اور ان سے فدیہ کی جو رقم وصول کی جائے وہ آئندہ جہاد میں کام آئے گی ۔ لیکن حضرت عمر فاروق رضہ کا مشورہ تھا یا رسول اللہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی تکذیب کی ، آپ کو وطن سے نکالا اور آپ سے برسرپیکار رہے ۔ آپ ان کی گردنیں اڑا دیں ۔ اکثر صحابہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی رائے سے متفق تھے ۔خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رجحان طبع بھی اسی طرف تھا ۔چنانچہ فدیہ لیکر تمام قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ۔ اس پر اللہ کی طرف سے یہ عتاب نازل ہوا کہ کسی پیغمبر کو یہ نہیں چاہیے کہ اس کے قبضہ میں مشرک محارب قیدی ہوں اور وہ انہیں قتل نہ کرے اور فدیہ لیکر چھوڑ دے ۔ ۶۸ خطاب صحابہ کرام سے ہے ۔ یہ ان لوگوں کے لئے عتاب ہے جنہوں نے زیادہ تر مالی مفاد کے پیش نظر فدیہ لینے کا مشورہ دیا تھا ۔ ۶۹ چونکہ پہلے فدیہ لینے کی ممانعت کا اللہ کی طرف سے کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لئے فرمایا کہ اگر لوح محفوظ میں یہ فیصلہ مکتوب نہ ہوتا کہ کسی معاملے کا حکم بیان کرنے سے پہلے اس میں مؤاخذہ نہیں ہوگا تو ان قیدیوں سے فدیہ لینے پر تمہیں سخت سزا دی جاتی ای ما کتب فی اللوح المحفوظ ان لا یؤاخذ قبل البیان والاعذار (مدارک ج ۲ ص ۸۵)

ساتواں قانون ... برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ... آٹھواں قانون برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

مُوضح قرآن

ف۱ اول کے مسلمان یقین میں کامل تھے ان پر حکم ہوا تھا کہ آپ سے دس برابر کافروں پر جہاد کریں پچھلے مسلمان ایک قدم کم تھے تب یہی حکم ہوا کہ دو برابر پر جہاد کریں یہی حکم اب باقی ہے لیکن اگر دو سے زیادہ پر حملہ کریں تو بڑا اجر ہے ۔ حضرت کے وقت میں ہزار مسلمان اسی ہزار سے لڑے ہیں ۔ ف۲ بدر کی لڑائی ستر کافر پکڑے آئے حضرت نے مشورت پوچھا کہ ان کو کیا کریں ۔ اکثر مسلمانوں کی مرضی ہوئی کہ مال لیکر چھوڑ دیں اور بعضوں کی مرضی ہوئی کہ سب کو قتل کریں چنانچہ حضرت عمر اور سعد بن معاذ کی یہی مشورت ہوئی مال لیکر چھوڑ دیا تب یہ آیت عتاب کی اتری یعنی نبیوں کو جہاد سے مال سمیٹنا منظور نہیں بلکہ کافروں کی ضد توڑنی ۔ وہ بات اسی میں ہے کہ قتل کرے تاکہ اس کے خوف سے کفر کی ضد چھوڑیں ۔ ف۳ وہ بات یہ لکھ چکا کہ ان قیدی لوگوں میں بہتوں کی قسمت میں مسلمان ہونا تھا ۔ ف۴ یعنی ڈرتے رہو گے اور کچھ خطا بھی ہو جاوے گی تو بخشے گا اللہ ۔ قیدیوں کا حکم سن کر مسلمان ڈرے غنیمت سے بھی ۔ یہ ان کو تسلی فرمائی کہ وہ اللہ کی عطا ہے خوشی سے کھاؤ لیکن غنیمت کے واسطے جہاد نہ کرو ۔ مسئلہ ۔ حنفی کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کافر پکڑے آویں تو ان کو مال لیکر چھوڑنا روا نہیں نہ مفت چھوڑنا کہ پھر کافروں میں جا ملیں ۔ مگر روا ہے غلام کر رکھنا یا چھوڑ دینا کہ رعیت ہو کر ملک اسلام میں رہیں ۔ اور شافعی کے پاس وہ بھی روا ہے سورہ محمد میں فرمایا ہے فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعۡدُ وَاِمَّا فِدَآءً

فتح الرحمٰن

ف۱ مترجم گوید صحابہ از اسیران بدر فدا گرفتند باجتہاد خویش و مرضی نزدیک خدا تعالیٰ قتل ایں جماعۃ بود لیکن چوں بنص صریح ممنوع نشدہ بودند عفو فرمود ایں آیت نازل شد واللہ اعلم ۱۲ ف۲ یعنی بعفو غیر منصوص ۱۲ ف۳ تعریض است بعباس بن عبد المطلب ۱۲

ئے جب یہ عتاب کی آیتیں نازل ہوئیں تو مسلمان ڈر گئے کہ مال غنیمت کہ جس میں قیدیوں کا فدیہ بھی شامل ہے ہاتھ نہ لگائیں اور اپنے استعمال میں نہ لائیں اس آیت میں اللہ تعالی نے ان کو تسلی دی کہ مال غنیمت اور جو فدیہ تم لے چکے ہو تمہارے لئے حلال و طیب ہے اسے استعمال کرو اور آئندہ کے لئے احتیاط رکھو جو ہو گیا وہ اللہ نے معاف کیا۔ ۱ے ساتواں قانونِ جہاد برائے پیغمبر علیہ السلام۔ بعض قیدیوں نے اسلام کا اظہار کیا تھا۔ ان کے بارے میں حضور علیہ السلام کو حکم دیا کہ آپ ان سے فرمادیں کہ اگر واقعی تم نے خلوص دل سے ایمان قبول کیا ہے تو غم نہ کرو جو فدیہ تم سے لے لیا گیا ہے اللہ تعالی تم کو اس سے بہتر دولت عطا فرمائے گا۔ دنیا میں اس کے عوض کئی گنا مال دیگا یا آخرت میں اس کا اجر دے گا۔

فِىْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ

تمہارے ہاتھ میں ہیں قیدی اگر جانے گا اللہ

فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ

تمہارے دلوں میں کچھ نیکی تو دے گا تم کو بہتر اس سے جو تم سے چھن

مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷۰ وَ

گیا اور تم کو بخشے گا اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور

اِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ

اگر چاہیں گے تجھ سے دغا کرنی سو وہ دغا کر چکے ہیں اللہ سے اس سے

قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱

پہلے پھر اس نے ان کو پکڑوا دیا اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے ف۱

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑا اور لڑے

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں اور

الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ

جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے

اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا

رفیق ہیں ف۲ اور جو ایمان لائے اور گھر نہیں چھوڑے

مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى

تو تم کو ان کی رفاقت سے کچھ کام نہیں جب تک

يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

وہ گھر نہ چھوڑ آویں اور اگر وہ تم سے مدد چاہیں دین میں

خَيْرًا اول سے ایمان و تصدیق یا انابت الی اللہ مراد ہے اور خَيْرًا ثانی مَا کا مقدر کی صفت ہے۔ اور اگر وہ خیانت کا ارادہ رکھتے ہوں یعنی فدیہ دیتے وقت انہوں نے آپ سے جو عہد کیا ہے کہ آئندہ آپ کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے۔ اگر وہ اس عہد کی خلاف ورزی کرنا چاہتے ہیں تو آپ متفکر نہ ہوں وہ اس سے پہلے بھی اللہ سے بدعہدی کر چکے ہیں تو اللہ نے آپ کو ان پر مسلط کر دیا اور آپ کے ہاتھوں ان کو پکڑوا دیا۔ اب اگر وہ دوبارہ خیانت اور بدعہدی کریں تو اللہ تعالی پھر ان کو آپ کے قبضے میں دیدے گا وہ بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ ۱ے یہ ہجرت اور جہاد کی ترغیب ہے۔ یہاں مؤمنین کے تین فریقوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ فریق اول مہاجرین یعنی جنہوں نے اللہ کے دین کی خاطر اپنا وطن مکہ چھوڑا اور جہاد کیا۔ فریق ثانی انصار یعنی مدینہ کے اصل باشندے جو ہجرت سے قبل ایمان لا چکے تھے اور جنہوں نے مہاجرین کو رہائش کے لئے جگہ مہیا کی اور دامے درمے ان کی مدد کی۔ ان دونوں فریقوں یعنی مہاجرین و انصار کے درمیان حضور علیہ السلام نے بھائی چارہ قائم فرما دیا۔ ان دونوں کے بارے میں فرمایا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ یعنی مسلمانوں کی یہ دونوں جماعتیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہیں یہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق اور معاون و مددگار ہیں ان میں سے ایک کی صلح سب کی صلح اور ایک سے جنگ سب سے جنگ تصور ہوگی۔ ولایت سے ولائت نصرۃ و تعاون مراد ہے اس صورت میں یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں یا ولایت سے مراد عام ہے جو نصرت و وراثت دونوں کو شامل ہے۔ اس صورت میں یہ آیت اس سورت کی آخری آیت وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ سے منسوخ ہوگی۔ یعنی اب توارث کا مدار نسب پر ہوگا نہ کہ ہجرت پر۔ حضرت شیخ رح کے نزدیک پہلا معنیٰ راجح ہے۔ فریق ثالث مستضعفین یعنی وہ مسلمان جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت نہ کر سکے اور مکہ ہی میں رہ گئے اور بادل ناخواستہ مشرکین کے ساتھ بدر میں آئے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا الخ سے ایسے مسلمانوں کا حکم بیان کیا گیا یعنی جو مسلمان اپنے وطن دار الحرب ہی میں رہے اور دار الاسلام کی طرف ہجرت نہیں کی اگر انہوں نے کافروں کے ساتھ صلح و جنگ کا معاہدہ کر لیا تو دار الاسلام کے مسلمان یعنی مہاجرین و انصار اس کے پابند نہیں ہوں گے۔ البتہ اگر دار الحرب کے مسلمان دینی کاموں میں کافروں کے مقابلہ میں دار الاسلام کے مسلمانوں سے مدد طلب کریں تو ان پر ان کی امداد کرنا لازم ہے بشرطیکہ جن کافروں کے مقابلے میں مدد طلب کی گئی

موضح قرآن ف پہلے دغا کر چکے ہیں اللہ سے یعنی کفر و انکار اس کے حکم کا یا فرمایا ہو جیسے ہاشمیوں کو کہ ابوطالب کی زندگی میں سب عہد کر کر متفق ہوئے تھے حضرت کی مدد پر اور ایک فرول کی طرف ہو کر آئے اور یہ وعدہ تحقیق ہوا ان میں جو مسلمان ہوئے حق تعالی نے ان کو بیشمار دولت بخشی اور جو نہ ہوئے وہ خراب ہو کر تباہ ہوئے۔ ۱۲

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی مہاجران و انصار با یکدیگر باید کہ نصرت دہند و مواخات کنند ۱۲

ان کے اور دارالاسلام کے آزاد مسلمانوں کے درمیان کوئی معاہدہ نہ ہو۔ ۳۷ جس طرح مہاجرین و انصار باہم ایک دوسرے کے رفیق اور معاون ہیں۔ اسی طرح کفار بھی باہم ایک دوسرے کے رفیق و معاون اور باہم دیگر وارث ہیں۔ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ ضمیر منصوب سے امور مذکورہ مراد ہیں۔ یعنی کافر، کافر کا رفیق ہوگا، مسلمان کا رفیق نہیں بن سکتا۔ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اس لئے دار الحرب کے مسلمانوں کو ہجرت کرکے دار الاسلام کے مسلمانوں سے جا ملنا چاہیئے۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو اس کا نتیجہ شرک کی ترقی اور فساد عظیم کی شکل میں رونما ہوگا۔ کیونکہ دار الحرب میں رہ کر کمزور مسلمان اپنا ایمان محفوظ نہیں رکھ سکیں گے اور نہ ان کا مال و جان خطرے سے بالا ہوگا نہ ان کی عزت و آبرو۔ نیز جب تک مسلمانوں کی طاقت ایک مرکز پر مجتمع نہیں ہوگی اس وقت تک کفر و شرک کا زور نہیں ٹوٹے گا۔ ای ان لا تفعلوا ما امرتکم به من تواصل المسلمین وتولی بعضهم بعضاً . . . . . . تحصل فتنة فی الارض ومفسدة عظیمة لان المسلمین ما لم یصیروا یداً واحدة علی الشرك کان الشرك ظاهراً والفساد زائداً (مدارك ج ۲ ص۸۰) ۳۸ یہ مہاجرین اور انصار کے لئے بشارت اخروی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے اور ان کی کئی خوبیاں گنائی ہیں مہاجرین کی ہجرت اور ان کے جنگ و قتال کو فی سبیل اللہ اور محض رضائے الٰہی کے لئے ہونے کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا اور دونوں فریق کے بارے میں اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا نازل کرکے اعلان فرما دیا کہ مہاجرین و انصار نہایت سچے اور مخلص مومن تھے۔ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ سے ان کے مغفور الذنب اور جنتی ہونے کی تصدیق فرما دی

فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ

تو تم کو لازم ہے ان کی مدد کرنی مگر مقابلہ میں ان لوگوں کے کہ ان میں اور

بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۷۲

تم میں عہد ہو اور اللہ جو تم کرتے ہو اس کو دیکھتا ہے ف

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ

اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ

اگر تم یوں نہ کروگے تو فتنہ پھیلے گا ملک میں اور بڑی خرابی

كَبِيْرٌ ؕ ۝۷۳ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ

ہوگی اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر چھوڑے اور

جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ

لڑے اللہ کی راہ میں اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور

نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ

ان کی مدد کی وہی ہیں سچے مسلمان ان کے لئے

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۷۴ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بخشش ہے اور روزی عزت کی اور جو ایمان لائے

مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ

اس کے بعد اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے تمہارے ساتھ ہو کر سو وہ لوگ بھی

مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

تم ہی میں ہیں اور رشتہ دار آپس میں حقدار زیادہ ہیں ایک دوسرے کے

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۷۵ ع

اللہ کے حکم میں تحقیق اللہ ہر چیز سے خبردار ہے

ع ۱۰ / ۶

موضح قرآن ف۱ حضرت کے اصحاب دو فرقے تھے مہاجر و انصار، مہاجر گھر چھوڑنے والے اور انصار جگہ دینے والے اور مدد کرنے والے یعنی جتنے مسلمان حضرت کے ساتھ حاضر ہیں ان سب کی صلح و جنگ ایک ہے ایک کا موافق سب کا موافق ایک کا مخالف سب کا مخالف اور جو مسلمان اپنے ملک میں ہیں جہاں کافر کا زور ہے ان کی صلح و جنگ میں یہاں والے شریک نہیں۔ اگر ان کے صلحی ان سے لڑے تو یہ مدد نہ کریں اگر ان کے صلحی پر قابو پاویں تو درگذر نہ کریں اور اگر اجنبی ان پر ظلم کرے اور مدد چاہیں تو مدد کرے ۱۲ ف۲ یعنی کافر آپس میں ایک ہیں تمہاری دشمنی سے جہاں پاویں گے ضعیف مسلمانوں کو ستا دیں گے سو تم مسلمانوں کو سنا دو کہ جو ہمارے پاس ہو اس کا ذمہ ہمارا ہے اور جو اپنے گھر رہے وہ جس طرح جانے سمجھ لے ۱۲ ف۳ یعنی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سردار کے ساتھ والے مسلمان اعلیٰ ہیں گھر بیٹھنے والوں سے آخرت میں ان کو بخشش ہے زیادہ اور دنیا میں روزی باعزت یعنی غنیمت اور فئے حق ان کا ہے۔ ۱۲ ف۴ یعنی مہاجرین میں جتنے ملتے جاوینگے سب شریک ہیں اور ناتے والا اگرچہ پیچھے مسلمان ہوا یا ہجرت کرکے آیا پہلے ناتے والے مسلمان مہاجر کا حق دار ہے یعنی میراث وہی لے گا اگرچہ رفاقت قدیم اوروں سے ہے۔ ۱۲

فتح الرحمن ف۱ یعنی کارسازی را بایکدیگر ۱۲ ف۲ یعنی صلہ و توارث میان اہل قرابت کہ اصحاب فروض و عصبات اند لازم است واللہ اعلم ۱۲

۷۵ اور جو لوگ ہجرت اولیٰ کے بعد مسلمان ہوئے اور پھر ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں مہاجرین اولین اور انصار سے جا ملے وہ بھی صلح و جنگ کے احکام میں ان کے ساتھ شریک ہوں گے۔ ان کے تأخر سے ان احکام میں کوئی فرق نہیں پڑے گا اگرچہ شرف و فضیلت میں مہاجرین اولین اور انصار سابقین ان سے ممتاز ہیں۔ والمراد ان المراد بھم الذین ھاجروا بعد الھجرۃ الاولیٰ (روح ج۱۰ ص۳۹)

۷۶ جو مسلمان دار الحرب میں رہ گئے اور پہلے ہجرت نہ کر سکے ان کے اور ان کے رشتہ دار مہاجرین کے درمیان اختلاف دارین کی وجہ سے وراثت کا سلسلہ منقطع تھا لیکن جب وہ ہجرت کر کے ان سے جا ملے تو وہ صلح و جنگ کے احکام کے علاوہ وراثت میں بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور ان کے اور ان کے رشتہ دار مہاجرین میں توارث جاری ہو جائیگا۔

۷۷ بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے وہ اپنے بندوں پر جس طرح چاہتا ہے احکام نافذ کرتا ہے۔ آخری رکوع میں لوگوں کی چار قسموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ تین قسمیں مومنوں کی یعنی (۱) مہاجرین (۲) انصار (۳) جو مومنین مجبوراً ہجرت نہ کر سکے اور (۴) کفار۔ قسم الناس اربعۃ اقسام قسم اٰمنوا وھاجروا وقسم اٰمنوا ونصروا وقسم اٰمنوا ولم یھاجروا وقسم کفروا ولم یؤمنوا (مدارک ج۲ ص۸۵)

سُورۃ انفال کی خصوصیات

اور

اس میں آیات توحید

(۱) کَمَآ اَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْۢ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکٰرِھُوْنَ ۝ (ع ۱) نفی علم غیب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ تَکُوْنُ لَکُمْ ـــ تا ـــ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ نفی علم غیب از غیر اللہ۔

(۳) اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ (ع ۱) اللہ ہی ناصر و مددگار اور کارساز ہے اور کوئی نہیں۔

(۴) فَلَمْ تَقْتُلُوْھُمْ وَلٰکِنَّ اللہَ قَتَلَھُمْ ص وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللہَ رَمٰی (ع ۲) ولی کی کرامت اور نبی کا معجزہ درحقیقت اللہ کا فعل ہے جو ولی یا نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔ کرامت اور معجزہ ولی اور نبی کے اختیار میں نہیں ہوتا۔

(۵) وَمَا کَانَ صَلَاتُھُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُکَآءً وَّتَصْدِیَۃً ط (ع ۴) اس میں سے مزامیر کی ممانعت نکلتی ہے۔

(۶) وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ (ع ۵) نفی علم غیب از صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

(۷) وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْکَ (ع ۸) نفی علم غیب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۸) ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ـــ تا ـــ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ (ع ۸) متصرف کارساز اور مسبب الاسباب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔

(۹) یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (ع ۸) ہر معاملہ اور ہر مہم میں اللہ تعالیٰ ہی کفایت کرنیوالا ہے اور کوئی نہیں۔ وہی سب کا کارساز ہے۔

سورۂ توبہ

ربط سورۂ انفال میں مشرکین سے جہاد کرنے کا اجمالاً حکم دیا گیا اور قوانین جہاد کی تعلیم دی گئی۔ نیز حکم صادر کیا گیا کہ اگر جہاد میں مسلمانوں کی فتح ہو جائے تو جو مال غنیمت ہاتھ آئے اس کی تقسیم اللہ کے حکم کے مطابق کریں۔ اور اس میں نزاع و اختلاف نہ کریں۔ مالِ غنیمت کے مصارف کی بھی تفصیل کی گئی۔ سورۂ توبہ میں اعلان جہاد کا اعادہ کیا گیا۔ اور تفصیل سے بتایا کہ کن کن لوگوں سے جہاد کرنا ہے۔ یعنی جو لوگ غیر اللہ کی نذریں دیتے اور غیر اللہ کے لئے تحریمیں کرتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام، بزرگانِ دین کو متصرف و کارساز سمجھتے ہیں۔ اور اللہ کی تحریمات کو باقی نہیں رکھتے۔ ان کے ساتھ اعلانِ جنگ کر دو۔ سورۂ انفال میں بھی اگرچہ قتال کا حکم بالاجمال موجود ہے مگر وہاں مقصود قوانین جنگ اور مصارفِ غنیمت کا بیان ہے۔ اور سورۂ توبہ میں مقصود اعلانِ جنگ کا حکم ہے۔ اس لئے اس مضمون یعنی قتال فی سبیل اللہ کو اس میں تفصیل سے ذکر کیا گیا۔ یہ تو سورۂ توبہ کا ماقبل سے معنوی ربط ہے۔ اسمی ربط یہ ہے کہ مشرکین سے اعلان جنگ کر دو اور فتح کے بعد حاصل ہونے والے انفال کو اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم کرو لیکن فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ (ع ۲) اگر وہ شرک سے توبہ کر لیں اسلام لے آئیں اور اسلام کے احکام پر عمل کرنے لگیں تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ پھر ان سے جہاد مت کرو۔

خلاصہ:۔ سورۂ توبہ کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ ابتداء سے لے کر رکوع ۵ کے آخر تک لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ تک ہے اور دوسرا حصہ رکوع ۶ کی ابتداء یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا الخ سے لے کر لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ (ع ۱۵) تک ہے اور یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ سے آخر سورت تک مضامین سورت کا اعادہ ہے۔ پہلے حصے میں بدعہدی کرنیوالے مشرکین سے اعلانِ براءت، مشرکین کے ساتھ اعلان جنگ، مشرکین سے جنگ کرنے کے بارے میں شبہات کا جواب جو ان کے ساتھ قتال کرنے کے موانع تھے اور مشرکین سے قتال کرنے کے اسباب و وجوہ مذکور ہیں۔ اور دوسرے حصے میں منافقین پر زجریں اور مومنین کے لئے ترغیب الی القتال ہے۔ دوسرے حصے کے آخر میں مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ سے فرمایا مشرکین سے جہاد جاری رکھو۔ اور تمہارے جو متعلقین حالت کفر میں مر چکے ہیں یا جن کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے ان کے لئے دعائے مغفرت بھی مت کرو اگرچہ وہ نہایت قریبی رشتہ دار ہوں۔

پہلا حصہ

پہلے حصے کی ابتداء میں بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الخ میں بدعہدی کرنے والے مشرکین سے اعلانِ براءت ہے یعنی جن مشرکین سے تمہارا معاہدہ تھا مگر انہوں نے معاہدہ توڑ دیا تم بھی معاہدے سے اعلان براءت کر دو اور سارے ملک میں اس اعلان کی چار ماہ تک خوب اشاعت کرو اور پھر حج کے موقع پر بھی اس اعلان کو دہراؤ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ الخ سے ان مشرکین کو مستثنیٰ کر دیا گیا جنہوں نے اپنا عہد نہیں توڑا اور تمہارے خلاف دشمن کی مدد نہیں کی ان سے اپنا عہد قائم رکھو اور میعاد معاہدہ کے اختتام تک ان سے تعرض مت کرو۔ جب اشہر حرم گذر جائیں تو عہد توڑنے والے مشرکین جہاں کہیں بھی مل جائیں انہیں قتل کر ڈالو وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ سے پناہ مانگنے والے مشرکین کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ کَیْفَ یَکُوْنُ لِلْمُشْرِکِیْنَ عَهْدٌ الخ (ع ۲) یہ مانع اول کا جواب ہے۔ مانع یہ تھا کہ ان مشرکین سے تو معاہدہ کیا گیا ہے ان سے جہاد کیونکر جائز ہے۔ جواب دیا گیا کہ جب انہوں نے عہد توڑ دیا تو اب مانع باقی نہ رہا۔ اب ان سے جہاد کرو۔ مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا الخ (ع ۳) یہ مانع دوم کا جواب ہے۔ مانع دوم یہ تھا کہ مشرکین تو بڑے نیک کام کر رہے ہیں۔ بیت اللہ کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں اور حاجیوں کی خدمت کرتے ہیں۔ فرمایا کفر و شرک کی حالت میں اعمال صالحہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ اعمال رائیگاں ہیں۔ اعمال کی قبولیت کا مدار ایمان پر ہے اور وہ ایمان سے خالی ہیں۔ اس کے بعد اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا الخ میں مہاجرین اور مجاہدین کے لئے بشارت اخروی ہے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا الخ (ع ۳) یہ تیسرے مانع کا جواب ہے یعنی مشرکین سے تو قریبی رشتہ داریاں ہیں ان سے جنگ کرنے سے قطع رحمی ہوگی۔ فرمایا اگر اللہ اور اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ کے مقابلے میں تمہیں رشتہ داریاں اور مالی منافع زیادہ عزیز ہیں تو پھر تم بھی اللہ کے عذاب کا انتظار کرو۔ اس کے بعد لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ الخ (ع ۴) بشارت دنیوی ہے۔ وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً الخ یہ چوتھے مانع کا جواب ہے۔ یعنی اگر مشرکین سے جہاد کی صورت میں کاروبار تباہ ہونے اور مالی پریشانیوں کا اندیشہ ہو تو اس کی پرواہ نہ کرو۔ اللہ تمہیں فراخی سے دولت عطا فرمائے گا۔ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ الخ یہاں سورۂ انفال کے دعوے کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کن لوگوں کے ساتھ قتال کرنا ہے اور ان لوگوں سے قتال کے اسباب و وجوہ کیا ہیں یعنی جو لوگ اللہ کی توحید اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان نہیں لاتے اور غیر اللہ کو متصرف و کارساز سمجھ کر ان کے لئے تحریمیں کرتے اور نذریں دیتے ہیں اور اللہ کی تحریمات کو باقی نہیں رکھتے ان سے جہاد کرو وہ خواہ مشرکین عرب ہوں یا یہود اور نصاریٰ۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یہ قتال کی پہلی وجہ ہے۔ یعنی اللہ پر، اللہ کے رسول پر اور قیامت پر ان کا ایمان نہیں۔

دوسری وجہ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وہ محرماتِ الٰہیہ مثلاً غیر اللہ کی نذر و نیاز کو حرام نہیں سمجھتے۔ تیسری وجہ وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰهِ (ع ۵) یہود حضرت عزیر کو اور عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور نائب متصرف سمجھتے ہیں۔ چوتھی وجہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا الخ انہوں نے اپنے مولویوں، پیروں، گدی نشینوں اور حضرت مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا کارساز بنا رکھا ہے۔ پانچویں وجہ قتال یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ الخ یہود و نصاریٰ کے بہت سے علماء اور پیر و فقیر لوگوں کو اللہ کی راہ (راہِ توحید) سے روکتے اور ناجائز

ہتھکنڈوں سے لوگوں کا مال بٹورتے ہیں۔ چھٹی وجہ قتال اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا الخ اللہ تعالیٰ نے روز اول سے مہینوں کی تعداد بارہ مقرر کی اور ان میں سے چار مہینوں کو قابل احترام ٹھہرایا مگر ان مشرکین نے ان میں اپنی طرف سے رد و بدل کر دیا وہ عزت والے مہینوں میں جنگ و قتال کر کے ان کی جگہ دوسرے مہینوں کو عزت والے قرار دے کر ان میں جنگ نہ کرتے۔ جن مشرکین نے اشہر حرم کا احترام باقی نہیں رکھا ان سے بھی قتال کرو۔

دوسرا حصّہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ الخ (ع ۶) بیان دعویٰ کے بعد مومنوں کے لئے ترغیب الی القتال، منافقین اور ان مومنوں کے لئے جو جہاد میں شریک نہیں ہوئے زجر و توبیخ کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں سے ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تک ترغیب الی القتال ہے۔ دوسرے حصے میں صحابہ کرام کی تین اور منافقین کی چار جماعتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ صحابہ کی تین جماعتیں (۱) وہ مہاجرین و انصار جو جان و دل سے جنگ تبوک میں شریک ہوئے اور جہاد کیا۔ آیات ذیل میں ان کے فضائل اور ان کے لئے بشارتیں مذکور ہیں۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ـــ تا ـــ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (ع ۹)، لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ـــ تا ـــ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (ع ۱۱) وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ (ع ۱۲) ـــ تا ـــ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (ع ۱۳) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ ـــ تا ـــ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ (ع ۱۴) لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ ـــ تا ـــ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

(۲) وہ پانچ صحابہ کرام جو مخلص مومن تھے مگر جہاد میں شریک نہ ہوئے۔ انہوں نے اپنے کو ستونوں سے باندھ لیا اور گڑگڑا کر توبہ کی۔ اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ ـــ تا ـــ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (ع ۱۳) میں ان کا ذکر ہے۔

(۳) وہ تین صحابہ جو قدیم الایمان اور نہایت مخلص تھے اور سستی کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہوئے اور حضور علیہ السلام کی واپسی پر کوئی عذر نہیں تراشا۔ بلکہ اپنا قصور صاف صاف بیان کر دیا ان کو بطور تادیب پچاس دن کی ڈھیل دی اور اس کے بعد ان کی توبہ قبول فرمائی۔ ان کا ذکر ان دو آیتوں میں ہے۔ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ (ع ۱۳) اور وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا ـــ تا ـــ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (ع ۱۴)

منافقین کی حسب ذیل چار جماعتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ (۱) وہ منافقین جو جہاد میں شریک نہ ہوئے اور حضور علیہ السلام کی جہاد سے واپسی پر جھوٹے بہانے تراشنا شروع کئے۔ حسب ذیل مقامات میں ان کے احوال و قبائح مذکور ہیں۔ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِیْبًا (ع ۶) ـــ تا ـــ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ (ع ۸) فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ع ۱۱) ـــ تا ـــ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ (ع ۱۱)، وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ (ع ۱۲) ـــ تا ـــ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ (ع ۱۲)

(۲) وہ منافقین جو جہاد میں شریک نہ ہوئے اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے کے لئے "مسجد ضرار" تعمیر کی۔ ان کا ذکر وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا (ع ۱۳) ـــ تا ـــ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ (ع ۱۳) میں ہے۔

(۳) وہ منافقین جو از راہِ نفاق جہاد میں شریک ہوئے مگر راستہ میں مسلمانوں کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرتے رہے۔ ان کا ذکر وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ ـــ تا ـــ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ (ع ۸) میں ہے۔

(۴) وہ منافقین جنہوں نے حضور علیہ السلام کی جنگ تبوک سے واپسی پر آپ کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کو ان کی ناپاک سازش کی اطلاع دے دی۔ ان کا ذکر یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ط ـــ تا ـــ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ (ع ۱۰) میں کیا گیا ہے۔ اس حصے میں ثعلبہ منافق کا واقعہ بھی مذکور ہے جس نے حضور علیہ السلام سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا عہد کیا تھا مگر عہد پر قائم نہ رہا۔ اس کا واقعہ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ الخ (ع ۱۰) میں مذکور ہے۔

سورت کے آخری رکوع میں سورت کے تمام مضامین کا بالاجمال اعادہ کیا گیا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ الخ میں حکم قتال کا اعادہ ہے۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الخ میں ترغیب اتباع رسول کا اعادہ ہے اور لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ میں مسئلہ توحید کا بیان ہے جس کی خاطر جہاد کا حکم دیا گیا۔

حصّہ اوّل سورۂ براءت کا پہلا حصہ جو ابتداء سے لیکر رکوع ۵ کے آخر یعنی وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ تک ہے۔ اس میں تین امور مذکور ہیں (۱) اعلان براءت از مشرکین (۲) جہاد کے چار موانع کا جواب اور (۳) مشرکین سے جہاد کرنے کے وجوہ۔

ٰ۲ سورۂ براءت سے پہلے بسم اللہ نہیں لکھی گئی اسکی مختلف وجوہ ذکر کی گئی ہیں، اقرب الی الصواب یہ ہے کہ اس سورت سے پہلے بسم اللہ نازل ہی نہیں ہوئی تھی کیونکہ بسم اللہ امان ہے اور سورۂ توبہ قتال کا حکم لیکر نازل ہوئی جیسا کہ حضرت علیؓ محمد بن حنفیہ اور سفیان بن عیینہ سے منقول ہے۔ عن علی کرم اللہ تعالی وجہہ من ان البسملۃ امان وبراءۃ نزلت بالسیف ومثلہ عن محمد بن الحنفیۃ وسفیان بن عیینۃ ومرجع ذلک الی انها لم تنزل فی ہذہ السورۃ کاخواتہا لما ذکر (روح ص ۴۲ ج ۱۰)

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ توبہ مدنیۃ ۱۱۳ مدینہ میں اتری اور اس کی ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

صاف جواب ٰ۲ ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی ان مشرکوں کو جن سے تمہارا

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ

عہد ہوا تھا سو پھر لو اس ملک میں چار

اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ

مہینے اور جان لو کہ تم نہ تھکا سکو گے اللہ کو اور یہ کہ

اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝۲ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ

اللہ رسوا کرنے والا ہے کافروں کو اور سنا دینا ہے اللہ ٰ۳ کی طرف سے اور اسکے رسول

اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ

کی طرف سے لوگوں کو دن بڑے حج کے کہ اللہ الگ ہے

الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ

مشرکوں سے اور اس کا رسول سو اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے

وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۭ

اور اگر نہ مانو تو جان لو کہ تم ہرگز نہ تھکا سکو گے اللہ کو

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳ اِلَّا الَّذِيْنَ

اور خوشخبری سنا دے کافروں کو عذاب دردناک کی ٰ۴ مگر جن ٰ۵

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْــًٔا

مشرکوں سے تم نے عہد کیا تھا پھر انہوں نے کچھ قصور نہ کیا تمہارے ساتھ

وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ

اور مدد نہ کی تمہارے مقابلہ میں کسی کی سو ان سے پورا کردو ان کا عہد

[illegible]

ص اکتبوا وقولوا - کیونکہ اطلاع کبھی کتابت سے اور کبھی قول سے دی جاتی ہے ۱۲ ۔ یہ انکم پر معطوف ہے یعنی حج اکبر کے دن براءت کا اعلان کرنا ہے چار ماہ کا ذکر نہیں کرنا ۱۲ ۔ یعنی بنی ضمرہ بنی کنانہ جو اپنے عہد پر ثابت قدم رہے ان کو عہد گزرنے تک کچھ نہ کہیں۔ مراد ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہے۔ رجب نہیں۔

مسلمانوں کا مشرکین سے معاہدہ تھا مگر مشرکین اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور انہوں نے عہد توڑ ڈالا البتہ بنی ضمرہ اور بنی کنانہ اپنے عہد پر قائم رہے۔ قریش اور ان کے حلیف قبیلہ بنی بکر نے مسلمانوں کے حلیف بنی خزاعہ پر ظالمانہ حملہ کرکے ان کو نقصان پہنچایا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ عہد شکن مشرکین سے معاہدہ ختم کرنے کا اعلان کردیں اور ان کو چار ماہ کی مہلت دیدیں تاکہ اس دوران میں وہ یا تو وطن سے نکل جائیں یا اسلام قبول کرلیں یا پھر جنگ کیلئے تیار ہوجائیں۔ یہ حکم شوال ۹ھ میں نازل ہوا تھا۔ اور چار مہینوں سے شوال، ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم مراد ہیں۔ اعلان براءت کے بارے میں فرمایا کہ سارے ملک میں براءت کا عام اعلان کردو اور براءت نامے لکھ کر ملک میں پھیلا دو تاکہ سب کو براءت کا علم ہوجائے وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ اَنَّكُمْ کی ضمیر منصوب پر معطوف ہے۔ ٰ۳ یعنی حج کے دن بھی براءت کا اعلان کردو کیونکہ حج کے موقع پر دور دراز کے لوگ آتے ہیں تاکہ جسے پہلے علم نہیں ہوسکا اسے بھی علم ہوجائے مگر موسم حج میں اعلان براءت کے ساتھ چار ماہ کا ذکر نہیں کیا کیونکہ چار ماہ کا شمار تو ابتدائے نزول آیت سے ہوگا اور موسم حج تک دو ماہ گذر چکے ہوں گے۔ ٰ۴ اس سے وہ مشرکین مراد ہیں جو اپنے عہد پر قائم رہے اور مسلمانوں کے خلاف دشمن کی مدد نہیں کی یعنی بنی ضمرہ اور بنی کنانہ (روح) فرمایا ان کو مدت عہد گذرنے تک کچھ نہ کہو۔

موضح قرآن ف۱ یہ سورت براءت ہے حضرتؐ نے بیان نہیں فرمایا کہ یہ جدا سورت ہے اور سورت میں کی آیتیں ہیں سورۃ کا نشان تھا بسم اللہ نازل ہوتی اس واسطے اس پر بسم اللہ نہیں اور کسی سورۃ میں داخل بھی نہیں۔ ف۲ چھٹے برس حضرتؐ کو مکہ کے لوگوں سے صلح ہوئی تھی اور بھی کئی فرقوں سے جو اِنَّا فَتَحْنَا میں بیان ہے اور عرب کی بہت قوموں سے صلح تھی جب کہ مکہ فتح ہوا اس سے بعد ایک برس حکم نازل ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو اور یہ باب حج کے دن یعنی عید قربان کو سب حج کے قافلوں میں پکار دو کہ سب کو خبر پہنچے اور صلح کا جواب دیکر چار مہینے فرصت دو کہ اس میں خواہ لڑائی کا سرانجام کریں یا وطن چھوڑ جاویں یا مسلمان ہوں۔ ۱۲

فتح الرحمٰن ف۱ سال نہم حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ را در موسم حج فرستاد تا عہود مشرکانرا برانداز د الا چہار ماہ فرصت داد تا در امر خود تامل کنند مگر دو فرقہ بنوضمرہ وبنوکنانہ کہ خیانت در عہد نکردہ بودند پس خدائے تعالیٰ عہد ایشاں را تا میعاد آن مقرر داشت ونا مذا کنند کہ بعد ازیں ہیچ مشرک بحج نیاید وہیچ برہنہ طواف کعبہ نکند وادائل سورت براءت برایشاں خواندہ ۱۲

ف۵ یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم گذر جائیں تو مشرکین جہاں کہیں ملیں ان کو قتل کر ڈالو یا انہیں پکڑ کر محصور کر لو اور انہیں پکڑنے کے لئے ہر مناسب کمین گاہ میں چھپ کر بیٹھ جاؤ ۔ فَاِنْ تَابُوْا الخ مشرکین اگر گرفتار یا محصور ہونے کے بعد کفر و شرک سے توبہ کر لیں اور ایمان لا کر احکام اسلام کی بجا آوری کا عہد کر لیں تو انہیں رہا کر دو۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جو شخص شرک و کفر سے توبہ کر کے سچے دل سے اسلام قبول کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور اس کے گذشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے یعنی

اِلٰی مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۴﴾ فَاِذَا

ان کے وعدہ تک بے شک اللہ کو پسند ہیں احتیاط والے پھر جب

انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ

گذر جائیں ف۵ مہینے پناہ کے ف۱ تو مارو مشرکوں کو

حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ

جہاں پاؤ اور پکڑو اور گھیرو

وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا

اور بیٹھو ہر جگہ تاک میں پھر اگر وہ توبہ کریں اور قائم رکھیں

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ ؕ

نماز اور دیا کریں زکوٰۃ تو چھوڑ دو ان کا رستہ

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵﴾ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ

بے شک اللہ ہے بخشنے والا مہربان ف۲ اور اگر کوئی ف۶

الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰی یَسْمَعَ

مشرک تجھ سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دیدے یہاں تک کہ وہ سن لے

كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ

کلام اللہ کا پھر پہنچا دے اس کو اس کی امن کی جگہ یہ اس واسطے کہ وہ لوگ

لَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ كَیْفَ یَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِیْنَ عَهْدٌ

علم نہیں رکھتے ف۳ ف۷ کیونکر ہووے مشرکوں کے لئے عہد

عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ

اللہ کے نزدیک اور اس کے رسول کے نزدیک مگر جن لوگوں سے تم نے عہد کیا تھا

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ

مسجد حرام کے پاس ف۴ سو جب تک وہ تم سے سیدھے رہیں

مراد ذوالقعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہیں - رجب ہیں ۱۲

ع ۱ / ۷

۲ یہاں سے موانع عن الجہاد کا جواب، مانع اول کا جواب ۱۲ ۳ مراد بنی ضمرہ اور بنی کنانہ ہیں ۱۲

لمن تاب ورجع من الشرك الى الايمان ومن المعصية الى الطاعة (خازن ج ۳ ص۵) يغفر لهم ما قد سلف ويثيبهم بايمانهم وطاعتهم (روح ج ۱۰ ص۵۲) ف۶ اشہر حرم یا مدت عہد گذر جانے کے بعد اگر کوئی مشرک آپ سے امن کا طالب ہو اور آپ کے قرب و جوار میں رہنے کا متمنی ہو تو آپ اسے امان دے دیں اور اپنے پاس رہنے دیں تاکہ اسے براہِ راست آپ کی زبان سے اللہ کا کلام سننے کا موقع مل جائے اور وہ آپ کی دعوت کو سمجھ سکے۔ اس کے بعد اسے اس کے گھر یا کسی ایسی جگہ پہنچا دیں جہاں اسے کسی قسم کا ڈر اور خطرہ نہ ہو۔ ۱۲ ف۷ یہاں سے موانعِ قتال کے جواب کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ یعنی ایسے چار شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے جو مشرکین سے جہاد کرنے کی راہ میں حائل ہو سکتے تھے۔ یہ پہلے مانع کا جواب ہے۔ مانع یہ تھا کہ مشرکین سے تو مسلمانوں نے معاہدہ کر رکھا ہے پھر ان سے قتال کیونکر جائز ہو سکتا ہے تو فرمایا کہ جن مشرکین نے اپنا عہد توڑ دیا اور مسلمانوں کے خلاف دشمن کو مدد دی اللہ اور رسول کے نزدیک ان کا عہد کیونکر باقی رہ سکتا ہے ان کے نقضِ عہد کی وجہ سے معاہدہ ختم ہو گیا اس لئے نبذ عہد کا اعلان کر کے اور چار ماہ کی مہلت دیکر ان سے ڈٹ کر قتال کرو۔ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ الخ البتہ وہ مشرکین جو اپنے عہد پر قائم ہیں جب تک وہ عہد پر قائم رہیں ان سے اپنا عہد باقی رکھو اور ان سے کسی قسم کا تعرض مت کرو۔ اس سے مراد وہی بنی کنانہ اور بنی ضمرہ ہیں۔

موضح قرآن ف۱ جن سے وعدہ ٹھہر گیا تھا اور ان سے دغا نہ دیکھی ان کی صلح قائم رہی اور جن سے وعدہ کچھ نہ تھا ان کو فرصت ملی چار مہینے کی اور حضرت نے فرمایا دل کی خبر اللہ کو ہے ظاہر میں جو مسلمان ہو وہ سب کے برابر امان میں ہے اور ظاہر مسلمانی کی حد ٹھہرائی ایمان اور کفر سے توبہ کرنا اور نماز اور زکوٰۃ اسی واسطے جب کوئی شخص نماز چھوڑ دے یا زکوٰۃ موقوف کرے تو اس سے امان اٹھ گئی۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کے منکروں کو برابر کافروں کے قتل فرمایا۔ ف۲ یعنی اتنی امان کا مضائقہ نہیں کہ کچھ پوچھا سنا چاہے سو سن لے پھر بھی جہاں وہ نڈر ہو وہاں تک پہنچا دینا بعد اس کے سب کافروں کے برابر ہے

فتح الرحمن ف۱ یعنی آں چہار ماہ کہ ایشاں را فرصت دادہ بودند۔ ۱۲ ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم با کفارِ قریش صلح کردہ بودند و ایشاں در مقام عذر آمدہ بر کشتن خلفائے آنحضرت اعانت نمودند و ایں صورت سبب فتح مکہ شد خدائے تعالیٰ برائے تبلیغ بر غزوہ فتح آیات فرستاد ۱۲ ف۳ یعنی قریش کہ در حدیبیہ با ایشاں صلح واقع شدہ بود۔ ۱۲

۸ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ کی علت ہے یہاں مشرکین کے خبث باطن اور فساد نیت کو ظاہر فرمایا کہ ان سے وفاء عہد کیونکر ہو سکتا ہے اگر انہیں کبھی تم پر غلبہ حاصل ہو جائے تو وہ نہ تمہاری رشتہ داری کا پاس و لحاظ کریں گے اور نہ اپنے عہد و پیمان کا ان کی چکنی چپڑی باتوں پر مت اعتماد کرو۔ ان کا باطن خبیث اور ناپاک ہے۔ ۹ ثَمَنًا قَلِيْلًا سے شہوات و اہواء نفسانیہ مراد ہیں اور اشتراء، استبدال سے کنایہ ہے یعنی وہ اللہ کی آیتوں کو ماننے اور ان پر عمل کرنے کی بجائے خواہشات نفسانیہ اور شہوات حیوانیہ کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ یعنی انہم اعتاضوا عن اتباع آیات اللہ بما التہوا بہ من امور الدنیا الخسیسۃ۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۳۳۹) وھو اھواءھم وشھواتھم التی اتبعوھا (روح ج ۱۰ ص ۵۶)

۱۰ خواہشات و شہوات کے اتباع میں ایسے اندھے ہیں کہ کسی مومن سے تعلق قرابت اور عہد کا پاس نہیں کرتے فَاِنْ تَابُوْا الخ ہاں اگر وہ صدق دل سے اسلام قبول کر لیں اور اسلامی احکام کے پابند ہو جائیں تو پھر وہ تمہارے بھائی بند ہیں اور ان کے حقوق تمہارے برابر ہیں۔ اب ان کا مال و جان محفوظ ہے۔ ان سے کسی قسم کا تعرض مت کرو۔

۱۱ نَّكَثُوْا کی ضمیر سے اگر بنو کنانہ اور بنو ضمرہ مراد ہوں جو عہد پر قائم تھے تو اِنْ اپنے معنی موضوع لہ پر ہوگا اور اگر اس سے عہد توڑنے والے مشرکین مراد ہوں تو اِنْ بمعنی اِذَا ہوگا کیونکہ اس صورت میں نقض عہد مشکوک نہیں تھا بلکہ یقیناً واقع ہو چکا تھا اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْا الخ دوسری توجیہ کا موید ہے۔

فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ⑦

تم ان سے سیدھے رہو بے شک اللہ کو پسند ہیں احتیاط والے ۷

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ

کیونکر رہے صلح اور اگر وہ تم پر قابو پائیں تو نہ لحاظ کریں تمہاری

اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى

قرابت کا اور نہ عہد کا تم کو راضی کر دیتے ہیں اپنے منہ کی بات سے اور ان کے

قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ⑧ اِشْتَرَوْا

دل نہیں مانتے اور اکثر ان میں بد عہد ہیں بیچ ڈالے انہوں نے ۹

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ

اللہ کے حکم تھوڑی قیمت پر پھر روکا اس کے رستہ سے

اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑨ لَا يَرْقُبُوْنَ

برے کام ہیں جو وہ لوگ کر رہے ہیں نہیں لحاظ کرتے ۱۰

فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

کسی مسلمان کے حق میں قرابت کا نہ عہد کا اور وہی ہیں

الْمُعْتَدُوْنَ ⑩ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

زیادتی پر سو اگر توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ

اور دیتے رہیں زکوٰۃ تو تمہارے بھائی ہیں حکم شریعت میں ۱۱ اور ہم کھول کر بیان

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ⑪ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ

کرتے ہیں حکموں کو جاننے والے لوگوں کے واسطے اور اگر وہ توڑ دیں ۱۱ اپنی قسمیں

مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا

عہد کرنے کے بعد اور عیب لگائیں تمہارے دین میں تو لڑو

۷ اگر ان سے مراد بنی ضمرہ وغیرہ ہیں تو ان شرطیہ ہے اور اگر ... مراد بنی بکر وغیرہ ... عہد ... اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ الخ

۱۲ دوسرا معنی راجح معلوم ہوتا ہے ۱۲ مراد وہ پیشوایان مشرکین ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالنے میں اہل مکہ کو امداد دی تھی۔ ان سے یہود مدینہ مراد لینا صحیح نہیں ۱۲۔

اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اس سے مراد رؤساء کفر اور پیشوایان شرک ہیں جو اطراف مکہ کے باشندے تھے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالنے میں مشرکین مکہ کو مدد دی تھی یعنی قبل از فتح مکہ اس سے مدینہ کے یہود مراد لینا صحیح نہیں۔ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ ای لا عهد لهم یعنی ان کے عہد و پیمان کا کوئی اعتبار نہیں ان سے

موضح قرآن ف ۱ صلح والے تین قسم فرمائے ایک جن سے مدت نہیں ٹھہری ان کو جواب دیا مگر جو مکے کی صلح میں شامل تھے جب تک وے دغا نہ کریں۔ یہ ادب ہے مکے کا اور تیسرے جن سے مدت ٹھہری اور صلح قائم رہی لیکن آخر سب مشرک عرب ایمان لے آئے ۱۲ ف ۲ یعنی یہ جو فرمایا کہ بھائی ہیں حکم شرع میں اسی سے سمجھ لیں کہ جو شخص قرآن سے معلوم ہو کہ ظاہری مسلمان ہے دل سے یقین نہیں رکھتا اس کو حکم ظاہری میں مسلمان گنیں مگر معتمد اور دوست نہ پکڑیں۔

فتح الرحمٰن ف ۱ یعنی تابع شہوات نفس شدند و ایمان را ترک کردند ۱۲

أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ
کفر کے سرداروں سے بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں تاکہ وہ
يَنْتَهُونَ ⑫ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ
باز آئیں ف۱ کیا نہیں لڑتے ایسے ۱۲ لوگوں سے جو توڑیں اپنی قسمیں
وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَءُوكُمْ
اور فکر میں رہیں کہ رسول کو نکال دیں اور انہوں نے پہلے چھیڑ
أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ
کی تم سے کیا ان سے ڈرتے ہو سو اللہ کا ڈر چاہیئے
تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ⑬ قَاتِلُوهُمْ
تم کو زیادہ اگر تم ایمان رکھتے ہو لڑو ان سے ۱۳
يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ
تا عذاب دے اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں اور رسوا کرے اور تم کو ان پر
عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ⑭ وَ
غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل مسلمان لوگوں کے اور
يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ
نکالے ان کے دل کی جلن اور اللہ توبہ نصیب کرے گا جس
يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ⑮ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ
کو چاہے گا اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے کیا تم یہ گمان کرتے ہو ۱۴ ف۱ کہ
تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ
چھوٹ جاؤ گے حالانکہ ابھی معلوم نہیں کیا اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے جہاد
وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَ
کیا ہے اور نہیں پکڑا انہوں نے سوا اللہ کے اور اس کے رسول کے اور

زجر ۱۲

۱۲ یہ ترغیب الی القتال ہے اور استفہام انکاری ہے۔ اور ساتھ تین وجوہ کا ذکر کر دیا گیا جو ان سے قتال کی موجب ہیں۔ اول نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ کہ انہوں نے عہد شکنی کی ہے۔ دوم هَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے نکالنے کی کوشش کی سوم وَهُمْ بَدَءُوكُمْ اور انہوں نے تمہارے ساتھ جنگ کی ابتدا کی لہٰذا ان سے ضرور قتال کرو۔ کیا تمہیں یہ ڈر ہے کہ جنگ کی صورت میں تمہیں مشرکین کے ہاتھوں نقصان پہنچے گا۔؟ اس کی پرواہ مت کرو بلکہ اللہ سے ڈرو اور اس کے حکم کی خلاف ورزی مت کرو۔ خالص اور پختہ ایمان کا یہی تقاضا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نافع و ضار نہ سمجھو فان مقتضی ایمان المؤمن الذی یتحقق انہ لاضار ولا نافع الا اللہ تعالیٰ ولا یقدر احد علی مضرۃ ولا نفع الا بمشیتہ ان لا یخاف الا من اللہ تعالیٰ (روح جلد ۱۰ ص ۶۱)

۱۳ مذکورہ بالا تین وجوہ قتال میں سے ایک بھی ان سے قتال کا باعث بننے کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ تینوں وجوہ موجود ہوں لہٰذا ان مشرکین سے قتال کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے ان کو رسوا کرے گا اور ان کے مقابلے میں تمہاری مدد فرمائے گا۔ اس طرح جن مومنوں کو ان کے ہاتھوں تکلیفیں پہنچی تھیں وہ خوش ہوں گے اور ان کے دلوں کی جلن دور ہو جائے گی۔ **۱۴** یہ زجر ہے۔ خطاب مومنین سے ہے یا منافقوں سے جنہیں قتال کا حکم ناگوار محسوس ہوا۔ وَلِيجَةً رازدار دوست۔

موضح قرآن ف۱ اگر ثابت ہو ایک کا فریب دیتا ہے ہمارے دین کو وہ ذمی نہ رہا۔ ۱۲

فتح الرحمٰن یعنی تکلیف جہاد نشود۔ ۱۲

۱۵ یہ قتال کے مانع ثانی کا جواب ہے۔ مانع یہ تھا کہ مشرکین بیت اللہ کی تعمیر اور اس قسم کے دوسرے نیک اعمال بجالاتے ہیں لہٰذا ان سے قتال کیونکر روا ہے۔ فرمایا مشرکین کا کوئی عمل قبول نہیں۔ کفر و شرک کی حالت میں ان کے تمام نیک اعمال ضائع اور رائیگاں ہیں۔ لہٰذا ان کے دوسرے شر انگیز اعمال کی وجہ سے ان سے جہاد لازم ہے۔ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ الخ بیت اللہ کی تعمیر اور دوسرے اعمال صالحہ صرف انہی لوگوں سے قبول کئے جاتے ہیں جو شرک سے توبہ کریں۔ خدائے واحد پر اور آخرت پر ایمان لائیں اور تمام اعمال شریعت کے مطابق بجالائیں وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ اور صرف اللہ سے ڈرے اور معبودانِ باطلہ سے نہ ڈرے جس طرح مشرکین ڈرتے ہیں۔ کانوا یخشون الاصنام ویرجونہا فارید نفی تلک الخشیۃ عنہم (مدارک ج ۲ ص ۹۲) **۱۶** خطاب مشرکین سے ہے یعنی ایک وہ شخص ہے جو دل و جان سے ایمان لایا اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ایک وہ ہے جو بحالت شرک حاجیوں کو پانی پلاتا اور بیت اللہ کی تعمیر کرتا ہے یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ مومن کے تمام اعمال عند اللہ مقبول ہیں اور مشرک کے تمام اعمال مردود اور رائیگاں ہیں۔ **۱۷** یہ ان صحابۂ کرام کے لئے بشارت اخروی ہے جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں تن من دھن سے جہاد کیا ان کے حسب ذیل فضائل بیان کئے گئے۔ (۱) وہ غیر مہاجرین اور غیر مجاہدین مومنوں سے افضل ہیں۔ (۲) وہ آخرت میں کامیاب اور بامراد ہیں گے۔ (۳) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنات نعیم کا فیصلہ فرمادیا ہے جن کی ہر نعمت دائمی اور لازوال ہوگی اور وہ کبھی ابداً لآباد ان میں رہیں گے۔ **۱۸** یہ مانع ثالث کا جواب ہے یعنی مشرکین سے جہاد کرنے میں یہ خیال ہرگز حائل نہ ہونا چاہیئے کہ ان میں تمہارے قریبی اور عزیز ترین رشتہ دار موجود ہیں۔ یاد رکھو اگر تمہارے ماں باپ اور تمہارے بھائی اور دیگر اعزہ ایمان کے مقابلے میں کفر و شرک کو ترجیح دیتے اور پسند کرتے ہیں تو تم ان

ع ۸

لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (۱۶)

مسلمانوں کے کسی کو بھیدی اور اللہ کو خبر ہے جو تم کر رہے ہو

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ

مشرکیں کا کام نہیں ۱۵ کہ آباد کریں اللہ کی مسجدیں

شٰهِدِيْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اور تسلیم کر رہے ہوں اپنے اوپر کفر کو وہ لوگ

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ (۱۷)

خراب گئے ان کے عمل اور آگ میں رہیں گے وہ ہمیشہ ۱۵

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

وہی آباد کرتا ہے مسجدیں اللہ کی جو یقین لایا اللہ پر اور آخرت

الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا

کے دن پر اور قائم کیا نماز کو اور دیتا رہا زکوٰۃ اور نہ ڈرا سوائے

اللّٰهَ قف فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (۱۸)

اللہ کے کسی سے سو امیدوار ہیں وہ لوگ کہ ہوویں ہدایت والوں میں

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کیا تم نے کر ۱۶ دیا حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کا بسانا

كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ

برابر اس کے جو یقین لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور لڑا

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

اللہ کی راہ میں یہ برابر نہیں ہیں اللہ کے نزدیک اور اللہ رستہ نہیں دیتا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (۱۹) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ

ظالم لوگوں کو جو ایمان لائے ۱۷ اور گھر چھوڑ آئے اور

وقف لازم

ف ا مانع ثانی کا جواب یعنی ان سے قتال کیا کریں یہ نیک عمل کرتے ہیں ۱۲

۲ خطاب مشرکین کو ہے ۱۲

۳ بشارت ۱۲

فتح الرحمٰن **ف ا** تعریض است بجواب مفاخرت قریش بعمارت مسجد حرام ۱۲

جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ
لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ⑳
ان کے لئے بڑا درجہ ہے اللہ کے ہاں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ
خوشخبری دیتا ہے ان کو پروردگار ان کا اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی اور باغوں کی
لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ㉑ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ
کہ جن میں ان کو آرام ہے ہمیشہ کا رہا کریں ان میں مدام بے شک
اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ㉒ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف۱ ف۱۸ اے ایمان والو ف۱۹
لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ
مت پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں کو رفیق اگر
اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
وہ عزیز رکھیں کفر کو ایمان سے اور جو تم میں ان کی رفاقت
مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ㉓ قُلْ اِنْ كَانَ
کرے سو وہی لوگ ہیں گنہگار ف۲ تو کہدے اگر ف۲۰
اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَ
تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور
عَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے
كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے

مانع ثالث کا بیان ۱۲

الی الثانیۃ ۱۲
تمت الدعوی الرابعۃ
التکرار فیہ ۱۲

سے ہرگز دوستی نہ رکھو۔ ان سے محبت وشفقت کا رشتہ توڑ لو اور اللہ کے دین کو سربلند کرنے کیلئے ان سے جہاد کرو۔ ف۱۹ یہ زجر ہے یعنی اگر ماں باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں اور دیگر رشتہ دار، مال و دولت، کاروبار اور مکانات تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر اللہ کے عذاب کیلئے تیار ہو جاؤ۔ یہ پہلے حکم لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے تہدید وتخویف ہے فَتَرَبَّصُوْا۔ وھٰذا امر تھدید وتخویف (خازن ج ۳ ص۵۵)، (حَتّٰي يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ) الحسن بعقوبۃ اٰجلۃ او عاجلۃ (قرطبی ج ۸ ص۹۶)

موضح قرآن ف۱ اوپر سے نیچے تک پانچ آیتیں نازل ہوئیں اس پر کہ گفتگو ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ میں۔ حضرت عباس نے آخر کو ہجرت کی ہے کہا حضرت علی نے اگر تم اول ہجرت کرتے تو جہاد میں حاضر ہوتے اور مرتبہ بلند پاتے جیسے ہم نے پائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم بھی خدا کے کام میں تھے یعنی خدمت حاجیوں کی اور آبادی مسجد الحرام کی سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کام ان کے برابر نہیں اور مشرکوں کی خدمت قبول نہیں کوئی مسلمان خدمت کرے تو قبول ہے۔
فائدہ ان آیتوں سے سمجھ کر حضرت نے مکہ سے کافروں کو نکال دیا ہمیشہ کو حکم ہوا کہ مکہ میں کافر نہ جاویں اور علماء نے لکھا ہے کہ کافر چاہے مسجد بناوے اس کو منع کر دیئے اور اس سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبر کی قرابت سے عمل کا درجہ بڑا ہے کہ حضرت عباس جو قرابت میں قریب تھے اور حضرت علی عمل میں زیادہ۔ ف۲ یعنی بعضے شخص دل سے مسلمان ہیں لیکن برادری سے توڑ نہیں سکتے کہ ظاہر مسلمان ہو جاویں ان کا حال یہاں سے سمجھو ۱۲

فتح الرحمٰن ف۱ بعد غزوہ فتح در ترغیب بر جہاد مشرکین و اہل کتاب نازل شدہ ۱۲

وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ
اور اس کے رسول سے اور لڑنے سے اس کی راہ میں تو انتظار کرو یہاں تک کہ بھیجے
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ
اللہ اپنا حکم اور اللہ رستہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو ف ۱
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ
مدد کر چکا ہے اللہ تمہاری ف ۲ بہت میدانوں میں اور حنین کے دن
اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـــًٔا وَّ
جب خوش ہوئے تم اپنی کثرت پر پھر وہ کچھ کام نہ آئی تمہارے اور
ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ
اور تنگ ہو گئی تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے پھر ہٹ گئے تم
مُّدْبِرِيْنَ ۝ۚ۲۵ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ
پیٹھ دے کر پھر اتاری اللہ نے اپنی طرف سے تسکین اپنے رسول پر
وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ
اور ایمان والوں پر اور اتاریں فوجیں کہ جن کو تم نے نہیں دیکھا اور
عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۶
عذاب دیا کافروں کو اور یہی سزا ہے منکروں کی
ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
پھر توبہ نصیب کریگا ف ۱ اللہ اس کے بعد جس کو چاہے ف ۲
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف ۳ اے ایمان والو
اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
مشرک ف ۴ جو ہیں سو پلید ہیں سو نزدیک نہ آنے پائیں مسجد الحرام کے

ع ۸ / ۹

بشارت ہے

۱۲ اس سے تمام حرم مراد ہے یعنی مسجد حرام و ما یتعلق بہا کیونکہ مطلب یہ ہے کہ ان کو حج نہ کرنے دو۔ تائید: سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد

ف ۲ خطاب ایمان والوں سے ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر اپنے انعام نصرت کا اظہار فرمایا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے بہت سے مواقع پر دشمن کے مقابلے میں تمہاری مدد کی اور تمہیں فتح عطا فرمائی اس لئے تم کسی وقت بھی مشرکین سے قتال کرنے سے ہمت مت ہارو اللہ تمہارا حامی و مددگار ہے خطاب للمؤمنین خاصۃ و امتنان علیھم بالنصر علی الاعداء التی یترك لھا الغیور احب الاشیاء الیہ (روح ج ۱۰ ص ۷۲) حنین مکہ اور طائف کے درمیان مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ایک وادی کا نام ہے۔ یہاں فتح مکہ کے بعد ہوازن، ثقیف وغیرہ قبائل مشرکین سے مسلمانوں کی جنگ ہوئی تھی مشرکین چار ہزار تھے اور مسلمان بارہ ہزار بعض مسلمانوں نے اپنی کثرت تعداد سے خوش ہو کر کہہ دیا کہ آج ہم قلت عدد کی وجہ سے تو مغلوب نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ ایک مسلمان کثرت عدد پر ناز کرے اور ایک لمحہ کے لئے بھی اللہ پر اعتماد و توکل کی گرفت اس کے دل و دماغ پر سے ڈھیلی ہو جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے محض تنبیہ کے طور پر مسلمانوں کی فتح کو شکست سے بدل دیا۔ حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ پہلے کفار کو شکست ہوئی اور بہت سا مال اور ساز و سامان چھوڑ کر پسپا ہو گئے۔ یہ دیکھ کر مسلمان سپاہی اموال غنیمت جمع کرنے لگ گئے۔ اس موقع پر ہوازن کا تیر انداز دستہ جو پہاڑیوں میں گھات لگائے بیٹھا تھا یکایک وہاں سے نکلا اور مسلمانوں پر دھاوا بول دیا اور چاروں طرف سے اس قدر تیر برسائے کہ مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مع چند رفقاء دشمن کے مقابلہ میں باقی رہ گئے۔ حضرت ابوبکر، عمر، علی، عباس، ابوسفیان بن حارث عبداللہ بن مسعود، جعفر بن ابی سفیان، ربیعہ بن حارث فضل ابن عباس، اسامہ بن زید، ایمن بن عبید رضی اللہ عنہم تقریباً سو یا اسی نفر ثابت قدم رہے جو پہاڑوں سے زیادہ مضبوط اور مستحکم نظر آتے تھے۔ مولانا عثمانی فرماتے ہیں "یہ خاص موقع تھا جبکہ دنیا نے پیغمبرانہ صداقت و توکل اور معجزانہ شجاعت کا ایک محیر العقول نظارہ ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا۔ آپؐ سفید خچر پر سوار تھے۔ حضرت عباس ایک رکاب اور ابوسفیان ابن الحارث دوسری رکاب تھامے ہوئے ہیں۔ چار ہزار کا مسلح لشکر پورے جوش انتقام میں ٹوٹا پڑتا ہے۔ ہر چہار طرف سے تیروں کا مینہ برس رہا ہے۔ ساتھی منتشر ہو چکے ہیں مگر رفیق اعلیٰ آپ کے ساتھ ہے۔ ربانی تائید اور آسمانی سکینہ کی غیر مرئی بارش آپ پر اور آپ کے گنے چنے رفیقوں پر ہو رہی ہے جس کا اثر آخر کار بھاگنے والوں تک پہنچتا ہے۔ جدھر سے ہوازن اور ثقیف کا سیلاب بڑھ رہا ہے آپ کی سواری کا منہ اس وقت بھی اسی طرف ہے اور ادھر ہی آگے بڑھنے کے لئے خچر کو مہمیز کر رہے ہیں۔ دل سے خدا کی طرف لو لگی ہے اور زبان پر نہایت استغناء و اطمینان کے ساتھ انا النبی لا کذب ٭ انا ابن عبدالمطلب جاری ہے یعنی بیشک میں سچا نبی ہوں اور عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔ اسی حالت میں آپ نے صحابہ کو

موضح قرآن ف ۱ آخر حکم بھیجا کہ اس ملک سے کافر باہر ہوں تب اکثر کافر مسلمان ہوئے ۱۲ ف ۲ فتح مکہ کے بعد حضرت نے سنا کہ مکہ اور طائف کے بیچ کافر جمع ہیں لڑائی کو حضرت ان پر چلے دس ہزار مسلمان ساتھ تھے اول سے اور دو ہزار مل گئے مکہ سے پہاڑوں کے بیچ گذار فوج کا تنگی سے تھا کم کم گذرنے لگے قوم ہوازن گرد میں چھپے تھے جب مکہ والے گذرنے لگے ویسے ان پر آ گرے یہ الٹے بھاگے۔ حضرت کے ساتھ والے بھی بکھر گئے۔ حضرت پیادے ہو کر جنگ کو مستعد ہوئے۔ حضرت عباس نے بلند آواز سے پکارا انصار کو اس آواز پر مہاجر و انصار پہنچے تب لڑائی ہوئی اور اللہ نے فتح دی۔ اول کسی مسلمان نے کہا تھا کہ ہم تھوڑوں کو بہت جگہ فتح ملی ہے اب تو ہم ہیں دس ہزار حق تعالیٰ نے ادب دیا تا اسباب پر نظر نہ رکھیں پھر ان کا فزون

فتح الرحمٰن ف ۱ در غزوہ حنین شکست گونہ بمسلمان رو داده بود و بعد از آں خدا تعالیٰ نصرت داد بجہت تذکیر نعمت ایں آیات فرستاد ۱۲ ف ۲ یعنی توفیق اسلام دہا ہر کرا خواہد از کافران ۱۲

ابن عباس رضی اللہ عنہ

آواز دی الیّ عباد اللہ الیّ انا رسول للہ خدا کے بندو ادھر آؤ۔ یہاں آؤ کہ میں خدا کا رسول ہوں (تفسیر عثمانی) اس کے بعد حضور علیہ السلام کی ہدایت پر حضرت عباسؓ نے صحابہ کو آواز دی جسے اللہ نے ہر ایک کے کان تک پہنچا دیا پھر کیا تھا تمام صحابہ فوراً میدان کی طرف واپس لوٹ پڑے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی کمک نازل فرما دی اور مسلمانوں کے دلوں سے خوف و ہراس کو محو کر کے انہیں سکون و اطمینان عطا فرمایا ان کی تقویت اور ہمت افزائی فرمائی اور مسلمانوں نے پلٹ کر مشرکین کے لشکر پر ایسا بھرپور حملہ کیا کہ آنِ واحد میں وہ مغلوب و مقہور ہو گئے۔ کچھ مقتول ہوئے کچھ اسیر ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی امداد فرمائی۔ ۲۱ چنانچہ مشرکین کی فوج کے جو سپاہی قید ہوئے یا قتل سے بچ گئے تھے

بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ

اس برس کے بعد ول اور اگر تم ڈرتے ۲۳ ہو فقر سے ۲ تو آئندہ

يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ إِنْ شَآءَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ

غنی کر دے گا تم کو اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا

حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا

حکمت والا ہے ۳ لڑو ان لوگوں سے جو ۲۴ ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور نہ

بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ

آخرت کے دن پر اور نہ حرام جانتے ہیں اس کو جس کو حرام کیا اللہ نے اور اس کے رسول نے

وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ

اور نہ قبول کرتے ہیں دین سچا ان لوگوں میں سے جو کہ اہل کتاب ہیں

حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّهُمْ صٰغِرُونَ ﴿٢٩﴾ وَ

یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر ۴ اور

قَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ِابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ

یہود نے کہا کہ ۲۵ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح

ابْنُ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ

اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے ۳ ریس کرنے لگے اگلے

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾

کافروں کی بات کی ۴ ہلاک کرے ان کو اللہ کہاں سے پھرے جاتے ہیں ۵

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ

ٹھہرا لیا اپنے ۲۶ عالموں اور درویشوں کو خدا اللہ کو چھوڑ کر

وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا

اور مسیح مریم کے بیٹے کو بھی اور ان کو حکم ۲۷ یہی ہوا تھا کہ بندگی کریں

ع ۵ ۱۰

النصف

ان میں سے اکثریت کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق عطا فرمائی اور وہ مسلمان ہو کر دین اسلام کے سچے اور مخلص خادم بن گئے۔ یعنی فیھدیہ الی الاسلام کما فعل بمن بقی من ھوازن حیث اسلموا وقدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تائبین فمن علیھم واطلق سبیھم (خازن ج ۳ ص۶۳) ۲۲ جب کفر کی قوت ٹوٹ گئی اور سارا عرب اسلام کے زیر نگیں آ گیا تو مکہ مکرمہ کو اسلامی حکومت کا مرکز قرار دیدیا گیا اور اعلان کر دیا گیا کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک حدود حرم میں داخل نہ ہونے پائے اور انہیں حج کرنے کا بھی موقع نہ دیا جائے۔ اَلْمَسْجِدَ الْحَرَامَ سے مسجد حرام اور ما یتعلق بہ یعنی حدود حرم مراد ہیں۔ جیسا کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ میں ہے کیونکہ معراج حضرت ام ہانی کے گھر سے ہوا تھا فلا یحجوا ولا یعتمروا کما کانوا یفعلون فی الجاھلیۃ (مدارک ج ۲ ص۹۳) وقال عطاء المراد بالمسجد الحرام الحرم وان علی المسلمین ان لا یمکنوھم من دخولہ (بحر ج ۵ ص۳) اصل مقصد مشرکین کو حج و عمرہ کرنے سے روکنا ہے اور حج کے بہت سے احکام مسجد حرام سے باہر ادا ہوتے ہیں مثلاً سعی بین الصفا والمروہ اور وقوف عرفات وغیرہ۔ اس لئے مسجد حرام سے حدود حرم مراد ہیں۔ ۲۳ یہ مانع رابع کا جواب ہے۔ نبذ عہد اور امر قتال کے بعد یہ حکم بھی آ گیا کہ آئندہ کے لئے کوئی مشرک حدود حرم میں داخل نہیں ہو سکیگا۔ موسم حج میں مشرکین اموال تجارت لاتے تھے جس سے مسلمانوں کو بھی نفع پہنچتا تھا۔ غلہ اور دیگر

موضح قرآن ف مسجد الحرام میں مشرک کو جانا منع ہے بلکہ سارے حرم میں اور مسجدیں معاف ہے۔ اور پلیدی ان کے دل میں ہے بدن پر نہیں اور فقر سے ڈرتے ہو یعنی آمد و رفت موقوف ہوگی مشرکوں کی تو معاملات سوداگری بند ہوں گے سو اللہ تعالیٰ نے سارا ملک مسلمان کر دیا سب کاروبار جاری ہوا۔ ف۲ پہلے حکم ہوا مشرکوں سے لڑو ملک سے نکالو اب حکم ہوا اہل کتاب سے لڑائی کا کہ یہ بھی دین حق سے منکر ہیں اور اللہ کو اور آخرت کو جیسا چاہیے نہیں مانتے لیکن ان سے جزیہ قبول رکھا بشرطیکہ ادنیٰ اعلیٰ سب ذلیل ہو کر جزیہ دیا کریں باقی عرب کے مشرکوں سے جزیہ ہرگز قبول نہیں اور جہاں کے مشرک سے حنفی پاس قبول ہے۔ جزیہ ہر مہینے پانچ آنے یا دس یا سوا روپیہ موافق حال اور ذلیل رہنا یہ کہ سواری میں لباس میں راہ چلنے میں ہتھیار باندھنے میں مسلمانوں کی برابری نہ کریں۔ ف۳ یعنی اہل کتاب ہو کر مشرکوں کی ریس کرنے لگے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی بسبب انقطاع سوداگران ۱۲ ف۲ خدائے تعالیٰ در باب جہاد اہل کتاب دگرفتن جزیہ از ایشان می فرماید ۱۲ ف۳ یعنی اصلی ندارد ۱۲ ف۴ یعنی مشرکاں کہ ملائکہ را بنات اللہ میگویند ۱۲ ف۵ یعنی از راہ صواب ۱۲

سامان ضرورت ان کو اسی ذریعہ سے حاصل ہوتا تھا۔ ان تمام امور کی وجہ سے مسلمانوں کو تشویش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس بات کی پرواہ نہ کرو تمہاری یہ ساری ضرورتیں میں دیگر ذرائع سے مہیا کر دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے کئی طرح سے اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ بارش برسا کر مدینہ منورہ کی زمینوں کو پہلے سے زیادہ زرخیز بنا دیا۔ اہل نجد، قبالہ اور جرش کو اسلام کی توفیق دی۔ اور وہ غلہ اور دیگر ضرورت کی اشیا مختلف علاقوں اور ملکوں سے درآمد کرنے لگے۔ اور فتوحات سے اموال غنیمت کی صورت میں دولت و ثروت کے دروازے ان پر کھول دیئے۔ وقد انجز اللہ تعالیٰ وعدہ بان ارسل السماء علیھم مدرارا ووفق اھل نجد وقبالۃ وجرش فاسلموا وحملوا الیھم الطعام وما یحتاجون الیہ فی معاشھم ثم فتح علیھم البلاد والغنائم وتوجہ الیھم الناس من کل فج عمیق (روح ج ۱۰ ص ۷۷) ۲۴ سورۂ انفال وتوبہ کا دعویٰ علی سبیل التفصیل یہاں قتال کرنے کا حکم فرمایا اور تفصیل سے یہ بھی بتا دیا کہ کن لوگوں سے جہاد کرنا ہے اور ان سے جہاد و قتال کی وجوہ کیا ہیں۔

وجوہ قتال

وجہ اول لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وہ اللہ کی توحید پر ایمان نہیں لاتے اور غیر اللہ کو متصرف و کارساز سمجھتے ہیں۔ ان کی خاطر خود ساختہ تحریمیں کرتے اور ان کی خوشنودی کے لئے نذریں نیازیں دیتے ہیں۔ وجہ ثانی وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اللہ تعالیٰ کے محرمات کو حرام نہیں سمجھتے اور اس کی تحریمات کو قائم نہیں رکھتے۔ مثلاً غیر اللہ کی نذریں نیازیں کھاتے ہیں۔ ۲۵ قتال کی وجہ ثالث۔ ابن اللہ سے یہاں نبی اور جسمانی بیٹا مراد نہیں بلکہ مراد نائب متصرف ہے۔ قال ابن عطیۃ ویقال ان بعضھم یعتقدھا بنوۃ حنو ورحمۃ (قرطبی ج ۸ ص ۱۱۶) یعنی وہ اللہ کو اس قدر پیارے ہیں کہ اس نے ان کو اختیار دے رکھے ہیں۔ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نائب متصرف اور کارساز سمجھتے ہیں۔ یُضَاھِئُوْنَ ای یشابھون۔ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ سے ان کے آباء و اجداد مراد ہیں جن سے ان کو یہ کفریہ عقیدہ اور قول ورثہ میں ملا۔ ۲۶ قتال کی وجہ رابع۔ احبار علماء اہل کتاب۔ رھبان تارک الدنیا، صوفی مراد روحانی پیشوا اور سجادہ نشین۔ یہود و نصاریٰ اپنے علماء اور پیروں فقیروں کو متصرف و کارساز سمجھ کر ان کو پکارتے اور ان کے آگے سجدے کرتے تھے۔ اور ان کو تحلیل و تحریم کے مختار مانتے تھے۔ کانوا یسجدون لھم کما یسجدون للہ والسجود لا یکون الا للہ فاطلق علیھم ذلک مجازاً (بحر ج ۵ ص ۳۲) حیث اطاعوھم فی تحلیل ما حرم اللہ وتحریم ما احل اللہ کما یطاع الارباب فی اوامرھم ونواھیھم (مدارک ج ۲ ص ۹۶) ۲۷ اُمِرُوْا کی ضمیر سے وہی یہود و نصاریٰ مراد ہیں جو اتخذوا کے فاعل ہیں یعنی انہوں نے اپنے عالموں اور پیروں کو رب بنا

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾

ایک معبود کی — کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا — وہ پاک ہے ان کے شریک بتلانے سے ف۱

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ

چاہتے ہیں ۲۸ کہ بجھا دیں — روشنی اللہ کی اپنے منہ سے ف۲ اور

يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾

اللہ نہ رہے گا بدوں پورا کئے اپنی روشنی کے اور پڑے برا مانیں کافر ف۲

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

اسی نے — بھیجا — اپنے رسول کو — ہدایت — اور سچا دین دے کر تاکہ اس کو غلبہ دے

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ يٰٓاَيُّهَا

ہر دین پر — اور پڑے برا مانیں مشرک ف۳ — اے ۲۹

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ

ایمان والو — بہت سے — عالم — اور درویش اہل

لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ

کتاب کے کھاتے ہیں مال — لوگوں کے — ناحق — اور — روکتے ہیں

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ

اللہ — کی راہ سے — اور جو لوگ — گاڑھ کر رکھتے ہیں سونا — اور

الْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

چاندی — اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں ف۲ سو ان کو خوشخبری سنا دے

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

عذاب دردناک کی ف۳ — جس دن کہ آگ دہکائیں گے ف۳ اس مال پر دوزخ کی

فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ

پھر داغیں گے اس سے ان کے ماتھے — اور کروٹیں — اور پیٹھیں

موضح قرآن ف۱ ان کے عالم یا درویش جو اپنی عقل سے ٹھہرا دیتے وے جانتے تھے کہ یہاں ہم کو چھٹکارا ہو گیا اور وے ٹھہراتے خاطر کو یا طمع کو لیکن عالم کا قول عوام کو سند ہے جب تک وہ شرع سے سمجھ کر کہے جب معلوم کہ طمع سے کہا پھر وہ سند نہیں ۱۲ ف۲ یعنی جیسا کوئی پھونک سے چراغ بجھا دے وہ چاہتے ہیں کہ اپنی جھوٹی باتوں سے دین اسلام کو نہ پھیلنے دیں ف۳ یہ دین سب سے اوپر ہے عقل کے نزدیک اور خدا کے نزدیک یعنی جو اس سے قرب ملے سو اور سے نہیں ۱۲ ف۴ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا یہ کہ زکوٰۃ اور قرض اور حقدار کا حق دیتا ہے ۱۲

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی شبہات تقریر می کنند در ابطال دین ۱۲ ف۲ یعنی زکوٰۃ نمی دہند ۱۲ ف۳ یعنی دمیدہ شود ۱۲

لیا اور اللہ کے سوا ان کی عبادت کرنے لگے حالانکہ تورات اور انجیل میں ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف ایک الٰہ کی عبادت کریں اور اللہ کے سوا کوئی متصرف و کارساز نہیں اور اس کے سوا کوئی ادر پکار کے لائق نہیں۔ ۲۸ یہ ایک تمثیل ہے۔ نُوْرُ اللّٰہِ سے اللہ کی توحید یا اللہ کا دین مراد ہے۔ ای دلالتہ وحجتہ علی توحیدہ (قرطبی ص۱۲۱ ج ۸) وہ شرک و کفر کے دبیز پردوں سے نورِ توحید کو چھپانا اور اس کے دلائل کی تکذیب وانکار سے شمع توحید کو بجھانے کی کوشش کر رہے تھے مگر ان کی کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی۔ اللہ کا دین توحید اپنی پوری شان کے ساتھ درجۂ کمال و تمام کو پہنچ کر رہے گا۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ الخ اللہ تعالیٰ نے اپنا آخری رسول بھیجا ہی اس لئے ہے تاکہ تمام ادیان باطلہ پر دینِ حق کو غالب کرے اور دلائل و براہین سے سب پر اس کی برتری اور فوقیت ثابت کر دے۔ ۲۹ یہ قتال کی پانچویں وجہ ہے، یعنی یہود و نصاریٰ کے علماء اور پیر فقیر غلط اور ناجائز طریقوں سے لوگوں کا مال کھاتے ہیں۔ مثلاً کتمان حق پر رشوتیں لینا اور عوام سے غیر اللہ کے نام کی نذریں نیازیں وصول کرنا وغیرہ اور عوام کو حق بات نہیں بتاتے اور مسئلہ توحید نہیں بیان کرتے بلکہ اس کے برعکس لوگوں کو شرک و بدعت کی تعلیم دے کر ان کو اللہ کی راہ اور اس کے سچے دین توحید سے روکتے ہیں۔ عَلَيْهَا جار مجرور مل کر يُحْمٰى کا مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔ یہ جھوٹے عالموں اور مشرک پیروں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے دولت مندوں کے لئے تخویف اخروی ہے۔ ۳۰ یہ قتال کی چھٹی وجہ ہے۔ یعنی یہ مشرکین اللہ کی تحریمات کو قائم نہیں رکھتے۔ محرم کی حرمت کو صفر پر ڈال دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے آسمانوں کی حرکت اور شمس و قمر کے دورے اس انداز سے مقرر فرمائے ہیں کہ ایک سال کے بارہ مہینے بنتے ہیں۔ ان میں سے چار ماہ عزت و حرمت والے ہیں جن میں جنگ و قتال کرنا ممنوع ہے یعنی رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یعنی ان چاروں مہینوں کی حرمت کو قائم رکھنا یہ دین قیم ہے۔ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کا دین ہے۔ مگر مشرکین سال میں اشہر حرم کی تعداد تو پوری کرتے تھے مگر ان کی تعیین کو برقرار نہیں رکھتے تھے۔ جب دشمن کی لڑائی ۔ رو رہا ہوا اور ادھر اشہر حرم آ گئے تو اعلان کر دیتے کہ اس مہینے میں جنگ کر لو اور اس کی جگہ کسی دوسرے مہینے کی تعظیم کر لینا۔ چنانچہ حج کے

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ

کہا جائے گا یہ ہے جو تم نے گاڑھ کر رکھا تھا اپنے واسطے اب چکھو مزا اپنے

تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ

گاڑھنے کا ۳۰ مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ

شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

مہینے ہیں اللہ کے حکم میں جس دن اس نے پیدا کئے تھے آسمان اور زمین

مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا

ان میں چار مہینے ہیں ادب کے یہی ہے سیدھا دین سو ان

تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً

میں ظلم مت کرو اپنے اوپر اور لڑو سب مشرکوں سے ہر حال میں

كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

جیسے وہ لڑتے ہیں تم سب سے ہر حال میں اور جان لو کہ اللہ ساتھ ہے ڈرنے والوں کے ف۱

اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

یہ جو مہینہ ہٹا دینا ہے ۳۱ سو بڑھائی بات ہے کفر کے عہد میں گمراہی میں پڑتے ہیں اس سے کافر

يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا

حلال کر لیتے ہیں اس مہینہ کو ایک برس اور حرام رکھتے ہیں دوسرے برس تاکہ پوری کر لیں گنتی ان

حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ

مہینوں کی جو اللہ تعالیٰ نے ادب کے لئے ۳۲ رکھے ہیں پھر حلال کر لیتے ہیں جو مہینہ کہ اللہ نے حرام کیا بھلے کر دیئے گئے ان

اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ ع يٰٓاَيُّهَا

کی نظر میں ان کے برے کام اور اللہ راستہ نہیں دیتا کافر لوگوں کو ف۲ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا

ایمان والو ۳۳ تم کو کیا ہوا جب تم سے کہا جاتا ہے کہ کوچ کرو

ع ۵ ۱۱

یہ قتال کی چھٹی وجہ یعنی محرم کی حرمت کو صفر پر ڈال دیتے ہیں اللہ کی تحریم کو باقی نہیں رکھتے۔ فی الکفر سے بیزیادتی محرم اور صفر ہیں کذا ۱۲

یہ سورت کا دوسرا حصہ۔ دعویٰ کی مخالفت کرنے والوں یعنی منافقین پر زجر اور مومنین کے لئے بشارت اور ترغیب الی القتال ۱۲

موضح قرآن ف۱ ہمیشہ حکم شرع میں برس ہے بارہ مہینے کا نہ کم نہ زیادہ اور دین ابراہیم میں چار مہینے حرام تھے ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب کہ ان میں لڑنا حرام تھا۔ ملک عرب میں امن تھا تا لوگ دور و نزدیک کے حج و عمرہ کر سکیں۔ اب اکثر علماء پاس یہ حکم نہیں اس آیت سے بھی نکلتا ہے کہ کافروں سے لڑنا ہمیشہ روا ہے اور آپس میں ظلم کرنا ہمیشہ گناہ ہے ان مہینوں میں زیادہ۔ لیکن بہتر ہے کہ اگر کوئی کافر ان مہینوں کا ادب مانے تو ہم بھی اس سے ابتداءً نہ کریں لڑائی کی۔ ف۲ کافروں نے ایک گمراہی نکالی تھی کہ آپس میں لڑتے اس میں آ جاتا ماہ محرم اس کو ہٹا دیتے کہتے اب کے برس صفر پہلے آیا محرم پیچھے آوے گا تو ماہ حرام میں لڑتے اس حیلہ سے یہ اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا۔

فتح الرحمٰن ف۱ در دین حضرت ابراہیم مقرر بود کہ در محرم و رجب و ذیقعد و ذی الحجہ بایکدیگر جنگ نکنند و اہل جاہلیت این حکم را تحریف کردہ گاہے صفر را محرم می ساختند و محرم را صفر و علیٰ ہذا القیاس و این را نسی میگفتند خدائے تعالیٰ اصل حکم را باقی داشت بایں وجہ کہ جنگ ناحق ہیچگاہ درست نیست و دریں ماہہا حرمت آں مغلظ میشود و جنگ با کافران ہمہ وقت درست است و نفی تحریف ایشاں فرمود ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در وقت عسرت و گرمی ہوا متوجہ غزوہ تبوک شدند و بسیارے از صحابہ موافقت کردند و از مسلمین سہ کس بے عذر تخلف کردند توبۂ ایشاں بعد پنجاہ روز قبول افتاد و از منافقان کلمات نفاق سر بر زد خدا تعالیٰ در مدح ایشاں و ذم آناں و عفو از آں سہ کس آیات فرستاد ۱۲

موقع پر مشرکین کا سردار نعیم بن ثعلبہ اور بقولے جنادہ بن عوف اونٹ پر کھڑا ہو کر اعلان کرتا کہ لوگو! امسال محرم میں لڑائی ہوگی اور اس کی جگہ صفر حرام ہوگا یعنی وہ محرم کی حرمت کو صفر پر ڈال دیتے تھے۔ اور دوسرے سال اعلان ہوتا کہ امسال محرم کی حرمت قائم ہے۔ ۳۱ النسیٔ مصدر ہے بمعنی تاخیر یعنی ایک ماہ کو اس کی مقررہ جگہ سے پیچھے شمار کرنا اور اللہ کی تحریم کو باطل کر دینا کفر و ضلالت میں اضافہ ہے اور اس طرح ان کا کفر دوہرا ہو جاتا ہے۔ ایک توحید و رسالت کے انکار کا کفر اور دوسرا اللہ کی تحریمات کو باطل کرنے کا کفر لیواطئوا الخ ایک سال محرم کو حلال کرتے ہیں اور ایک سال حرام تاکہ سال میں اشہر حرم کی تعداد چار ہو جائے لیکن مہینوں کی خصوصیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ان العرب کانوا اذا جاء

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُمْ
اللہ کی راہ میں تو گرے جاتے ہو زمین پر کیا خوش ہو گئے
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ
دنیا کی زندگی پر آخرت کو چھوڑ کر سو کچھ نہیں نفع اٹھانا دنیا کی
الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ
زندگی کا آخرت کے مقابلہ میں مگر بہت تھوڑا اگر تم نہ نکلو گے ۳۴ تو دیگا تم کو
عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا
عذاب دردناک اور بدلے میں لائیگا اور لوگ تمہارے سوا اور کچھ نہ
تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ إِلَّا
بگاڑ سکو گے تم اس کا اور اللہ سب چیز پر قادر ہے اگر تم نہ
تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا
مدد کرو گے ۳۵ رسول کی تو اس کی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت اس کو نکالا تھا کافروں نے
ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ
کہ وہ دوسرا تھا دو ۳۶ میں کا جب وہ دونوں تھے غار میں جب وہ کہہ رہا تھا اپنے رفیق سے دل
لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ
تو غم نہ کھا ۳۷ بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے اتاری اپنی طرف سے اس پر تسکین ۳۸
عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ
اور اس کی مدد کو وہ فوجیں بھیجیں کہ تم نے نہیں دیکھیں ۳۹ اور نیچے ڈالی بات
الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۗ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ
کافروں کی اور اللہ کی بات ہمیشہ اوپر ہے
وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَ
اور اللہ زبردست حکمت والا ہے ف۵ نکلو ہلکے ۴۰ اور بوجھل اور

شہر حرام وھم محاربون احلوہ وحرموا مکانہ شہرًا اٰخر فیستحلون المحرم و یحرمون صفرًا الخ (روح ج ۱۰ ص ۹۳)

۳۲ یعنی اشہر حرم کی تعداد پوری کرنے کے لئے کسی حلال مہینے کو حرام قرار دے لیتے اور حرام مہینے کو حلال کر لیتے۔ خصوصیت ماہ کی پرواہ نہ کرتے۔ والحاصل انہ کان الواجب علیھم العدۃ والتخصیص فحیث ترکوا التخصیص فقد استحلوا ما حرم اللہ تعالٰی۔ (روح) یہاں سورت کا پہلا حصہ ختم ہوا۔

حصۂ دوم

۳۳ یہاں سے سورت کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے۔ بیان دعوٰی کے بعد اب یہاں سے منافقین پر زجر اور مومنوں کیلئے ترغیب الی القتال کا ذکر ہے۔ اثّاقلتم الی الارض یعنی جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو تم زمین پر گرے پڑتے ہو۔ کیا تم آخرت کی زندگی کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہو لیکن یاد رکھو دنیا کا سارا مال و متاع آخرت کے انعامات کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں فی الاٰخرۃ ای بدل الاخرۃ۔ ۳۴ اگر تم جہاد کے لئے نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم اپنے دین کی نصرت و تائید کے لئے کھڑی کر دے گا۔ اور تم اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکو گے۔ ۳۵ اس کی جزا محذوف ہے۔ ای فسینصرہ اللہ اور فقد نصرہ اللہ اس کی علت ہے جو اس کے قائم مقام ہے۔ یعنی اگر تم اس کی یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جہاد سے نہیں کرو گے تو اللہ اس کی مدد کرے گا۔ کیونکہ اس سے پہلے جب مشرکین نے آپ کو مکہ مکرمہ سے نکلنے پر مجبور کیا گیا تھا اور سارا عرب آپ کا دشمن تھا۔ اس وقت بھی اللہ ہی نے آپ کی مدد کی تھی۔ الجواب محذوف اقیم سببہ مقامہ وھو مستقبل ای ان لم تنصروہ فسینصرہ اللہ تعالٰی الذی قد نصرہ فی وقت ضرورۃ اشد من ھذہ المرۃ (روح ج ۱۰ ص ۹۶)

۳۶ ثانی ضمیر منصوب سے حال ہے۔ اذ ھما۔ اذ اخرجہ

ل ای ببدل الآخرۃ ۱۲ ۲ یہ جزاء محذوف یعنی فینصرہ اللہ کی علت ہے ۱۲ ۳ یعنی مراد کفار ہیں ۴ ضمیر غائب کی جگہ ضمیر خطاب استعمال کی ۵ یعنی تھوڑے ہتھیاروں کے ساتھ ۶ یا زیادہ ہتھیاروں کے ساتھ یعنی نہیں کہ مریض ہو یا تندرست ہو ضرور نکلو کیونکہ آیت آرہی ہے ۱۲

موضح قرآن ف۱ یہاں سے مذکور ہے جنگ تبوک کا جب اسلام غالب ہوا اور عرب میں پھیلا شام کے رئیس تھے قوم غسان تابع شاہ روم کے اس فکر میں لگے کہ شاہ روم کو اس طرف لا ویں اور جنگ مچاویں حضرت کو یہ خبر ہوئی آپ ہی ان پر قصد کیا اور خط لکھا روم کے شاہ کو دین اسلام کی دعوت دی۔ اس پر ثابت ہوئی حضرت کی نبوت لیکن قوم نے رفاقت نہ کی وہ بھی اسلام سے محروم رہا۔ جب شام والوں نے خبر پائی حضرت کے ارادے کی شاہ روم سے ظاہر کیا۔ اس نے مدد کا ذمہ نہ لیا ان لوگوں نے اطاعت کی لیکن مسلمان نہ ہوئے۔ پھر عنقریب حضرت کی وفات ہوئی بعد اس کے حضرت عمر کی خلافت میں تمام ملک شام فتح ہوا اس جنگ میں دشمن قوی نظر آیا اور سفر دراز دیکھا اور اسباب کم منافق لگے بہانے لانے حضرت نے سب کو رخصت دی۔ جب اللہ کے فضل سے غالب منصور پھر آئے تب منافق فضیحت ہوئے۔ اس سورت میں اکثر منافقوں کی باتیں بیان ہوئی ہیں۔ ف۲ رفیق غار ابوبکر صدیق رضؓ ہیں ہجرت میں فقط یہی تھے حضرت کے ساتھ اور اصحاب بعضے پہلے نکل

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی ابوبکر صدیق رضؓ ۱۲ ف۲ یعنی درحالیکہ اسباب و حشم بسیار داد یا بجز قدر ضروری بدست شما نباشد و باین توجیہ آیت محکم باشد غیر منسوخ ۱۲

سے بدل البعض ہے اور غار سے غار ثور مراد ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ نے ہجرت کے وقت تعاقب کرنے والے مشرکین سے چھپ کر تین دن بسر کئے تھے۔
اِذْ یَقُوْلُ میں اِذْ اَخْرَجَهُ سے بدل ثانی ہے۔ لِصَاحِبِهٖ صاحب سے یہاں ابوبکر صدیق رضؓ مراد ہیں۔ اس پر امت کا اجماع ہے اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکرؓ کی صحابیت سے منکر ہے وہ کافر ہے۔ من انکر ان یکون ابوبکر رضی اللہ عنہ صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فھو کافر لانہ انکر نص القرآن (قرطبی ج ۸ صـ۱۴۷)
۳۷ حضرت انس رضؓ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ جب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار ثور میں تھا اور مشرکین ادھر اُدھر سے ہمیں تلاش کر رہے تھے تو ان کے پاؤں مجھے نظر آرہے تھے۔ میں نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر ان میں سے کوئی نیچے نگاہ کرے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ تو اس پر آپؐ نے فرمایا اے ابوبکر غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اے ابوبکر! ان دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کا نگہبان، حامی اور ناصر اللہ ہو۔ یا ابا بکر ما ظنك باثنین اللہ ثالثهما (روح ج ۱۰ صـ۹۷)
جب دونوں حضرات غار کے اندر داخل ہوگئے تو حکم خداوندی سے مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا اور کبوتری نے وہاں انڈے دیدیئے۔ جب مشرکین آپ کے تعاقب میں وہاں پہنچے تو جالا اور انڈے دیکھ کر واپس ہوگئے اور غار کے اندر جھانک کر بھی نہ دیکھا۔
۳۸ سَکِیْنَتَهٗ میں ضمیر مجرور صاحب کی طرف راجع ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو پہلے ہی مطمئن تھے لیکن حضرت ابوبکر کو ڈر محسوس ہوا کہ کہیں مشرکین کے ہاتھوں حضور علیہ السلام کو کوئی تکلیف نہ پہنچے تو حضور علیہ السلام کے خطاب لَا تَحْزَنْ الخ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کے دل پر سکون و طمانیت نازل فرما دی علی ابی بکر۔ ابن العربی۔ قال علماؤنا و ھو الاقوی، لانہ خاف علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من القوم فانزل اللہ سکینتہ علیہ بتأمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسکن جأشه وذھب روعه وحصل الامن (قرطبی ج ۸ صـ۱۴۵)
۳۹ جنود سے فرشتوں کے لشکر مراد ہیں جنہوں نے مشرکین کی تعاقب کرنے والی پارٹیوں کے رخ اور ان کی نظریں پھیر دیں تاکہ وہ حضور علیہ السلام اور ابوبکر رضؓ کو دیکھ نہ سکیں۔ یا اس سے جنگ بدر، احزاب اور حنین میں فرشتوں کا نازل کرنا مراد ہے۔ ھم الملائکة صرفوا وجوه الکفار وابصارھم عن ان یروه او ایده بالملائکة یوم بدر والاحزاب وحنین (مدارک ج ۲ صـ۹۷)

جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ
لڑو اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی راہ میں یہ
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا
بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے اگر مال ۴۰ ہوتا
قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ
نزدیک اور سفر ہلکا تو وہ لوگ ضرور تیرے ساتھ ہو لیتے لیکن لمبی نظر آئی
عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا
ان کو مسافت اور اب قسمیں کھائیں گے اللہ کی کہ اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم ضرور
مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ
چلتے تمہارے ساتھ وبال میں ڈالتے ہیں اپنی جانوں کو ۴۱ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى
جھوٹے ہیں اللہ بخشے تجھ کو ۴۲ کیوں رخصت دیدی تو نے ان کو یہاں تک کہ
يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾
ظاہر ہو جاتے تجھ پر سچ کہنے والے اور جان لیتا تو جھوٹوں کو
لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
نہیں رخصت مانگتے تجھ ۴۳ سے وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر
اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
اس سے کہ لڑیں اپنے مال اور جان سے اور اللہ خوب جانتا ہے
بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
ڈر والوں کو رخصت وہی مانگتے ہیں ۴۴ تجھ سے جو نہیں ایمان لائے
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ
اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور شک میں پڑے ہیں دل ان کے سو وہ اپنے شک ہی میں

ع ۵ ۱۲ ۶

یہ ایک خاص واقعہ ہے بعنیہ عام نہیں ہو جائیگا
فاذن لمن شئت (رفعول) یعنی اس خاص واقعہ میں
اسی وقت کے لئے الواقعہ

۴۰ خِفَافًا کم ہتھیاروں کے ساتھ وَثِقَالًا زیادہ ہتھیاروں کے ساتھ مطلب یہ ہے کہ ہتھیاروں اور سامان کی قلت و کثرت کو مت دیکھو۔ ہتھیار کم ہوں یا زیادہ ہر حال میں جہاد کے لئے ضرور نکلو یہ مطلب نہیں کہ مریض ہو یا نہ ہو ضرور نکلو۔ کیونکہ لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَی الْمَرْضٰی سے ضعفاء اور مرضی مستثنیٰ ہیں۔ **۴۱** اس میں ان منافقین کا ذکر ہے جو جہاد میں شریک نہیں ہوئے۔ عَرَضًا قَرِیْبًا یعنی مال غنیمت آسانی سے ہاتھ آسکتا اور سفر متوسط ہوتا تو وہ ضرور آپ کے ساتھ جاتے لیکن مسافت زیادہ اور باعث مشقت تھی اس لئے وہ ساتھ نہ گئے۔ وَسَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ الخ جہاد سے آپ کی واپسی پر وہ آپ کے سامنے جھوٹی قسمیں کھائیں گے کہ ان میں جہاد کی استطاعت نہ تھی اگر استطاعت ہوتی تو ضرور جہاد میں شریک ہوتے۔ یہ واقعہ جنگ تبوک کا ہے۔ **۴۲** جہاد کیلئے جانے سے پہلے

فتح الرحمن ۱ یعنی بسوگند دروغ۔

بعض منافقین نے جھوٹے بہانوں سے جہاد میں شریک نہ ہونے کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت مانگی آپ نے ان کے بہانے صحیح مان لئے اور ان کو اجازت دیدی حالانکہ ان کے تمام بہانے جھوٹے تھے اور انہوں نے طے کر لیا تھا کہ جہاد میں نہ جانے کی اجازت مانگو اگر اجازت دے دیں تو بہتر اور اگر اجازت نہ دیں تب بھی جہاد میں شرکت مت کرو۔ حضور علیہ السلام کے اجازت دے دینے سے ان بدنیتی اور منافقت پر پردہ پڑ گیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت لطیف عتاب فرمایا کہ ہم نے آپ کی یہ لغزش معاف تو کر دی مگر آپ نے ان کو تخلف کی اجازت کیوں دی؟ آپ ان کو اجازت نہ دیتے تو روانگی کے وقت ان کے جھوٹ

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ

بھٹک رہے ہیں اور اگر وہ چاہتے ف۵۴ نکلنا تو ضرور تیار کرتے کچھ

عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَ

سامان اس کا لیکن پسند نہ کیا اللہ نے ان کا اٹھنا سو روک دیا ان کو اور

قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوْا

حکم ہوا کہ بیٹھے رہو ساتھ بیٹھنے والوں کے ف۱ اگر نکلتے ف۵۶

فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

تم میں تو کچھ نہ بڑھاتے تمہارے لئے مگر خرابی اور گھوڑے دوڑاتے تمہارے اندر

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ

بگاڑ کروانے کی تلاش میں ف۲ اور تم میں بعضے جاسوس ہیں ان کے ف۳

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ

اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو ف۱ وہ تلاش کرتے رہے ہیں ف۵۷ بگاڑ کی

مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ

پہلے سے اور الٹتے رہے ہیں تیرے کام یہاں تک کہ آ پہنچا سچا وعدہ

وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

اور غالب ہوا حکم اللہ کا اور وہ ناخوش ہی رہے اور بعضے ان میں ف۵۸

يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ

کہتے ہیں مجھ کو رخصت دے اور گمراہی میں نہ ڈال ف۴ سنتا ہے وہ تو گمراہی میں

سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

پڑ چکے ہیں اور بے شک دوزخ گھیر رہی ہے کافروں کو ف۵

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ

اگر تجھ کو پہنچے ف۵۹ کوئی خوبی تو وہ بری لگتی ہے ان کو اور اگر پہنچے

ف۱ یعنی پہلی بات کی طرف واپس ہوتے ہیں ... ف۲ یعنی ... ف۳ ... الرھول ... یعنی ادھیڑ بن کی عورتوں کا حسن دیکھ کر مجھ سے گناہ نہ ہو جائے ۱۲

کا پول کھل جاتا اور آپ کو معلوم ہو جاتا کہ ان میں مخلص کون ہے اور منافق کون - قال مجاھد ھؤلاء قوم قالوا نستأذن فی الجلوس فان اذن لنا جلسنا وان لم یؤذن لنا جلسنا (قرطبی ج ۸ ص۱۵۵) یہ تنبیہ خاص واقعۂ تبوک کے بارے میں نازل ہوئی عام نہیں ہے بقرینہ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ (نور) ۴۴ اس میں مخلصین صحابہ کا ذکر ہے اور مراد خاص واقعہ ہے یعنی اس خاص موقع پر مخلص مؤمنین اپنے مال و جان سے جہاد میں شریک ہونے سے چھٹی نہیں مانگتے۔ البتہ اگر وہ کسی دوسرے موقع پر اپنے کسی ذاتی کام کے لئے اجازت چاہیں تو آپ جسے مناسب سمجھیں اجازت دیدیں جیسا کہ سورۂ نور میں فرمایا۔ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ الخ ۴۵ یہ بھی مذکورہ واقعہ سے مخصوص ہے اس میں جھوٹے بہانے کر کے اجازت لینے والے منافقین کا ذکر ہے۔ یعنی اس موقع پر مؤمنین مخلصین تخلف عن الجہاد کی اجازت نہیں مانگتے۔ صرف وہی لوگ اجازت مانگتے ہیں جن کا اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان نہیں اور اپنے ایمان پر مضطرب اور شک و تردد میں مبتلا ہیں یعنی منافقین تو گویا اس موقع پر اجازت مانگنا ہی نفاق کی علامت تھی۔ يَتَرَدَّدُوْنَ ویقال فی العرف ردّده فتردد یعنی پہلی بات کی طرف واپس لوٹنا (صراح) تحیر یعنی حیران ہونا اس کا لغوی معنی نہیں - لغوی معنی تو پہلا ہی ہے۔ البتہ معنی ثانی اس کو لازم ہے۔ یتحیرون لان التردد دیدن المتحیر کما ان الثبات دیدن المستبصر (مدارک ج ۲ ص۹۰) ۴۶ یہ بھی ان کی منافقت کی دلیل ہے کہ انہوں نے وسعت کے باوجود جہاد کے لئے کوئی سامان تیار نہیں کیا تھا۔ اگر نیک نیتی سے ان کا ارادہ جہاد میں شریک ہونے کا ہوتا تو وہ جہاد کے لئے کچھ سامان تو تیار کرتے لیکن اللہ تعالیٰ کو پسند اور منظور ہی نہ تھا کہ وہ جہاد میں شریک ہوں اس لئے اس نے ان کے دلوں سستی ضعف اور بزدلی ڈال دی تاکہ وہ جہاد میں شریک ہی نہ ہوں - انبعاث جہاد کے لئے اٹھنا فثبط - ان کو بٹھا دیا اور بوجہ مہر جباریت ان کے دلوں سے جہاد کا شوق چھین لیا - ۴۷ خبالًا یعنی فساد اور خرابی وَلَا۟اَوْضَعُوْا - لا نافیہ نہیں بلکہ لام ابتدائیہ برائے تاکید ہے۔ یبغون - اوضعوا کی ضمیر سے حال ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر یہ منافقین تمہارے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تو تمہیں فائدہ پہنچانے کی بجائے اپنی شرارتوں سے فساد اور خرابی ہی بپا کرتے اور چغلی کے ذریعے تمہارے درمیان پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے۔ یعنی ولاسرعوا فیکم بالنمیمۃ والافساد بینکم

موضح قرآن ف۱ گھوڑے دوڑاتے تمہارے اندر یعنی فتنہ اٹھانے کی کوشش کرتے۔ ف۲ ایک منافق جدبن قیس بہانہ لایا کہ روم کی عورتیں خوبصورت ہیں اس ملک میں جا کر بدی میں گرفتار ہوں گا۔ رخصت دو کہ سفر میں نہ جاؤں لیکن مدد خرچ کروں گا مال سے۔

فتح الرحمٰن ف۱ وایں تصویر است القاء عزم تخلف را در خاطر ایشاں ۱۲ ف۲ یعنی سعی در فتنہ می کردند ۱۲ ف۳ یعنی سخن ایشاں قبول می کنند ۱۲ ف۴ یعنی مراد ربلاد روم میرید کہ جمال زنان دیدہ مفتون خواہم شد۔

بالقاء النمیمۃ (خازن ج ۳ ص۱۰۱) وَفِیْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ یعنی کچھ منافقین تم میں رہ کر اپنے اکابر اور سرداروں کے لئے جاسوسی کا کام کرتے ہیں اور تمہارے پوشیدہ رازان تک پہنچاتے ہیں۔ ۴۷ یعنی اس سے پہلے وہ ہر طرح سے آپ کی مخالفت کر چکے ہیں اور وہ کونسا حیلہ ہے جو انہوں نے آپ کی مخالفت میں استعمال نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہر کوشش کو ناکام اور ان کے ہر حیلہ کو باطل کر دیا اور دین حق کو ان کے باطل پر غلبہ عطا فرما دیا۔ ۴۸ جد بن قیس منافق نے ازراہ شرارت حضور علیہ السلام سے کہا کہ میں ایک عاشق مزاج آدمی ہوں اس لئے آپ مجھے جہاد سے چھٹی دیدیں کیونکہ میں رومیوں کی عورتوں کو دیکھ کر صبر نہیں کر سکوں گا اور فتنے میں پڑ جاؤں گا۔ یہ غزوۂ تبوک کا واقعہ ہے جس میں رومیوں سے جنگ تھی۔ اَلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا اللہ تعالیٰ نے جواب فرمایا کہ وہ اس فتنے سے تو ڈرتا ہے مگر وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ منافقت اور مخالفت رسول کی وجہ سے وہ اس سے کہیں بڑے فتنے میں گر چکے ہیں جس کا انجام کہ انہیں جہنم میں ڈالا جائیگا جس کی آگ ان کو چاروں طرف سے اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ قال الجد قد عرف قومی انی مغرم بالنساء وانی اخشی ان رایت بنات بنی الاصفر الا اصبر عنہن فلا تفتنی و اذن لی فی القعود الخ (قرطبی ج ۸ ص۱۵۸) ۴۹ حسنۃ سے فتح و نصرت اور غنیمت مراد ہے اور مصیبۃ سے شدت اور وقتی شکست مراد ہے یعنی اگر آپ کو دشمن پر فتح حاصل ہو اور مال غنیمت ہاتھ آ جائے تو وہ دل ہی دل میں کڑھتے اور بہت ناخوش ہوتے ہیں اور اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو کہتے ہیں ہم اچھے رہے کہ حزم اور احتیاط سے کام لیا اور ایسے موقع پر شامل ہی نہیں ہوئے اور گپیں ہانکنے کے بعد خوش خوش اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں اس سے بھی وہی منافقین مراد ہیں جو جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ ۵۰ آپ فرما دیں خیر و شر اللہ کی طرف سے مقدر ہے اور وہی ہمارا کارساز اور ہمارا مالک و مختار ہے اور جو اس نے ہماری قسمت میں لکھا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا اور ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے اور مومن کی شان ہے کہ وہ اللہ پر ہی بھروسہ رکھیں وحق المؤمنین ان لا یتوکلوا علی غیر اللہ (مدارک ج ۲ ص۹۹) ۵۱ یعنی جب آپ جہاد سے واپس آئیں تو ان منافقین سے فرمائیں کہ ہمارے بارے میں تمہیں دو باتوں میں سے ایک ہی بات کی توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کسی آسمانی عذاب سے ہلاک کر دے یا تم ہمارے ہاتھوں قتل ہو جاؤ اس لئے تم ہمارے انجام کا انتظار کرو اور ہم تمہارے انجام کا انتظار کرتے ہیں۔ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ یعنی فتح یا شہادت ۵۲ طَوْعًا یعنی بلا الزام اور كَرْهًا بالالزام کیونکہ منافقین رضائے الٰہی کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ منافقین میں چونکہ قبول اعمال کی شرط یعنی ایمان خالص مفقود ہے اس لئے ان کا کوئی عمل از قسم نفاق وغیرہ خدا کے یہاں قبول نہیں ہوگا۔ ۵۳ یہ ان منافقین کے صدقات قبول نہ ہونے کی وجہ ہے یعنی اگرچہ وہ بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور خرچ بھی کرتے مگر ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہے۔ ان کے دل کفر و نفاق سے ملوث ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نماز خشوع و خضوع اور مستعدی سے نہیں پڑھتے اور خرچ بھی کرتے ہیں تو بے دلی کے ساتھ اور مجبوراً کرتے ہیں۔ اور اس سے ان کا مقصد اللہ

مُصِیْبَةٌ یَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَیَتَوَلَّوْا
کوئی سختی تو کہتے ہیں ہم نے تو سنبھال لیا تھا اپنا کام پہلے ہی ۵۰ اور پھر کر جائیں
وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ
خوشیاں کرتے تو کہہ دے ہم کو ہرگز نہ ۵۰ پہنچیگا مگر وہی جو لکھ دیا اللہ نے
لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾
ہمارے لئے وہی ہے کارساز ہمارا اور اللہ ہی پر چاہیئے کہ بھروسہ کریں مسلمان
قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَیَیْنِ ؕ وَ
تو کہہ دے تم کیا امید کرو گے ہمارے ۵۱ حق میں مگر دو خوبیوں میں سے ایک کی ۵۲ اور
نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ یُّصِیْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ
ہم امیدوار ہیں تمہارے حق میں کہ ڈالے تم پر اللہ کوئی عذاب
مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَیْدِیْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ
اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سو منتظر رہو ہم بھی تمہارے ساتھ
مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ
منتظر ہیں کہہ دے کہ مال خرچ کرو ۵۲ خوشی سے یا ناخوشی سے ہرگز
یُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَ
قبول نہ ہوگا تم سے بے شک تم نافرمان لوگ ہو ۱ اور
مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ
موقوف نہیں ہوا ۵۳ قبول ہونا ان کے خرچ کا مگر اسی بات پر کہ وہ
كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ
منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور نہیں آتے نماز کو مگر
كُسَالٰى وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾
ہارے جی سے اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل سے

موضح قرآن ف۱ وہ جو مدد خرچ دینے لگا تھا سو جواب ملا کہ بے اعتقاد کا مال قبول نہیں۔ ۱۲

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی پنہاں با عداء موافقت کردہ ایم یا از سفر تخلف نمودہ ایم مارا ہیچ باک نیست ۱۲ ف۲ یعنی فتح یا شہادت ۱۲

کی رضا حاصل کرنا نہیں ہوتا۔ ۵۴ ان کے مال و اولاد کی کثرت ان کے حق میں بہتر نہیں۔ یہ ان کو اس لئے دیئے گئے ہیں تاکہ ان کے ذریعے دنیا ہی میں اللہ ان کو مبتلائے عذاب کر دے ان کے دلوں میں مال اور اولاد کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے اس لئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم اور جہاد وغیرہ میں ان کی اولاد کا قید ہو جانا ان کے لئے ایک دنیوی عذاب ہے۔ ۵۵ یعنی جب آپ جنگ سے فارغ ہو کر واپس مدینہ پہنچیں گے تو یہ منافقین جھوٹی قسمیں کھا کھا کر آپ کو یقین دلانے کی کوشش کریں گے کہ وہ مخلص مومن اور آپ کے سچے تابعدار رہیں مگر یاد رکھئے ان لوگوں کا آپ کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں یہ محض ڈر اور خوف کی وجہ سے آپ کی خوشامد کرتے اور اسلام کا اظہار کرتے ہیں۔ لَوْ یَجِدُوْنَ الخ اگر قتل و قید سے بچنے کے لئے انہیں کوئی جائے پناہ مل جائے یا وہ پہاڑوں کی غاروں میں اور زمین کی سرنگوں میں چھپ کر جان بچا سکیں تو وہ دوڑ کر ان کمین گاہوں میں جا چھپیں اور آپ کی خوشامد کرنے اور اسلام ظاہر کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کریں۔ ومعنی الاٰیۃ انھم کارھون من مصاحبتکم اشد الکراھۃ لو یجدون مخلصًا منکم لفارقوکم (مظہری ج۴ ص۲۲۹)

۵۶ اس میں ان منافقین کا ذکر ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم صدقات میں انصاف نہ کرنے کا طعن دھرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ ہوازن سے حاصل شدہ اموالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک منافق معتب بن قشیر نامی بول اٹھا کہ یہ تقسیم انصاف پر مبنی نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا "اگر اللہ اور اس کا رسول انصاف نہیں کریں گے تو پھر کون انصاف کرے گا"۔ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی۔ اصل بات یہ تھی کہ یہ لوگ محض جان و مال کے ڈر اور مال غنیمت کے لالچ کی وجہ سے اسلام کا اظہار کرتے تھے۔ اگر ان کو وافر مال مل جاتا تو خوش رہتے اور اگر نہ ملتا یا کم ملتا تو ناراض ہو کر اس قسم کی باتیں بنانے لگتے ۵۷ یہ پوری آیت حیز شرط میں ہے اور جواب شرط محذوف ہے ای لکان خیرا لھم یعنی جو کچھ اللہ کے رسول نے مال غنیمت سے ان کو دیا تھا اگر وہ اس پر قانع ہو جاتے اور کہتے ہمیں مال کی ضرورت نہیں۔ ہمیں اللہ کافی ہے۔ اللہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے مالدار کر دے گا۔ اور اللہ کا رسول آئندہ کسی موقع پر ہمیں صدقات سے یا غنائم سے دے کر ہماری یہ کمی پوری کر دیگا اور ہمیں مال و دولت کی پرواہ نہیں ہمیں تو اللہ کی رضا چاہئے اور بس تو یہ چیز ان کے حق میں دنیا اور آخرت میں بہتر ہوتی۔ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ میں رسول کے دینے سے مال غنیمت میں سے دینا مراد ہے (کما فی المظہری ج۴ ص۲۳۰ والمدارک ج۲ ص۱۱۱ والخازن ج۳ ص۱۰۰ وابن جریر وابن کثیر وغیرھا) اس سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غائبانہ حاجات میں دینا مراد نہیں جیسا کہ اہلِ بدعت کا خیال ہے حدیث میں جو انما انا قاسم وارد ہے اس سے قاسم للعلم او الغنائم مراد ہے

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا
سو تو تعجب نہ کر ۵۴ ان کے مال اور اولاد سے یہی
يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
چاہتا ہے اللہ کہ ان کو عذاب میں رکھے ان چیزوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں ف۱
وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ ۵۵ وَيَحْلِفُوْنَ
اور نکلے ان کی جان اور وہ اس وقت کافر ہی رہیں ف۲ اور قسمیں کھاتے ہیں ۵۵
بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ
اللہ کی کہ وہ بے شک تم میں ہیں اور وہ تم میں نہیں ولیکن وہ لوگ
يَّفْرَقُوْنَ ۝ ۵۶ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ
ڈرتے ہیں تم سے اگر وہ پائیں کوئی پناہ کی جگہ یا غار یا
مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝ ۵۷ وَمِنْهُمْ
سر گھسانے کو جگہ تو الٹے بھاگیں اسی طرف رسیاں توڑاتے اور بعضے ان میں ۵۶
مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا
وہ ہیں کہ تجھ کو طعن دیتے ہیں خیرات بانٹنے میں سو اگر ان کو ملے اس میں سے
رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ ۵۸
تو راضی ہوں اور اگر نہ ملے تو جبھی وہ ناخوش ہو جاویں
وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ
اور کیا اچھا ہوتا اگر ۵۷ وہ راضی ہو جاتے اسی پر جو دیا ان کو اللہ نے اور اس کے رسول نے
وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ
اور کہتے کافی ہے ہم کو اللہ وہ دے گا ہم کو اپنے
فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ ع
فضل سے اور اس کا رسول ہم کو تو اللہ ہی چاہیئے

ع ۱۷
۱۳

ف۱ اذا رجعت الیھم ف۲ ای من الغنائم ف۳ ای بلفظ التزکیۃ ف۴ لے ساتھ مختص ف۵ غیر اللہ پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا ف۶ ای من الغنائم ف۷ ای یعطی کا اطلاق اللہ پر بطریق الاسباب ... اللہ پر بیا فوق الاسباب اور غیر اللہ پر بیا تحت الاسباب مجاز ۱۲

موضح قرآن ف۱ یعنی یہ تعجب کرے کہ بے دین کو اللہ نے نعمت کیوں دی بے دین کے حق میں اولاد اور مال وبال ہے کہ ان کے پیچھے دل پریشان ہے اور ان کی فکر سے چھوٹنے نہ پاویں مرتے دم تک تا توبہ کرے یا نیکی پکڑے ۱۲

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی جمع مال و حفظ اولاد و تأسف برآنچہ فوت شود ۱۲

۵۸ انما الصدقات الخ یہاں صدقات کے مصارف اور مستحقین کا ذکر فرمایا۔ مقصد یہ ہے کہ خدا کا پیغمبر صدقات (زکوٰۃ اور غنیمت کا خمس وغیرہ) کو ان کے مستحقین پر ہی تقسیم کرتا ہے اور آپ پر بے انصافی کا الزام غلط ہے۔ نیز جو لوگ صدقات کے مستحق نہیں ہیں ان کا طمع ختم ہو جائے۔ صدقات کے مستحقین کی آٹھ قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ الفقراء فقیر وہ ہے جس کے پاس بقدر کفایت کچھ مال ہو اور مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ والعملین علیہا۔ صدقات وصول کرنے والے۔ ان کو صدقات ہی سے حق الخدمت ادا کیا جائے۔ والمؤلفۃ قلوبھم۔ ابتدائے اسلام میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض بااثر اور باثروت نومسلموں کو صدقات سے دیا کرتے تھے تاکہ ان کے دلوں

إِنَّمَا الصَّدَقَٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَٰكِينِ وَالْعَٰمِلِينَ

زکوٰۃ جو ہے ۵۸ سو وہ حق ہے مفلسوں کا اور محتاجوں کا اور زکوٰۃ کے کام پر

عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَ

جانیوالوں کا اور جن کا دل پرچانا منظور ہے ف۱ اور گردنوں کے چھڑانے میں اور

الْغَٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً

جو تاوان بھریں اور اللہ کے رستے میں ف۲ اور راہ کے مسافر کو ٹھہرایا ہوا ہے

مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ

اللہ کا اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے ف۱ اور بعضے ان میں

يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ

بدگوئی کرتے ہیں نبی کی ۵۹ اور کہتے ہیں کہ یہ شخص تو کان ہے ف۳ تو کہہ کان ہے

خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ

تمہارے بھلے کے واسطے یقین رکھتا ہے اللہ پر اور یقین کرتا ہے مسلمانوں کی بات کا اور

رَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ

رحمت ہے ایمان والوں کے حق میں تم میں سے اور جو لوگ بدگوئی کرتے ہیں

رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ

اللہ کے رسول کی ان کے لئے عذاب ہے دردناک ف۲ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی

لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ

تمہارے آگے تاکہ تم کو راضی کریں ۶۰ اور اللہ کو اور اس کے رسول کو بہت ضرور ہے راضی کرنا

إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن

اگر وہ ایمان رکھتے ہیں ف۳ کیا وہ جان نہیں چکے کہ جو کوئی

يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ

مقابلہ کرے اللہ سے اور اس کے رسول سے تو اس کے واسطے ہے دوزخ کی آگ

الثلثة

ف۱ یعنی جو کچھ کوئی کہے اس کو مان لیتا ہے۔ ف۲ یعنی صرف سچی باتیں مانتا ہے اور صرف اللہ اور مومنوں کی باتیں مانتا ہے۔ ف۳ تحریف اخروی

میں اسلام سے لگاؤ اور الفت جاگزیں ہو جائے۔ اب مؤلفۃ القلوب کا حصہ ساقط ہو چکا ہے بشرطیکہ وہ اغنیاء ہوں۔ اگر نومسلم فقراء ہوں تو تالیف قلب کیلئے صدقات میں سے ان کو دینا جائز ہے۔ وفی الرقاب مکاتب غلام کی اعانت کرنا مراد ہے۔ والغارمین جن پر قرض ہو۔ وفی سبیل اللہ۔ فقراء، مجاہدین، وہ حجاج جن کا زادِ سفر ختم ہو چکا ہو اور طالبانِ علومِ دین مراد ہیں۔ وابن السبیل وہ مسافر جس کے پاس دورانِ سفر میں زادِ راہ ختم ہو جائے۔ ۵۹ ومنھم الذین الخ یہ منافقین کی ایک شرارت کا ذکر ہے کہ وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بدزبانی اور طعن و تشنیع سے ایذا دیتے تھے ھو اذن یہ منافقوں کا قول ہے یعنی یہ نبی تو کان ہے جس طرح کان ہر بات سنتا ہے اسی طرح یہ ہر سنی سنائی بات کو مان لیتا ہے۔ قل اذن خیر لکم اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ اس کے جواب میں فرما دیں کہ اللہ کا پیغمبر تو صرف سچی باتوں کو مانتا ہے۔ یعنی صرف اللہ اور مومنوں کی باتوں کو۔ اور پیغمبر ایمان والوں کے لئے رحمت ہے جو شخص ایمان کا اظہار کرتا ہے وہ اس کا ایمان قبول کر لیتا ہے۔ اور رحمت و شفقت کی وجہ سے اس کے پوشیدہ راز نہیں کھولتا۔ یا مخلص مؤمنین مراد ہیں اور ان کے لئے آپ کے رحمت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے ذریعے ان کو کفر سے نجات ملی۔ اور ہدایت کی راہ ہاتھ لگی جس سے ان کو دین و دنیا کی سعادتیں نصیب ہوئیں۔ ای وھو رحمۃ للذین اٰمنوا منکم ای اظھروا الایمان ایھا المنافقون حیث یقبل ایمانکم

موضح قرآن

ف۱ جس پاس مال نہ ہو وہ مفلس ہے گو کہ حاجت چلی جائے جیسے ہر روز کے محنتی اور محتاج جس کی حاجت بند نہ ہو۔ اور زکوٰۃ کے عامل تہینہ پاویں موافق خرچ کے اور دل جن کا پرچانا ہے وہ لوگ تھے کہ طمع پر مسلمان ہوئے لیکن سردار قوم تھے ان کے طفیل سچے مسلمان بھی ہوئے اب علماء ان کو نہیں گنتے اور گردن چھڑانی غلام کی آزادی یا بندی کی۔ اور تاوان دار جو قرض کے برابر نہ رکھتا ہو اور اللہ کی راہ یعنی جہاد کا خرچ اور مسافر جو بے خرچ ہو اگرچہ گھر میں سب کچھ موجود رکھتا ہو۔ ۱۲ منہ رح ف۲ منافق حضرت کو طعن کرتے تھے کہ یہ شخص کان ہی رکھتا ہے حضرت اپنے وقار سے جھوٹے کا جھوٹ پہچانتے تو بھی نہ پکڑتے تغافل کرتے وہ بیوقوف جانتے کہ انہوں نے سمجھا نہیں سو اللہ نے فرمایا کہ یہ خوبی کی تمہارے حق میں بہتر ہے نہیں تو اول تم پکڑے جاؤ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ کسی وقت حضرت ان کی دغابازی پکڑتے تو مسلمانوں کے روبرو قسمیں کھاتے کہ ہمارے دل میں بری نیت نہ تھی تاکہ ان کو راضی کر کر اپنی طرف کریں۔ نہ جانا کہ یہ فریب بازی خدا اور رسول کے ساتھ کام نہیں آتی۔ ۱۲ منہ رح

فتح الرحمٰن

ف۱ یعنی ضعیف الاسلام ۱۲۔ ف۲ یعنی جہاد ۱۲ ف۳ یعنی ہر چہ کسی گوید قبول میکند۔ ۱۲

الظاہر ولا یکشف اسرارکم ولا یفعل بکم ما یفعل بالمشرکین او ھو رحمۃ للمؤمنین حیث استنقذھم من الکفر الی الایمان ویشفع لھم فی الاٰخرۃ بایمانھم فی الدنیا (مدارک ج ۲ ص۱۰۲) ف۶۰ یحلفون باللہ الخ لکم اور لیرضوکم میں ضمیر خطاب مؤمنین سے کنایہ ہے۔ منافقین مؤمنین کے سامنے قسمیں کھا کھا کر اپنی برأت کرتے اور ان کو خوش کرنے کی کوشش کرتے اللہ نے فرمایا اگر واقعی وہ مومن ہوتے تو ان کا فرض تھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ایسا انہوں نے کیا نہیں تو صرف مسلمانوں کو خوش کرنے سے کیا حاصل۔ الم یعلموا الخ یہ تخویف اخروی ہے۔ ف۶۱ یحذر المنٰفقون الخ ان منافقوں کو یہ خطرہ بھی رہتا ہے

خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ
سدا رہے اس میں یہی ہے بڑی رسوائی ڈرا کرتے ہیں
الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم
منافق اس بات سے کہ نازل ہو مسلمانوں پر ف۶۱ ایسی سورت کہ جتا دے ان کو
بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ
جو ان کے دل میں ہے تو کہہ دے ٹھٹھے کرتے رہو اللہ کھول کر رہے گا
مَّا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا
اس چیز کو جس کا تم کو ڈر ہے اور اگر تو ان سے پوچھے ف۶۲ تو وہ کہیں گے ہم تو
كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ
بات چیت کرتے تھے اور دل لگی تو کہہ کیا اللہ سے اور اسکے حکموں سے اور اسکے رسول سے
كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم
تم ٹھٹھے کرتے تھے بہانے مت بناؤ ف۶۳ تم تو کافر ہو گئے
بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ
اظہار ایمان کے پیچھے ف۱ اگر ہم معاف کر دیںگے تم میں سے بعضوں کو
نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ ع
تو البتہ عذاب بھی دیںگے بعضوں کو اس سبب سے کہ وہ گنہگار تھے ف۱
الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ ۚ
منافق مرد اور منافق عورتیں ف۶۴ سب کی ایک چال ہے
يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ
سکھائیں بات بری اور چھڑائیں بات بھلی اور بند رکھیں
أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ
اپنی مٹھی کو بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا انکو تحقیق منافق وہی ہیں

ع ۱۴ وقف لازم

ف۱ ان منافقین پر جو بطور نفاق جہاد کیلئے نکلے اور راستے میں مخالفت کی باتیں کرتے تھے ۲ یعنی اظہار ایمان لانے کی توفیق دیدیں ۳ منافقین کے حالات کا بیان ہے تخویف اخروی۔

کہ مبادا ان کے بارے میں آیتیں نازل ہو جائیں اور ان کے دلی نفاق اور کفر و عناد کو ظاہر کر کے ان کو ذلیل و رسوا کر دیں قل استھزءوا یہ امر تہدیدی ہے مخرج ای مظھر، ما تحذرون سے ان کا نفاق مراد ہے جس کے ظاہر ہو جانے کا انکو ڈر تھا۔ یعنی اسلام اور پیغمبر اسلام کا تمسخر اڑا لو کہاں تک اڑاؤ گے آخر اللہ تعالیٰ تمہارے دلی کفر و نفاق اور عناد کو ظاہر کر ہی دے گا۔ ف۶۲ ولئن سألتھم الخ اس میں ان منافقین کا ذکر ہے جو ازروئے نفاق غزوۂ تبوک میں شریک ہوئے مگر دوران سفر میں بھی شرارت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا راستے میں کچھ منافقین حضور علیہ السلام کے آگے آگے جا رہے تھے آپس میں کہہ رہے تھے کہ یہ شخص (حضور علیہ السلام کی طرف اشارہ تھا) ملک شام کے محلات اور روم کے قلعے فتح کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی سے اس گفتگو کی آپ کو اطلاع دیدی آپ نے ان کو روک کر فرمایا تم یہ باتیں کر رہے تھے تو صاف مکر گئے اور کہنے لگے نہیں یا نبی اللہ ہم تو محض دل لگی کی خاطر ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے تاکہ سفر آسانی سے کٹ جائے۔ ان کا یہ جواب صریح جھوٹ تھا اس لئے اس کو کوئی وقعت نہ دے کر اللہ نے فرمایا۔ ان سے کہو، ظالمو اتم اللہ اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ دل لگی اور استہزا کرتے ہو ف۶۳ لا تعتذروا الخ یہ تہدید و توبیخ ہے۔ یعنی اے منافقین غلط عذر اور جھوٹے بہانے مت کرو۔ تم نے اظہار ایمان کے بعد استہزاء اور تمسخر سے اپنا کفر ظاہر کر دیا ہے اگر ہم ایک جماعت کو توبہ کی وجہ سے معاف کر دینگے تو دوسری جماعت کو ضرور عذاب دینگے کیونکہ وہ مجرم ہیں اور انہوں نے اپنے جرم سے توبہ نہیں کی۔ ان تمسخر کرنے والے منافقوں میں سے جنہوں نے توبہ کر لی اور مخلصانہ ایمان لے آئے ان کو معاف کر دیا گیا جیسا کہ مخشی بن حمیر نے صدق دل سے ایمان قبول کر لیا اور نفاق سے تائب ہو گیا۔ اللہ نے اس کو جنگ یمامہ میں شرکت کی توفیق دی اور شہادت نصیب فرمائی اور جنہوں نے توبہ نہیں کی وہ مبتلائے عذاب ہوں گے۔ ف۶۴ المنٰفقون والمنٰفقٰت الخ یعنی یہ منافقین آپس میں ایک دوسرے سے متحد ہیں ان سب کا مقصد ایک ہے اور ان کے عزائم باہم متفق ہیں ان کے احوال ایمان والوں کے احوال سے سراسر مختلف ہیں۔ وہ برے کاموں (کفر و عصیان) کی لوگوں کو ترغیب دیتے اور نیک کاموں (ایمان و اطاعت) سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل کرتے ہیں۔ نسوا اللہ فنسیھم۔ نسیان سے ترک مراد ہے۔ یعنی منافقین نے اللہ کے احکام کی پیروی ترک کر دی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو اپنی

موضح قرآن ف۱ جو کوئی دین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہوا نہیں تو منافق البتہ ہوا دین کی بات میں ظاہر و باطن با ادب رہنا ضرور ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی ایمان زبانی خود۔ ۱۲

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ

نافرمان ف۱ وعدہ دیا ہے اللہ نے منافق مرد اور منافق عورتوں کو اور

الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ

منافق کو دوزخ کی آگ کا پڑے رہیں گے اس میں ۶۵ وہی بس ہے ان کو

وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ

اور اللہ نے انکو پھٹکار دیا اور ان کے لئے عذاب ہے برقرار رہنے والا جس طرح تم سے

مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا

اگلے لوگ زیادہ تھے تم سے زور سے اور زیادہ رکھتے تھے مال

وَّاَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ

اور اولاد پھر فائدہ اٹھا گئے اپنے حصہ سے پھر فائدہ اٹھایا تم نے

بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اپنے حصہ سے جیسے فائدہ اٹھا گئے تم سے اگلے

بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اپنے حصہ سے اور تم بھی چلتے ہو انہیں کی سی چال وہ لوگ

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ

مٹ گئے ان کے عمل دنیا میں اور آخرت میں اور وہی لوگ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ

پڑے نقصان میں کیا پہنچی نہیں ان کو خبر ان لوگوں کی جو ۶۶

قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڏ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَ

ان سے پہلے تھے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور قوم ابراہیم کی اور

اَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

مدین والوں کی اور ان بستیوں کی خبر جو الٹ دی گئی تھیں پہنچے انکے پاس ان کے رسول

۱ خبر مبتدا محذوف یعنی انتم ۲ ... لوگوں کی طرح شبہات میں داخل ہوئے ۳ تخویف دنیاوی

والتفات از خطاب بسوئے غیبت مراد کفار و منافقین ہیں

توفیق اور رحمت سے محروم کر دیا غفلوا عن ذکرہ و ترکوا طاعتہ (فنسیھم) فترکھم اللہ من توفیقہ وھدایتہ فی الدنیا ورحمتہ فی الاٰخرۃ وترکھم فی عذابہ (مظہری ج ۴ ص ۲۶۲)

۶۵ وعد اللہ الخ یہ منافقین اور کفار کے لئے تخویفِ اخروی ہے کالذین من قبلکم ای انتم ایھا الکفار کالذین من قبلکم فاستمتعوا بخلاقھم جو دنیوی عیش وتلذذ ان کے لئے مقدر تھا اس سے انہوں نے فائدہ اٹھایا اور جو تمہارے لئے مقدر تھا اس سے تم نے فائدہ اٹھایا۔ و خضتم کالذی خاضوا اور جس طرح وہ باطل شبہات اور لہو و لعب میں منہمک ہو گئے اسی طرح تم منہمک ہوئے۔ اولٰئک حبطت اعمالھم الخ دنیا اور آخرت میں انکے اعمال اکارت گئے اور ان پر وہ کسی اجر و ثواب کے مستحق نہ ٹھہرے اور دنیا اور آخرت کا خسارہ اٹھایا۔ اے کفار! بالکل اسی طرح تمہارے اعمال بھی بے نتیجہ اور ضائع ہوں گے اور آخرت میں خائب و خاسر ہو گے۔ ۶۶ الم یاتھم الخ یہ تخویف دنیوی ہے اس میں خطاب سے غیبت کی طرف التفات ہے اور ضمیر غائب سے کفار و منافقین مراد ہیں یعنی کفار و منافقین کو اقوام سابقہ کے حالات سے عبرت حاصل کرنا چاہیئے کہ کس طرح ان کو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاک کیا گیا۔ فما کان اللہ لیظلمھم الخ یعنی اللہ نے ان کو ہلاک کر کے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ظالم تھے اور ضد و انکار کی وجہ سے انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

موضح قرآن ف۱ یعنی بے اعتقادی کی صلاحیت کیا معتبر ہے اس کو فاسق ہی گنئے۔ ۱۲ منہ

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
صاف حکم لے کر سو اللہ تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ اپنے اوپر

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
آپ ظلم کرتے تھے اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
ایک دوسرے کی مددگار ہیں ۶۶ سکھلاتے ہیں نیک بات اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
منع کرتے ہیں بری بات سے اور قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں

الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ
زکوٰۃ اور حکم پر چلتے ہیں اللہ کے اور اس کے رسول کے وہی لوگ ہیں جن پر رحم کریگا

اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا وعدہ دیا ہے اللہ نے ایمان والے مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
اور ایمان والی عورتوں کو باغوں کا کہ بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں رہا کریں

فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ
انہی میں اور ستھرے مکانوں کا رہنے کے باغوں میں اور رضامندی

مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ ع ۹ / ۱۵ يٰٓاَيُّهَا
اللہ کی ان سب سے بڑی ہے یہی ہے بڑی کامیابی اے

النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ
نبی لڑائی کر کافروں سے ۱ اور منافقوں سے اور تندخوئی کر ان پر

وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ
اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے ۶۸ قسمیں کھاتے ہیں

۶۶ والمؤمنون والمؤمنات الخ منافقین کے مقابلہ میں مومنین کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں یعنی وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور ہمدرد ہیں۔ نیک کاموں کی ترغیب دیتے اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں۔ نماز قائم کرتے، زکوٰۃ دیتے، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اولٰئک سیرحمہم اللہ ــــ تا ــــ ذلک ھو الفوز العظیم مومنین کے لئے بشارتِ اخروی ہے۔

۶۸ یاایہا النبی جاھد الخ اس آیت میں کفار اور منافقین سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا۔ کافروں سے جہاد بالسیف اور منافقوں سے جہاد بالحجۃ والدلیل مراد ہے یعنی دلائل و براہین سے ان کے شبہات، اعتراضات اور مطاعن کا جواب دو حضرت شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا۔ منافقین اطرافِ مدینہ کے ساتھ جہاد بالسیف کرو اور جو منافقین مدینہ منورہ میں ہیں ان سے جہاد باللسان یعنی دلائل سے جہاد کرو تاکہ لوگ یہ الزام نہ لگائیں کہ پیغمبر مسلمانوں کو مروا رہا ہے۔ قال ابن عباس امر بالجھاد مع الکفار بالسیف ومع المنافقین باللسان وشدۃ الزجر والتغلیظ (قرطبی ج ۸ ص ۲۰۴)

فتح الرحمٰن ف ۱ یعنی بسیف۔ ۱۲۔

۵۶۹ یحلفون باللہ الخ اس آیت میں دو قصوں کی طرف اشارہ ہے۔ غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اس میں آپ نے ان منافقین کا ذکر کیا جو جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے آپ نے ان کو رجس اور ناپاک فرمایا۔ یہ سنکر ایک منافق جلاس بن سوید کہنے لگا اگر محمد سچ کہتا ہے تو ہم تو گدھوں سے بھی بدتر ہیں۔ یہ بات ایک مخلص مومن عامر بن قیس نے سن لی۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کر دیا آپ نے جلاس کو بلا کر پوچھا تو اس نے قسم کھا کر انکار کر دیا کہ اس نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ اس پر اللہ تعا نے فرمایا ولقد قالوا کلمۃ الکفر بعض نے لکھا ہے کہ اس سے مراد عبداللہ بن ابی کا قول ہے جو سورۂ منافقین میں مذکور ہے۔ یعنی لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز

بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا

اللہ کی کہ ہم نے نہیں کہا **۵۷۰** اور بیشک کہا ہے انہوں نے لفظ کفر کا اور منکر ہو گئے

بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا

مسلمان ہو کر اور قصد کیا تھا اس چیز کا جو ان کو نہ ملی اور یہ سب کچھ اسی

اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ

کا بدلہ تھا کہ دولت مند کر دیا ان کو اللہ نے اور اس کے رسول نے **ف۱** اپنے فضل سے **۵۷۱** سو اگر

يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ

توبہ کر لیں تو بھلا ہے ان کے حق میں **۵۷۲** اور اگر نہ مانیں گے تو عذاب دے گا انکو

اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ

اللہ عذاب دردناک دنیا اور آخرت میں اور نہیں ان کا

فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

روئے زمین پر کوئی حمایتی اور نہ مددگار **ف۱** اور بعضے ان میں وہ ہیں

عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ

کہ عہد کیا تھا اللہ سے اگر دیوے ہم کو اپنے فضل سے تو ہم ضرور خیرات کریں اور

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ

ہو رہیں ہم نیکی والوں میں **۵۷۳** پھر جب دیا ان کو

فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾

اپنے فضل سے تو اس میں بخل کیا اور پھر گئے ٹلا کر

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ

پھر اس کا اثر رکھ دیا نفاق ان کے دلوں میں جس دن تک کہ وہ اس سے ملیں گے اس وجہ سے

اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمْ

کہ انہوں نے خلاف کیا اللہ کا جو وعدہ اس سے کیا تھا اور اس وجہ سے کہ بولتے تھے جھوٹ کیا وہ

منہا الاذل۔ دوسرا قصہ وھموا بما لم ینالوا میں مذکور ہے۔ غزوۂ تبوک میں منافقین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا۔ راستہ میں ایک گھاٹی پر بارہ آدمی مقرر کر دئے تاکہ جب آپ وہاں سے گذریں تو اچانک حملہ کر کے آپ کو قتل کر دیں لیکن اللہ تعالے نے بذریعہ جبرئیل علیہ السلام آپ کو اس پروگرام کی اطلاع دیدی۔ **۵۷۰** وما نقموا الخ آخر ان منافقین کو اسلام اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت اور عناد کیوں ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کو کیا ناراضگی ہے کیا ان کو یہ بات ناپسند ہے کہ اللہ تعالے نے اور اس کے رسول نے ان کو مالدار بنا دیا ہے۔ حاصل یہ کہ اللہ اور رسول کے تو ان پر احسانات اور انعامات ہی ہیں جن کی موجودگی میں ان کو سر اطاعت و تسلیم خم کر دینا چاہیئے تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اس وقت یہ منافقین نہایت تنگدستی کی زندگی بسر کر رہے تھے آپ کی تشریف آوری اور اموالِ غنیمت کی کثرت سے ان کی زندگی خوشحال ہو گئی۔ جلاس بن سوید مذکور کا ایک قریبی رشتہ دار قتل ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار روپیہ خونبہا کے طور پر دلایا جس سے وہ مالدار ہو گیا۔ انھم کانوا حین قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المدینۃ فی ضنک من العیش لا یرکبون الخیل ولا یحوزون الغنیمۃ فاستغنوا بالغنائم وقتل للجلاس مولیً فامر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدیتہ اثنی عشر الفا فاستغنی (مدارک ج ۲ ص ۱۲۴۔ قرطبی ج ۸ ص ۲۰۷) حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منافقین کو غنی کر دینے سے یہی مراد ہے یعنی مالِ غنیمت سے ان کو غنی کر دیا اس سے مافوق الاسباب غائبانہ طور پر غنی کرنا مراد نہیں۔ کذا فی المدارک وابن جریر وابن کثیر۔ **۵۷۱** فان یتوبوا الخ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جلاس نے کہا۔ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے مجھے توبہ کی گنجائش دی ہے بیشک

یہ واقعہ جنگ تبوک میں دوران سفر میں پیش آیا ہے جب منافقوں نے حضور علیہ السلام کو شہید کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ غنی کرنے

یا مال غنیمت سے غنی کرنا مراد ہے یا غنا کے لئے دعا کرنا مراد ہے۔ ثعلبہ بن حاطب منافق

موضح قرآن

ف۱ اکثر منافق پیچھے بیٹھ کر اہانت کرتے پیغمبر کی اور دین کی۔ پھر پکڑے جاتے تو قسمیں کھاتے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ سورۂ منافقون میں بھی یہ ذکر آوے گا اور یہ جو فرمایا کہ فکر کیا تھا جو نہ ملا یا یہ مراد ہے کہ لشکر میں خانہ جنگی ہوئی تھی۔ اس میں لگے اغوا کرنے کہ مہاجر وانصار میں پھوٹ ڈالیں۔ حضرت نے اصلاح کر دی۔ سورۂ منافقوں میں آوے گا یا یہ مراد ہے کہ بارہ شخص نے سفر میں آدمی رات کو جمع ہو کر چاہا کہ حضرت پر ہاتھ چلاویں۔ ایک صحابی ساتھ تھے۔ حذیفہ نے ان کو فرمایا ان کو مارو تب آگے سے بھاگے۔ حذیفہ سب کو پہچانتے تھے پر ظاہر کرنا حکم نہ تھا۔ ۱۲۔

ف۱ مترجم گوید ایں نوعی از تحکم است۔ واللہ اعلم ۱۲

میں نے مذکورہ بالا الفاظ کہے تھے اور جھوٹی قسم کھائی تھی اس لئے اب میں اس گناہ اور نفاق سے توبہ واستغفار کرتا ہوں اور صدق دل سے ایمان لاتا ہوں چنانچہ آپ نے اسکی توبہ منظور فرمائی اور اس نے بھی آخری دم اخلاص کا ثبوت دیا۔ وان یتولوا الخ یہ نفاق پر قائم رہنے والوں کے لئے دنیوی اور اخروی تخویف ہے ۔ ؎ ومنہم من الخ اس آیت میں ثعلبہ بن حاطب نامی منافق کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے اس نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بہت سی دولت عطا فرمائے آپ نے فرمایا۔ اے ثعلبہ وہ تھوڑا سا مال جس کے تم حقوق ادا کر سکو اس کثیر مال سے بہتر ہے جس کے حقوق ادا کرنے سے تم قاصر رہو۔ ثعلبہ نے اصرار کیا اور کہا مجھے اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا اگر اس نے مجھے دولت دی تو میں اس میں سے تمام حقوق واجبہ ادا کروں گا۔ حضور علیہ السلام نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔ ثعلبہ نے چند بکریاں خرید لیں اللہ نے ان میں اس قدر برکت ڈالی اور وہ اس قدر بڑھیں کہ اسے مدینہ سے باہر جنگل میں بسیرا کرنا پڑا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نہ صرف مسجد نبوی میں پنجوقتہ نمازیں ادا کرنے سے محروم ہو گیا بلکہ نماز جمعہ سے بھی غیر حاضر رہنے لگا۔ جب حضور علیہ السلام کو اس کا علم ہوا تو آپ نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اس کے پاس دو محصل بھیجے جنہیں اس نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ یہ زکوٰۃ تو جزیہ ہے۔ ابھی جاؤ میں سوچوں گا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ جب ثعلبہ کو آیتوں کا پتہ چلا تو مال صدقہ لیکر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کا صدقہ قبول نہ کیا اور فرمایا اللہ نے مجھے تیرا صدقہ قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام کے بعد حضرت ابوبکر رض اور عمر رض نے بھی اس کا صدقہ قبول نہ کیا۔ فاعقبہم نفاقا اعقب کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے۔ یا بخل جو بخلوا میں ضمناً مذکور ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں نفاق کو جاگزیں کر دیا۔ یا بخل کی وجہ سے اس کے دل میں نفاق ڈال دیا۔ کیونکہ اس نے اللہ سے جو وعدہ کیا وہ پورا نہ کیا ای اعقبہم اللہ نفاقا فی قلوبہم وقیل ای اعقبہم البخل نفاقا (قرطبی ج ۸ ص ۲۱۳) بما میں با سببیہ ہے ای بسبب اخلافہم ما وعدوا اللہ من التصدق والصلاح وکونہم کاذبین (مدارک ج ۲ ص ۱۰۵) ؎ الم یعلموا الخ تخویف اخروی ہے۔ ؎ الذین یلمزون الخ اس میں

يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ

جان نہیں چکے کہ اللہ جانتا ہے ان کا بھید ف۱ اور ان کا مشورہ اور یہ کہ اللہ

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ

خوب جانتا ہے سب چھپی باتوں کو ف۱ وہ لوگ جو طعن کرتے ہیں ان مسلمانوں پر جو

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

دل کھول کر ف۲ خیرات کرتے ہیں اور ان پر جو نہیں رکھتے

اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ

مگر اپنی محنت کا ف۳ پھر ان پر ٹھٹھے کرتے ہیں اللہ نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ

اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے ف۴ تو ان کے لئے بخشش مانگ یا نہ مانگ ف۵

لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ

ف۲ اگر ان کے لئے ستر بار بخشش مانگے تو بھی ہرگز نہ بخشے گا

اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَ

ان کو اللہ یہ اس واسطے کہ وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور

اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ

اللہ رستہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو ف۳ خوش ہوگئے پیچھے رہنے والے

ع ۱۰/۱۶

بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ

اپنے بیٹھ رہنے سے جدا ہو کر رسول اللہ سے ف۶ اور گھبرائے اس سے

يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ

کہ لڑیں اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی

اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ

راہ میں اور بولے کہ مت کوچ کرو گرمی میں تو کہہ دوزخ کی آگ

موضح قرآن ف۱ ایک منافق تھا ثعلبہ حضرت سے دعا چاہی کہ مجھ کو کشائش ہو فرمایا کہ تھوڑا جس کا شکر ہو سکے بہتر ہے بہت سے کہ غفلت لاوے پھر آیا لگا عہد کرنے کہ اگر مجھ کو مال ہو بہت خیرات کروں اور غفلت میں نہ پڑوں حضرت نے دعا کی اسکو بکریوں میں برکت ملی یہاں تک کہ مدینے کے جنگل سے کفایت نہ ہوئی نکل کر گاؤں میں جا رہا جمعہ و جماعت سے محروم ہوا حضرت نے پوچھا کہ ثعلبہ کیا ہوا لوگوں نے حال بیان کیا۔ فرمایا ثعلبہ خراب ہوا۔ پھر زکوٰۃ دینے کا وقت ہوا سب دینے لگے اس نے کہا یہ جو مال بھر نا گویا جزیہ دینا۔ بہانہ کر ٹال دیا پھر حضرت پاس مال رہا زکوٰۃ میں حضرت نے قبول نہ کیا۔ بعد حضرت کے ابوبکر رض و عمر رض بھی اپنی خلافت میں اس کی زکوٰۃ نہ لیتے خلافت حضرت عثمان رض میں مر گیا۔ ۱۲ منہ ف۲ ایکبار حضرت نے تقید کی خیرات پر عبدالرحمن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور لوگ لانے لگے۔ عاصم چار سیر جو لائے عبدالرحمن نے کہا آٹھ ہزار میں رکھتا تھا نصف اپنے رب کو قرض دیتا ہوں اور نصف حق عیال کا عاصم نے کہا مزدوری کر کر آٹھ سیر جو لایا ہوں نصف خیرات کرتا ہوں اور نصف حق عیال کا۔ منافق آپس میں کہنے لگے۔ عبدالرحمن کو منظور ہے نمود اپنی اور عاصم اپنے تئیں زور آوری سے ملاتا ہے خیرات والوں میں ۱۲ منہ ف۳ یہاں سے فرق نکلتا ہے بے اعتقاد کا اور گنہگار کا۔ گناہ ایسا کونسا ہے کہ پیغمبر کے بخشانے سے نہ بخشا جاوے اور بے اعتقاد کو پیغمبر کی ستر استغفار فائدہ نہ کرے اب جو بے اعتقاد لوگ بھروسا کریں پیغمبر کی شفاعت دکریں دلیل

فتح الرحمن ف۱ یعنی بمزدوری چیزی پیدا می کنند و صدقہ می دہند۔ ۱۲ ف۲ یعنی ہر دو صورت یکسانست ۱۲۔

ان منافقین کا ذکر ہے جو خوشی خوشی صدقہ وخیرات کرنے والے مسلمانوں کو طعنے دیتے تھے الذین موصول مع صلہ مبتدا ہے۔ اور سخر اللہ منہم خبر ہے جو مسلمان بہت سا مال صدقہ کرتے منافقین ان پر ریاکاری کا الزام لگاتے اور جو غریب تھے اور دن بھر محنت ومشقت سے تھوڑا بہت کما کر صدقات میں حصہ لیتے ان کا مذاق اڑاتے اور کہتے کہ بھلا اللہ کو اس کی کیا ضرورت ہے سخر اللہ منہم تخویف اخروی ہے یعنی اللہ ان کو تمسخر اور استہزاء کی سزا دیگا یعنی انہ سبحانہ وتعالے جازاھم علی سخریتھم ثم وصف ذلك وھو قولہ سبحانہ وتعالے (ولھم عذاب الیم) یعنی فی الاٰخرۃ (خازن ج ۳ ص ۱۳۵) ۵ استغفر لھم الخ یہ تمام منافقین کا انجام ہے کہ ان کی ہرگز بخشش نہیں ہوگی اگرچہ اللہ کا رسول ستر بار بھی اللہ سے ان کے لئے معافی

اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا

سخت گرم ہے ۴ اگر ان کو سمجھ ہوتی سو وہ ہنس لیویں تھوڑا

وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنْ

اور روویں بہت سا ۸ بدلہ اس کا جو وہ کماتے تھے ۹ سو اگر

رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ

پھر لے جائے تجھ کو اللہ ۹ کسی فرقہ کی طرف ان میں سے پھر اجازت چاہیں تجھ سے

لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ

نکلنے کی ۲ تو تو کہہ دینا کہ تم ہرگز نہ نکلوگے میرے ساتھ کبھی اور نہ

تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ

لڑوگے میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے تم کو پسند آیا بیٹھ رہنا پہلی

مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخَالِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى

بار سو بیٹھے رہو پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ۱ اور نماز نہ پڑھ ۵

اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ

ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر وہ

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾

منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور وہ مرگئے نافرمان

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ

اور تعجب نہ کر ۵ ان کے مال اور اولاد سے اللہ تو یہی

اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ

چاہتا ہے کہ عذاب میں رکھے ان کو ان چیزوں کے باعث دنیا میں اور نکلے ان کی جان

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا

اور اس وقت تک کافر ہی رہیں اور جب نازل ہوتی ہے ۲ کوئی سورت کہ ایمان لاؤ

مانگے کیونکہ ان کے دلوں میں کفر و نفاق ہے اگرچہ بظاہر وہ ایمان کے دعویدار ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ منوا لینا پیغمبر علیہ السلام کے اختیار میں نہیں استغفر امر بمعنی خبر ہے۔ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین جب مرض الموت میں مبتلا ہوا تو اس کا بیٹا جو مخلص مومن تھا حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے باپ کے لئے استغفار کی درخواست کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں آپ کو ان کے لئے استغفار سے منع کر دیا گیا۔ صحیح مسلم میں ہے جب ابن ابی مرگیا تو حضور علیہ السلام اس کا جنازہ پڑھنے لگے تو حضرت عمر نے آپ کا دامن تھام کر عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ نے تو آپ کو اس کا جنازہ پڑھنے سے منع فرما دیا ہے* اور میں اس کیلئے ستر سے بھی زیادہ بار استغفار کروں گا شاید اللہ اسے معاف کردے (مدارک قرطبی وغیرہ) امام رازی علامہ خازن ابن عباس سے ناقل ہیں کہ جب منافقین کے بارے میں مذکورہ بالا آیتیں نازل ہوئیں اور مسلمانوں پر ان کا نفاق ظاہر ہوگیا اس وقت منافقین نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ ان کے لئے اللہ سے استغفار کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی قال ابن عباس رضی اللہ عنہما ان عند نزول الاٰیۃ الاولی فی المنافقین قالوا یا رسول استغفر لنا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ساستغفر لکم واشتغل بالاستغفار لھم فنزلت ھذہ الاٰیۃ فترك رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الاستغفار (کبیر ج ۴ ص ۵۰۹) ۶ فرح المخلفون الخ المخلفون باب تفعیل ہے۔ یعنی ان کو اللہ نے پیچھے چھوڑ دیا اور جہاد میں شریک ہونے کی ان کو توفیق نہ دی۔ ای خلفھم اللہ وثبطھم (قرطبی ج ۸ ص ۲۱۶) حضرت شیخ نے فرمایا ای المخلفون بقھر اللہ اس سے وہ منافقین مراد ہیں جو جنگ تبوک میں عمداً شریک نہ ہوئے مقعد مصدر میمی ہے جو منافقین غزوہ تبوک میں شریک نہ ہوئے وہ بہت خوش تھے کہ شدت گرما میں وہ سفر کی تکلیفوں اور صعوبتوں سے بچ گئے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرنے کو ناپسند کیا وقالوا لا تنفروا فی الحر منافقوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا انہوں نے مؤمنوں کو بد دل کرنے کی غرض سے ان سے کہا کہ گرمی میں مت جاؤ اور اپنے گھروں میں آرام کرو قال بعضھم لبعض او قالوا للمؤمنین تثبیطاً (مدارک ج ۲ ص ۱۲۱) ۷ قل نار جھنم الخ اللہ تعالے نے حضور علیہ السلام کو حکم دیا کہ آپ ان آرام و راحت کے دلدادگان سے فرما دیں جہنم کی آگ جو آخرت میں ان کا ٹھکانا ہوگی دنیا

* [illegible]

موضح قرآن ف یہ جو فرمایا کہ اگر پھر لے جاوے اللہ کسی فرقے کی طرف اس واسطے کہ آیت نازل ہوئی سفر میں وہ منافق تھے مدینہ میں اور فرقہ فرمایا اس واسطے کہ بعضے منافق پیچھے مر گئے اور سب بیٹھے والے منافق نہ تھے۔ بعضے مسلمان بھی تھے کہ ان کی تقصیر معاف ہوئی۔ ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ف۱ مراد خبر است بآنکہ در دنیا خواہند خندید و در آخرت خواہند گریست ۱۲۔ ف۲ یعنی برائے احراز غنائم ۱۲

کی اس گرمی سے کہیں زیادہ سخت اور شدید ہوگی ۷۸ھ فلیضحکوا الخ امر بمعنی خبر ہے۔ منافقین جہاد میں شریک نہ ہوکر بہت خوش ہیں اور ہنس رہے ہیں لیکن دنیا کی یہ خوشی اور ہنسی اس افسوس اور رونے کے مقابلے میں بہت کم ہے جو آخرت میں ان کے حصے میں آئیں گے۔ اخبار عن عاجل امرھم واٰجلہ من الضحك القليل في الدنيا والبكاء الكثير في الاخرى (روح ج ۱۰ صـ۱۵۲) ۷۹ھ فان رجعك الخ اس میں بھی ان منافقین کا ذکر ہے جو غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہوئے۔ منافقین کی شرارتوں اور ان کی عداوت اور دشمنی کو واشگاف کرنے کے بعد حضور علیہ السلام سے فرمایا کہ یہ لوگ اس لائق ہی نہیں ہیں کہ آپ کی صحبت میں رہیں لہذا جب آپ بخیر و عافیت مدینہ واپس پہنچ جائیں اور اس کے بعد کوئی جنگ درپیش ہو اور منافقین اس میں شریک ہونے کے لئے آپ سے اجازت مانگیں تو آپ ان کو غزوہ میں شریک ہونے کی ہرگز اجازت نہ دیں اور صاف فرمادیں کہ اب کبھی بھی تم ہمارے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوسکتے۔ بس اب گھروں ہی میں بیٹھے رہو ۸۰ھ ولا تصل علیٰ احد الخ اگر ان منافقین میں سے کوئی مرجائے تو آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوکر اس کیلئے دعائے مغفرت کریں کیونکہ وہ اگرچہ بظاہر مسلمان ہیں لیکن دل سے پکے کافر ہیں نہ خدا پر ان کا ایمان ہے نہ رسول پر اور وہ اسی کفر پر مر رہے ہیں ۸۱ھ ولا تعجبك الخ اس کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے۔ ملاحظہ ہو حاشیہ (۵۴) صـ۴۴۱ ۸۲ھ واذا انزلت الخ یہ منافقین کی منافقت کی واضح علامت ہے کہ جب جہاد کا حکم نازل ہوتا ہے تو وہ مالی طاقت اور جسمانی قدرت کے باوجود جہاد سے جی چراتے اور آپ کے پاس آکر اجازت مانگتے ہیں کہ انہیں جہاد کی شمولیت سے مستثنیٰ کردیا جائے اور گھروں میں رہنے دیا جائے وہ جہاد میں شریک ہوکر جرأت و شجاعت کے جوہر دکھانے کے بجائے بزدلوں کی طرح مدینہ میں عورتوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں اور یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ ان کے دل ایمان سے خالی اور اللہ اور رسول کی محبت سے تہی ہیں۔ ان کے دلوں پر انکی بداعمالیوں کی وجہ سے مہر جباریت لگ چکی ہے اور وہ جہاد کے دینی اور دنیوی منافع سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ۸۳ھ لکن الرسول الخ یہاں سے لیکر ذلك الفوز العظيم تک حضور علیہ السلام کے ساتھ مال و جان سے جہاد کرنے والے صحابۂ کرام اور مخلص مومنین کی فضیلت اور ان کے لئے اخروی بشارت مذکور ہے ۸۴ھ وجاء المعذرون الخ یہاں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا جو واقعی معذور تھے اور اپنا عذر بیان کرکے حضور علیہ السلام سے تخلف عن الجهاد کی اجازت لیتے تھے اور اس سے بنی غفار کے لوگ مراد ہیں ثم بين تعالىٰ حال ذوي الاعذار في ترك الجهاد الذين جاءوا رسول الله

مُجاہدوں سے پیچھے رہ جانے والوں کو عورتوں کی مانند فرمایا منافقین کے مقابلہ میں مومنین کے حالات کا بیان

بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا
اللہ پر اور لڑائی کرو اس کے رسول کے ساتھ ہوکر جو تجھ سے رخصت مانگتے ہیں مقدور

الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾
والے ان کے اور کہتے ہیں ہم کو چھوڑ دے کہ رہ جائیں ساتھ بیٹھنے والوں کے

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى
خوش ہوئے کہ رہ جائیں پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ اور مہر کردی گئی ان کے

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ
دل پر سو وہ نہیں سمجھتے لیکن رسول ۸۳ھ اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ
جو لوگ ایمان لائے ہیں ساتھ اس کے وہ لڑے ہیں اپنے مال اور جان سے

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾
اور انہی کے لئے ہیں خوبیاں اور وہی ہیں مراد کو پہنچنے والے

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
تیار کر رکھے ہیں اللہ نے ان کے واسطے باغ کہ بہتی ہیں ان کے نیچے

ع ۱۱ ۱۷

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ ع وَجَاۗءَ
رہا کریں ان میں یہی ہے بڑی کامیابی اور آئے

الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَ
بہانے کرنے والے ۸۴ھ گنوار تاکہ ان کو رخصت مل جائے اور

قَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ
بیٹھ رہے جنہوں نے جھوٹ بولا تھا اللہ سے اور اس کے رسول سے اب پہنچے گا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى
ان کو جو کافر ہیں ان میں عذاب دردناک نہیں ہے ۸۵ھ

صلى الله عليه وسلم يعتذرون اليه ويبينون له ما هم فيه من الضعف وعدم القدرة على الخروج الخ (ابن کثیر ج ۲ صـ۳۸۱) وقعد الذين كذبوا الخ لیکن منافقین نے پوری دیدہ دلیری سے کام لیا اور کسی قسم کا کوئی عذر و بہانہ پیش کئے بغیر ہی جہاد میں شریک نہ ہوئے اور گھروں میں بیٹھ رہے سیصیب الذین کفروا الخ یہ ان کے لئے تخویف اخروی ہے ۸۵ھ ليس على الضعفاء الخ یہاں ان عذروں کا بیان ہے جن کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہونے والے واقعی معذور ہیں الضعفاء یعنی بوڑھے، بچے اور عورتیں نیز لنگڑے اور اندھے بھی اس میں شامل ہیں ولا على الذين لا يجدون ما ينفقون پہلے ان لوگوں کا ذکر تھا جو جسمانی طاقت کے فقدان کی وجہ سے معذور تھے یہاں مالی استطاعت نہ ہونے کا عذر بیان کیا گیا یعنی جن لوگوں کے پاس سامان جنگ اور سفر خرچ کے لئے روپیہ نہیں وہ بھی معذور ہیں یعنی الفقراء العاجزين عن اهبة الغزو والجهاد فلا يجدون [illegible]

الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى

ضعیفوں پر اور نہ مریضوں پر اور نہ

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا

ان لوگوں پر جن کے پاس نہیں ہے خرچ کرنے کو کچھ گناہ جب کہ

نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ

دل سے صاف ہوں اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ نہیں ہے نیکی والوں پر الزام کی

سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ

کوئی راہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ ان لوگوں پر کہ ۵۸۶

اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ

جب تیرے پاس آئے تاکہ تو ان کو سواری دے تو نے کہا میرے پاس کوئی چیز نہیں

اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ

کہ تم کو اس پر سوار کردوں تو الٹے پھرے اور ان کی آنکھوں سے بہتے تھے

الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا

آنسو اس غم میں کہ نہیں پاتے وہ چیز جو خرچ کریں راہ

السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ

الزام کی تو ان پر ہے ۵۸۷ جو رخصت مانگتے ہیں تجھ سے اور وہ

اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ

مالدار ہیں خوش ہوئے اس بات سے کہ رہ جائیں ساتھ

الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ

پیچھے رہنے والیوں کے اور مہر کردی اللہ نے انکے دلوں پر

فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

سو وہ نہیں جانتے۔

یعنی اللہ کی توحید بیان کرے اور پیغمبر کی اطاعت کرے

یعنی گرفت کا راستہ

۵۸۶ ولا علی الذین الخ اسی طرح ان لوگوں پر بھی تخلف عن الجہاد کی وجہ سے گناہ نہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ان کے لئے سواری کا انتظام فرمائیں لیکن سواری نہ ہونے کی وجہ سے وہ مایوس ہوکر زار و قطار رونے لگے اس لئے کہ وہ جہاد میں شریک نہیں ہوسکیں گے اور اس کے اجر سے محروم ہوجائیں گے۔ ۵۸۷ انما السبیل الخ گرفت اور الزام کا راستہ ان منافقین پر ہے جو طاقتور اور دولتمند ہونے کے باوجود محض آرام طلبی کی خاطر جہاد میں شریک نہیں ہونا چاہتے۔ وہ اسقدر بزدل اور پست ہمت ہیں کہ عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر جھوٹے بہانے بناکر اجازت مانگتے ہیں۔ وطبع اللہ الخ اللہ نے ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر جباریت ثبت کردی ہے کہ وہ جہاد کے دنیوی اور اخروی فوائد کو نہیں سمجھ سکتے۔ (فہم لا یعلمون) ما فی الجہاد من الخیر فی الدنیا والاخرۃ (خازن ج ۳ ص ۱۱۱)